بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

شمارہ 47

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadr.in

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

8 / جمادی الاوّل 1445 ہجری قمری ● 23 / نبوت 1402 ہجری شمسی ● 23 / نومبر 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ (الانعام:22)

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جس نے اللہ پر کوئی جھوٹ گھڑا یا اس کی آیات کی تکذیب کی۔ یقیناً ظالم لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 / نومبر 2023 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

یاد رکھو ایمان ایک راز ہوتا ہے

جو مومن اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوتا ہے اور جس کو مخلوق میں سے اس مومن کے سوا دوسرا نہیں جان سکتا

مَیں چاہتا ہوں کہ ہمارے دوست اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے اس راز کو ایسا بنائیں جو صحابہ کرامؓ کا تھا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

مومن کو لازم ہے کہ اس وقت تک عبادت سے نہ تھکے اور سُست نہ ہو جب تک یہ جھوٹی زندگی بھسم نہ ہو جاوے اور اس کی جگہ نئی زندگی جو ابدی اور راحت بخش زندگی ہے، اس کا سلسلہ شروع نہ ہو جاوے اور جب تک اس عارضی حیات دنیا کی سوزش اور جلن دور ہو کر ایمان میں ایک لذت اور روح میں ایک سکینت اور استراحت پیدا نہ ہو۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک انسان اس حالت تک نہ پہنچے، ایمان کامل اور ٹھیک نہیں ہوتا۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ تُو عبادت کرتا رہ جب تک کہ تجھے یقین کامل کا مرتبہ حاصل نہ ہو اور تمام حجاب اور ظلماتی پردے دور ہو کر یہ سمجھ میں نہ آجاوے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا، بلکہ اب تو نیا ملک، نئی زمین، نیا آسمان ہے اور میں بھی کوئی نئی مخلوق ہوں۔ یہ حیات ثانی وہی ہے جس کو صوفی بقاء کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جب انسان اس درجہ پر پہنچ جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کی روح کا نفخ اس میں ہوتا ہے۔ ملائکہ کا اس پر نزول ہوتا ہے۔ یہی وہ راز ہے جس پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرمایا کہ اگر کوئی چاہے کہ مردہ میت کو زمین پر چلتا ہوا دیکھے تو وہ ابوبکرؓ کو دیکھے۔ اور ابوبکرؓ کا درجہ اس کے ظاہری اعمال سے ہی نہیں بلکہ اس بات سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔

یاد رکھو ایمان ایک راز ہوتا ہے جو مومن اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوتا ہے اور جس کو مخلوق میں سے اس مومن کے سوا دوسرا نہیں جان سکتا اَنَا عِنۡدَ ظَنِّ عَبۡدِیۡ بِیۡ کی حقیقت یہی ہے۔ بعض اوقات وہ لوگ جو علوم حقہ اور معارف الٰہیہ سے بہرہ ور نہیں ہوتے، کسی مومن کے ان تعلقات کے عدم علم کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کو ہوتے ہیں، اس کی بعض حالتوں مثلاً معاملات رزق و معاش پر حیرت اور تعجب ظاہر کرتے ہیں اور کبھی یہ تعجب ان کو بدظنی اور گمراہی تک لے جاتا ہے، اس لیے کہ ان کی نظر اپنے ہی محدود اسباب پر ہوتی ہے۔ اور وہ اس راز اور سِرّ سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ رکھتا ہے، ناواقف ہوتے ہیں۔ مَیں چاہتا ہوں کہ ہمارے دوست اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے اس راز کو ایسا بنائیں جو صحابہ کرامؓ کا تھا۔ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 499، مطبوعہ 2018 قادیان)

......☆......☆......☆......

میدا اور فارس کے بادشاہ خورس (Cyrus) کو اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کا نام دیا ہے

یہ بادشاہ قرآن کریم میں بیان فرمودہ صفات اپنے اندر رکھتا ہے اور یسعیاہ نبی کے کلام سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے

ذوالقرنین کے متعلق سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحقیق

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ کہف آیت 84 وَیَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنۡ ذِی الۡقَرۡنَیۡنِ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اب میں ذوالقرنین کے متعلق اپنی تحقیق بیان کرتا ہوں: مَیں اوپر بتا چکا ہوں کہ جیسا کہ سابق مفسروں اور یورپین محققین کا خیال ہے اور جیسا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ خلیفہ اول جماعت احمدیہ نے بیان کیا ہے، میرے نزدیک بھی ذو القرنین ایرانی بادشاہوں میں سے کسی ایک بادشاہ کا نام ہے۔ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ اس کا نام کیقباد بتاتے تھے۔

بعض نے آپ کی تحقیق میں یہ فرق کر دیا ہے کہ اس بادشاہ کو دارائے اول قرار دیا ہے مگر میرے نزدیک ہمیں سب سے اول ان شرائط کو دیکھنا چاہئے کہ جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں اور پھر اس بادشاہ کی تعیین کرنی چاہئے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ (1) ذوالقرنین کو الہام یا خوابیں آتی تھیں (2) وہ اپنے علاقہ سے تو ملک فتح کرتے ہوئے مغرب کی طرف چلا گیا جہاں ایک سیاہ چشمہ میں سورج ڈوب رہا تھا (3) اسکے بعد وہ مشرق کی طرف متوجہ ہوا اور مشرقی ممالک کو فتح کیا (4) پھر وہ ایک درمیانی علاقہ کی طرف گیا جہاں سے یاجوج وماجوج حملہ کر رہے تھے اور اس نے وہاں دیوار بنائی۔

ہمیں ذوالقرنین کی تعیین کرنے سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ جو شخص ہمارے ذہن میں مشارٌ الیہ ذوالقرنین کہلانے کا مستحق ہے اس میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ خصوصاً اس امر کو کہ وہ صاحب الہام اور خدا کا مقبول بھی ہے یا نہیں۔

یہ امر تو پہلے طے ہو چکا ہے کہ میدا اور فارس کے بادشاہوں میں سے ہی کوئی بادشاہ یہاں مراد ہے کیونکہ دانیال کی رؤیا نے ان ہی کو ذوالقرنین کا نام دیا ہے۔ ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے کونسا بادشاہ یہ

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(2476) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ گھڑی قائم نہیں ہوگی جب تک کہ ابن مریم تم میں عادل حَکَم ہو کر نہ آئیں۔ وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کریں گے اور مال اس کثرت سے ہوگا کہ کوئی اُس کو قبول نہیں کرے گا۔

(تشریح) حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ فرماتے ہیں یہ حدیث ایک عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہے۔ اس سے صلیبیں توڑنے، خنزیر مارنے کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔

(2477) سلمہ بن اَکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خیبر کی جنگ میں آگیں دیکھیں، جو جلائی جارہی تھیں۔ آپؐ نے پوچھا: یہ آگیں کس چیز کیلئے جلائی گئی ہیں؟ لوگوں نے کہا: پالتوں گدھوں کا گوشت پکایا جا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ان (ہانڈیوں) کو توڑ دو اور (جو اِن میں ہے) اس کو انڈیل دو۔ انہوں نے کہا: کیا ہم انہیں انڈیل کر دھونہ لیں؟ آپؐ نے فرمایا: دھولو۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب المظالم، مطبوعہ 2008 قادیان)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

ادار یہ
جماعت احمدیہ مسلمہ پر اخبار منصف کے اعتراضات کا جواب

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 3 / نومبر 2023 (مکمل متن)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ (جرمنی 2023)

ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نائیجیریا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے آن لائن ملاقات

پیغام حضور انور و رپورٹ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت

اعلان وصایا | نماز جنازہ حاضر و غائب

خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب | خلاصہ خطبہ جمعہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

"مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر
یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار"

(منظوم کلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام)......(14)

جماعت احمدیہ مسلمہ پر اخبار 'منصف' حیدر آباد کے اعتراضات کا جواب

گزشتہ تیرہ شماروں سے ہم اخبار "منصف" حیدر آباد کے، بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام پر اعتراضات کا جواب دے رہے ہیں۔ اعتراضات کی تفصیل اور اسکا پس منظر 17 اگست کے شمارہ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ منصف نے ایک اعتراض یہ کیا کہ :

"خود قادیانی ہم مسلمانوں کو مسلمان نہیں مانتے، گویا کہ انکی نظر میں ہم مسلمان کافر ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب تذکرہ صفحہ نمبر 519 پر یہ فتویٰ دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مؤاخذہ ہے۔"

گزشتہ دو شماروں میں منصف کے اس اعتراض کا ہم کافی وشافی جواب دے چکے ہیں۔ علماءِ اُمت کا یہ قول ہے کہ مسیح و مہدی کا انکار کرنے والا کافر ہوگا۔ اور آنحضرت ﷺ کی حدیث ہے کہ جس نے مہدی کا انکار کیا اُس نے محمد کا انکار کیا۔ اور آنحضرت ﷺ کی یہ بھی حدیث ہے کہ مؤمن کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ غیر احمدی علماء اور اُن کے پیچھے چلنے والے، امام مہدی علیہ السلام اور ان کی جماعت کو کافر کہہ کر حدیث کی رُو سے کافر ہو گئے۔ اب اخبار "منصف" کے ایڈیٹر صاحب بتائیں کہ آنحضرت ﷺ کے فرمان اور ارشادات کو ہم تسلیم کریں یا نہیں؟ ہمارے لئے سرکارِ دو عالم ﷺ کے اس فرمان کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اس ضمن میں ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات پیش کرتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں :

"جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی کہ آخری زمانہ میں میری اُمت میں سے ہی مسیح موعود آئے گا اور آنحضرت ﷺ نے یہ بھی خبر دی تھی کہ میں معراج کی رات میں مسیح ابن مریم کو اُن نبیوں میں دیکھ آیا ہوں جو اِس دنیا سے گذر گئے ہیں اور یحییٰ شہید کے پاس دوسرے آسمان میں اُن کو دیکھا ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں خبر دی کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے اور خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے اور آسمان پر کسوف خسوف رمضان میں ہوا۔ اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالیٰ کے نشانوں کو ردّ کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مُفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے اور اگر وہ مومن ہے تو میں بوجہ افترا کرنے کے کافر ٹھہرا کیونکہ میں اُن کی نظر میں مفتری ہوں اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ؕ یعنی عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ اُن سے کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے، ہاں یوں کہو کہ ہم نے اطاعت اختیار کر لی ہے اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ پس جبکہ خدا اطاعت کرنے والوں کا نام مومن نہیں رکھتا، پھر وہ لوگ خدا کے نزدیک کیونکر مومن ہو سکتے ہیں جو کھلے کھلے طور پر خدا کے کلام کی تکذیب کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ہزار ہا نشان دیکھ کر جو زمین اور آسمان میں ظاہر ہوئے پھر بھی میری تکذیب سے باز نہیں آتے۔ وہ خود اس بات کا اقرار رکھتے ہیں کہ اگر میں مفتری نہیں اور مومن ہوں تو اس صورت میں وہ میری تکذیب اور تکفیر کے بعد کافر ہوئے اور مجھے کافر ٹھہرا کر اپنے کفر پر مہر لگادی۔" (حقیقۃ الوحی رُوحانی خزائن جلد 22 صفحہ 168)

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

''ہم یہ کب کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف کافر باللہ ہیں، لیکن اس میں کیا شک ہے کہ وہ کافر بالمأمور ہیں کافر کے معنی منکر کے ہیں پس یہ کیسا جھوٹ ہے کہ اگر ہم باوجود انکے انکار کے پھر انکو مؤمن کا مومن ہی سمجھیں۔ مؤمن تو وہ تب ہو سکتے ہیں کہ جب اپنے عقائد باطلہ سے رجوع کریں اور حضرت مسیحؑ کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ جو حقیقت میں منکر ہے اسے ہم مؤمن کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ پس جو لوگ کہ باوجود ہزاروں نشانوں کے دیکھنے کے انکار کرتے ہیں انکے کافر بالمأمور ہونے میں کوئی شک نہیں اور وہ خدا تعالیٰ کے احکام کی ایک ذرہ بھر بھی عزت نہیں کرتے؟ کیونکہ اگر وہ خوفِ خدا رکھتے اور انکے دل میں نورِ ایمان ہوتا تو وہ ایک مأمور کی بے قدری اس قدر کیوں کرتے۔

تعجب ہے کہ یہ لوگ اس موعود ذہنی کو تو اس قدر درجہ دیتے ہیں کہ اس کے منکر کافر ہوں گے اور جو اسکی مخالفت کرے گا وہ دجّال ہوگا اور ہلاک کیا جائے گا پھر جب حضرت مسیح موعودؑ اس بات کے مدعی ہیں کہ میں وہی ہوں تو پھر آپ کی مخالفت کے باوجود ہم سے کسی اور فتوے کے کیوں امیدوار ہیں جو کچھ اس آنے والے موعود کے مخالفین کی نسبت ان کا خیال ہے ہم تو اس سے ان لوگوں کو کم ہی جانتے ہیں۔"

(مسلمان وہی ہے جو سب ماموروں کو مانے، انوار العلوم جلد 1 صفحہ 313)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف فرمادیا کہ ہمیں کافر کہہ کر آنحضرت ﷺ کی حدیث کی رُو سے جو کافر ہو گئے ہم کسی بھی قیمت پر اُن کو مومن اور مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ اب رہا یہ سوال کہ جو ہمیں کافر نہیں کہتے اُنکے متعلق کیا حکم ہے؟ سو واضح ہو کہ جو ہمیں کافر نہیں کہتے وہ بھی کافر کہنے والوں کے ساتھ ہی شمار ہونگے کیونکہ ہمیں کافر کہنے والوں کو یہ مومن جانتے ہیں۔ ہاں اگر وہ یہ اعلان کردیں کہ ہم اُن کے ساتھ نہیں ہیں اور ہم اُنہیں مومن نہیں جانتے تو پھر ہم اُنہیں کافر کہنے والوں سے علیحدہ سمجھیں گے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"جیسا کہ میں نے بیان کیا کافر کو مومن قرار دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے کیونکہ جو شخص درحقیقت کافر ہے وہ اُس کے کفر کی نفی کرتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے وہ سب کے سب ایسے ہیں کہ اُن تمام لوگوں کو وہ مومن جانتے ہیں جنہوں نے مجھ کو کافر ٹھہرایا ہے پس میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا لیکن جن میں خود اُنہیں کے ہاتھ سے ان کی وجہ کفر کی پیدا ہو گئی ہے، ان کو کیونکر مومن کہہ سکتا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی رُوحانی خزائن جلد 22 صفحہ 169، حاشیہ)

اِسی طرح ایک شخص کے سوال کے جواب میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :

یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اِسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افترا کرنیوالا سب کافروں سے بڑھکر کافر ہے جیسا کہ فرماتا ہے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ؕ یعنی بڑے کافر دو ہی ہیں ایک خدا پر افترا کرنیوالا، دوسرا خدا کی کلام کی تکذیب کرنیوالا۔ پس جبکہ میں نے ایک مکذب کے نزدیک خدا پر افترا کیا ہے، اِس صورت میں نہ میں صرف کافر بلکہ بڑا کافر ہوا، اور اگر میں مُفتری نہیں تو بلاشُبہ وہ کفر اُس پر پڑیگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں خود فرمایا ہے۔

(حقیقۃ الوحی رُوحانی خزائن جلد 22 صفحہ 167)

جو ہمیں کافر نہیں کہتے اُن کو مسلمان سمجھنے کیلئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ شرط رکھی ہے کہ وہ اخبار میں یہ اعلان دے دیں کہ ہم احمدیوں کو کافر کہنے والوں کو کافر سمجھتے ہیں کیونکہ حدیث کی رُو سے کفر اُن کی طرف لوٹ گیا اور وہ کافر ہو گئے۔ اور یہ بھی اعلان کریں کہ احمدیوں کو ہم مسلمان سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر مسٹر فضل حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ جو آپؑ کو اور آپؑ کی جماعت کو کافر نہیں کہتے ان کے ساتھ نماز پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ اس کے جواب میں آپؑ نے فرمایا:

"جب تک یہ لوگ ایک اشتہار نہ دیں کہ ہم سلسلہ احمدیہ کے لوگوں کو مومن سمجھتے ہیں بلکہ ان کو کافر کہنے والوں کو کافر سمجھتے ہیں، تو میں آج ہی اپنی تمام جماعت کو حکم دے دیتا ہوں کہ وہ ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لیں۔ ہم سچائی کے پابند ہیں۔ آپ ہمیں شریعت اسلام سے باہر مجبور نہیں کر سکتے۔ جب اس میں یہ بالاتفاق مسلمہ مسئلہ ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہے تو ہم انہیں کس طرح مسلمان کہیں؟ اور ان مکفرین اہل حق کو کافر نہ جانیں؟ ہم کس طرح سمجھیں کہ وہ سچے مسلمان ہیں۔ جب ان کے دلوں میں نبی کریم ﷺ کے قول کی عظمت نہیں ہے حالانکہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنے سید و مولیٰ نبی ﷺ کے قول کا پاس کرے اور جو کچھ انہوں نے فرمایا اسی کے مطابق عقیدہ رکھے۔"

آپؑ نے فرمایا : "پہلے اپنے ملاں لوگوں سے پوچھ تو دیکھیں کہ وہ ہمیں کیا سمجھتے ہیں۔ وہ تو کہتے ہیں یہ ایسا کافر ہے کہ یہود و نصاریٰ سے بھی اس کا کفر بڑھ کر ہے......سو آپ صلح سے پہلے یہ تو پوچھئے کہ ہم میں کفر کی کونسی بات ہے ہم تو جو کچھ کرتے ہیں جو کہتے ہیں سب میں آنحضرت ﷺ کی عظمت، جلال و عزت کا اظہار موجود ہے۔ قرآن مجید میں ہے فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ ۚ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْھُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ۔"

"ہم تو تینوں طبقوں کے لوگوں کو مسلمان کہتے ہیں مگر انکو کیا کہیں کہ جو مومن کو کافر کہیں۔ جو ہمیں کافر نہیں کہتے ہم انہیں بھی اسوقت تک انکے ساتھ سمجھیں گے جبتک کہ وہ اُنسے اپنے الگ ہونیکا اعلان بذریعہ اشتہار نہ کریں اور ساتھ ہی نام بنام یہ نہ لکھیں کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیح کافر سمجھتے ہیں۔" (ملفوظات جلد 5 صفحہ 636)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے پھر جب کہ قریباً دو سو مولوی نے مجھے کافر ٹھہرایا اور میرے پر کُفر کا فتویٰ لکھا گیا اور انہیں کے فتویٰ سے یہ بات ثابت ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے اور کافر کو مومن کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے تو اب اِس بات کا سہل علاج ہے کہ اگر دوسرے لوگوں میں تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہیں ہیں تو اُنکو چاہئے کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کردیں کہ یہ سب کافر ہیں کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں اُنکو مسلمان سمجھ لونگا بشرطیکہ اُن میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جاوے اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنی منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ڈالے جائینگے اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ مَا زَنَا زَانٍ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَا سَرَقَ سَارِقٌ ھُوَ مُؤْمِنٌ یعنی کوئی زانی زنا کی حالت میں اور کوئی چور چوری کی حالت میں مومن نہیں ہوگا۔ پھر منافق نفاق کی حالت میں کیونکر مومن ہو سکتا ہے۔ اگر یہ مسئلہ صحیح نہیں ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے انسان خود کافر ہو جاتا ہے تو اپنے مولویوں کا فتویٰ مجھے دکھلا دیں میں قبول کر لونگا اور اگر کافر ہو جاتا ہے تو دو سو مولوی کے کفر کی نسبت نام بنام ایک اشتہار شائع کردیں۔ بعد اسکے حرام ہوگا کہ میں اُنکے اسلام میں شک کروں بشرطیکہ کوئی نفاق کی سیرت اُن میں نہ پائی جائے۔ (حقیقۃ الوحی رُوحانی خزائن جلد 22 صفحہ 168)

اخبار منصف کے اعتراض کا ہم نے تفصیل سے جواب دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور باقی مسلمان بھائیوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (منصور احمد مسرور) ☆☆☆

خطبہ جمعہ

”تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں“

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ایک دنیادار کی نظر میں یہ ایک ایسی بات ہے جس کو سمجھنا مشکل ہے

لیکن جن کے ایمان مضبوط ہیں انہیں پتہ ہے کہ یہ قربانی اس لیے ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل نظر آتے ہیں

میں ان امیر لوگوں سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی اس سے سبق سیکھیں اور اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھائیں

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی ادھار نہیں رکھتا

کیا ان مخالفین کی پھونکوں سے یہ چراغ بجھ سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے جلایا ہوا ہے

جتنا چاہے زور لگالیں ناکامی اور نامرادی ہی مخالفین کا مقدر ہے اور جماعت دنیا کے ہر کونے میں قربانیوں کی مثالیں قائم کرتے ہوئے ترقی کرتی چلی جارہی ہے

تحریک جدید کا مقصد ہی یہ تھا کہ تبلیغ کر کے جماعت کو بڑھایا جائے اور دنیا کے ہر ملک میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کا جھنڈا لہرایا جائے

پس یہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی آغوش میں آئے ہوئے لوگ ہیں جو ایمان و یقین اور قربانی میں مثالیں قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

حضرت مصلح موعودؓ نے شروع میں اس تحریک کو دس سال تک کیلئے بڑھا دیا تھا، تین سال سے پھر دس سال کر دیا تھا

پھر دس سال مکمل ہونے پر اس کے خوش کن نتائج ظاہر ہونے پر اور مزید قربانیاں کرنے والوں کی خواہش پر اسے مزید بڑھا دیا اور پھر یہ مستقل تحریک بن گئی

آج پھر انیس سال پورے ہونے پر میں دفتر ششم کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں

اب نئے شامل ہونے والے نومبائعین بھی اور نئے پیدا ہونے والے بچے بھی یا جو بھی پہلے کسی دفتر میں نہیں ہیں دفتر ششم میں شامل ہوں گے

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے اور یہ لوگ پہلے سے بڑھ کر قربانیاں دینے والے ہوں

فلسطینیوں کو ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھیں، انہیں نہ بھولیں، عورتیں اور بچے جس ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے سامان فرمائے

تحریکِ جدید کے نواسیویں (89) سال کے دوران افرادِ جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کا تذکرہ اور نوے ویں (90) سال کے آغاز کا اعلان

گذشتہ سال کے دوران جماعت ہائے احمدیہ عالم گیر کو تحریکِ جدید میں 17.20 ملین پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی

یہ وصولی گذشتہ سال کے مقابلے میں 7 لاکھ 49 ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں اور نومبائعین کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا بیان

خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں دوسرے دفتر جبکہ مجموعی طور پر تحریکِ جدید کے دفتر ششم (6) کے اجرا کا اعلان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3؍نومبر 2023ء بمطابق 3؍نبوت 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ

(آل عمران:93)

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ نیکی کے اعلیٰ معیار اس وقت ہی حاصل ہوتے ہیں جب تم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ خرچ کرو جس سے تم محبت کرتے ہو۔ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ”تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں۔“

(فتح اسلام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 38)

پھر ایک جگہ آپؑ نے فرمایا کہ ”مال کے ساتھ محبت نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ تم ان چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جن سے تم پیار کرتے ہو۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ، جلد دوم، صفحہ 130)

فرمایا: ”بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔“ اس نیکی کے دروازے میں ”کیونکہ نصِ صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔“ فرمایا ”کیا صحابہ کرام مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو اُن کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کیلئے

کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔'' خطاب ایسا ملتا ہے کہ ضروری نہیں اس سے دلی سکینت بھی حاصل ہو لیکن اس کیلئے انسان محنت کرتا ہے۔ ''پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنھم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟'' صحابہؓ کو۔ ''بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کیلئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔'' (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 75-76، ایڈیشن 1984ء)

پس یہ مال خرچ کرنے کا وہ ادراک ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور یہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے، ہر احمدی پر احسان ہے جس نے اس بات کو سمجھا اور اس نے اپنا مال دین کے راستے میں خرچ کرنے کیلئے پیش کیا کہ باوجود اپنی ضروریات کے افرادِ جماعت کی ایک بڑی تعداد اپنا مال دینی ضرورت کیلئے پیش کرتی ہے۔ ہزاروں مثالیں ایسی ہیں جو اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر دینی ضروریات کیلئے اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے معاشی حالات عموماً خراب سے خراب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے۔ ویسے تو ترقی یافتہ ممالک کا بھی اب وہ حال نہیں رہا جہاں ان کو ہر چیز میں آسانیاں اور کشائش تھی اور اب جو دنیا میں جنگ کے حالات ہیں اور یورپ میں بھی جو یوکرین اور روس کی جنگ ہو رہی ہے اس نے یورپ کے حالات بھی کافی خراب کر دیے ہیں۔ بہرحال ترقی پذیر ملکوں کی معیشت پر تو زیادہ اثر پڑا ہے۔ پھر ان ملکوں کے سیاستدانوں کی کرپشن نے بھی بہت بُرے حالات کر دیے ہیں لیکن اس کے باوجود احمدی اپنی مالی قربانی میں آگے ہی بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

ایک دنیادار کی نظر میں یہ ایک ایسی بات ہے جس کو سمجھنا مشکل ہے لیکن جن کے ایمان مضبوط ہیں انہیں پتہ ہے کہ یہ قربانی اس لیے ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل نظر آتے ہیں۔

نومبر کے پہلے خطبہ میں جیسا کہ احباب جانتے ہیں تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے تو تحریکِ جدید کے حوالے سے ہی میں بعض واقعات پیش کروں گا۔

صدر لجنہ ضلع لاہور نے مجھے لکھا کہ ایک مجلس میں مجھے تحریکِ جدید کے چندے کی طرف توجہ دلانے کیلئے کہا گیا۔ ایک درمیانی کمائی کرنے والے اوسط درجہ کے لوگوں کی یہ مجلس ہے۔ کہتی ہیں کہ مجھے شرم بھی تھی اور ہچکچاہٹ بھی تھی کہ میں کیا ان کو تحریک کروں کیونکہ یہ پہلے ہی بہت زیادہ قربانیاں کر رہے ہیں لیکن بہرحال مجھے کہا گیا تھا اس لیے توجہ دلانی پڑی۔ وہ کہتی ہیں کہ میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ کس طرح بڑھ بڑھ کر عورتوں نے اپنی قربانیاں پیش کی ہیں۔ کہنے لگیں کہ مجھے شرم اَب اس بات پر آئی کہ کم آمدنی والے لوگ اس طرح قربانی کر رہے ہیں جس کا ہم سوچ بھی نہیں سکتے اور بہت سارے امیر بھی سوچ نہیں سکتے۔ نقد اور زیور کی صورت میں کئی لاکھ روپے دے دیے۔ اسی طرح وکیل المال اوّل کی رپورٹ میں ان خواتین کی کئی صفحوں کی ایک لمبی فہرست ہے جنہوں نے اپنے زیور پیش کیے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب تحریکِ جدید کا اعلان فرمایا تھا اور اس وقت جو مطالبات رکھے تھے ان میں سے ایک عورتوں کی قربانی کے تعلق میں یہ بھی تھا کہ زیور نہ بنائیں یا کم بنائیں اور قربانی کریں۔

میں سمجھتا ہوں کہ زیور کی قربانی دینا جو بنا بنایا زیور ہے اس سے بڑی قربانی ہے کہ زیور نہ بنایا جائے۔ جو سامنے چیز ہے اس کو دینا بہت مشکل کام ہے۔

پس احمدی عورتوں نے حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر اس وقت بھی یہ قربانی دی اور آج بھی دے رہی ہیں۔ صرف ایک ملک میں نہیں بلکہ ان مغربی ممالک میں بھی ایسی عورتیں ہیں جو اپنے زیور دیتی ہیں بلکہ تمام زیور چندے میں دے دیتی ہیں۔ پھر نیا بناتی ہیں تو پھر چین نہیں آتا پھر وہ زیور چندے میں دے دیتی ہیں کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ابدی اور دائمی خوشی حاصل کرنا چاہتی ہیں جو قربانی کے بغیر نہیں ملتی۔

پھر غریب لوگ ہیں جو اپنے پیٹ کاٹ کر چندہ دیتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں پھر فوری نواز بھی دیتا ہے اور ان کو اس چندے سے بڑھ کر ایسے طریقوں سے عطا فرما دیتا ہے کہ انہیں خود بھی حیرت ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کے کچھ واقعات میں یہاں بیان کروں گا لیکن ساتھ ہی میں ان امیر لوگوں سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی اس سے سبق سیکھیں اور اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھائیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ غریب لوگ تو ایسے بھی ہیں جو اپنی ایک مہینے کی آمد کا پینتالیس فیصد تک دے دیتے ہیں اگر ان کی روزمرہ کی خوراک کو بنیاد بنایا جائے اور اس کے مطابق چندے کا خرچ نکالا جائے، لیکن امیر لوگ صرف ڈیڑھ فیصد دیتے ہیں بلکہ اب تو غریبوں میں سے ایسے بھی ہیں جو سو فیصد دے دیتے ہیں اور امیر شاید ایک فیصد دیتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے غریبوں کا جو سو فیصد ہے وہ امیروں کی کل رقم سے بہت کم ہوتا ہے لیکن قربانی کا معیار بہت اعلیٰ ہوتا ہے۔

(ماخوذ از خطباتِ محمودؓ، جلد 15، صفحہ 443)

پس اس لحاظ سے خوشحال لوگوں کو بھی اپنے جائزے لینے چاہئیں۔ یہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی ادھار نہیں رکھتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دوسری جگہ فرمایا کہ سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ بڑھا کر عطا فرما دیتا ہے۔ تو بہرحال جیسا کہ میں نے کہا چند مثالیں قربانی کرنے والوں کی میں یہاں پیش کرتا ہوں۔ جہاں ان کی قربانی اور ایمان کے جذبے کا پتہ چلتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کا فضل بھی فوری طور پر ان پر ہوتا نظر آتا ہے۔

گنی بساؤ افریقہ کا ایک ملک ہے۔ وہاں کے محمود صاحب ہیں جو موٹر سائیکل مکینک ہیں۔ ان کو مشنری صاحب نے چندہ تحریکِ جدید کی تحریک کی تو انہوں نے اپنی جیب میں جتنی بھی رقم تھی سب نکالی جو کہ دس ہزار فرانک سیفا تھی۔ گھر میں بیٹھے تھے کہ اسی وقت ان کی بہو بھی آئی۔ انہوں نے گھر میں کھانا پکانے کیلئے پیسے مانگے۔ محمود صاحب وہ ساری رقم تحریکِ جدید چندہ میں ادا کرنے کی نیت کر چکے تھے اور ساری رقم چندے میں ادا کر دی اور بہو کو کہا کہ آپ صبر کریں۔ اس وقت بہو واپس چلی گئی۔ محمود جرگہ صاحب کہتے ہیں کہ ابھی وہ اس پریشانی میں تھے کہ بہو کو کس طرح خرچ دیں کہ گورنمنٹ کے ایک دفتر سے فون آیا کہ آپ دفتر آ جائیں۔ جب وہاں پہنچے تو انہوں نے کہا کہ آپ نے گذشتہ سال ہماری موٹر سائیکلوں کی مرمت کی تھی جس کی رقم ہم نے آپ کو ادا نہیں کی تھی اور ایک لاکھ نوے ہزار فرانک سیفا کا چیک ان کو دیا۔ چیک وصول کرنے کے بعد محمود صاحب فوراً اپنے گھر آئے۔ اپنی بہو اور باقی گھر والوں کو بلا کر کہا کہ دیکھو! اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی برکتیں۔ جس رقم کی مجھے امید بھی نہیں تھی وہ میرے ربّ نے مجھے دلوا دی۔

فجی کے مبلغ لکھتے ہیں: ناندی کے ایک دوست اشفاق صاحب ہیں۔ کہتے ہیں انہوں نے سفر کے دوران میرا تحریکِ جدید کا جو پچھلا خطبہ تھا وہ سنا اور جو میں نے واقعات بیان کیے تھے وہ سنے۔ کہتے ہیں کہ ان واقعات کا ان پر بڑا اثر ہوا اور دورانِ سفر گاڑی چلاتے ہوئے سیکرٹری تحریکِ جدید کو فون کیا کہ میرا تحریکِ جدید کا چندہ دوگنا کر دیں۔ یہ بزنس کرتے ہیں۔ اس کے بعد بزنس کی سالانہ مالی رپورٹ تیار ہوئی تو اس سال ان کا منافع بھی دوگنا تھا۔ جس پر وہ بیان کرتے ہیں کہ میرا یقین ہے کہ یہ دوگنا منافع ہماری محنت اور کوششوں سے نہیں ملا بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ چندے کو دوگنا کرنے سے ملا ہے۔

ماسکو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ رسلان کِلکِیُو صاحب قرغیزستان سے ہیں۔ چودہ سال سے یہ ماسکو میں مقیم ہیں۔ کہتے ہیں پہلے بھی یہ مالی قربانی کی طرف توجہ کرتے تھے۔ تقریباً ایک سال قبل انہوں نے جب مالی قربانیوں کا میرا یہ خطبہ سنا تو کہتے ہیں کہ سن کے مجھے بڑا مزہ آیا اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوتا ہوں جو قربانیاں کرنے والے ہیں اور بلاناغہ روزانہ کی آمد کا دس فیصد حصہ چندے کی آمد میں بھجوانا شروع کر دیا۔ کچھ صدقہ میں تھا اور باقی چندے میں۔ کہتے ہیں کہ یہی طریق ایک سال سے انہوں نے قائم رکھا ہوا ہے۔ مبلغ کی جب دوسری جگہ بدلی ہوئی تو اس وقت ان صاحب کا، یہ روسی نژاد ہیں، قرغیزستان کے ہیں، پہلا سوال یہ تھا کہ کیا اب بھی میں اپنا چندہ جس طرح میں ادا کرتا تھا اس طرح جاری رکھ سکوں گا۔ تو یہ انقلاب ہے جو مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں میں پیدا کیا ہے۔ ایک فکر ہے چندہ دینے کی۔

تنزانیہ کے امیر صاحب لکھتے ہیں وہاں کی ایک جماعت میں ایک شخص محمد ثانی صاحب ہیں۔ وہاں نوکری کر رہے تھے کہ اس کمپنی کو جہاں نوکری کرتے تھے مالی نقصان ہو گیا اس وجہ سے مالک نے کہہ دیا کہ تمام کارکنان کی تنخواہوں میں سے کٹوتی ہو گی۔ اس پر انہیں بہت دکھ ہوا۔ چندہ تحریکِ جدید کی ادائیگی کا آخری مہینہ تھا۔ معلم نے جب ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے اپنی مشکلات کا اظہار تک نہیں کیا کہ کیا مشکل ہے بلکہ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے اپنا وعدہ مکمل کر دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اگلے ہی دن ان کے مالک کا فون آیا کہ ان کی تنخواہ میں سے کٹوتی نہیں ہو گی۔ چنانچہ دیگر ساتھیوں کی تنخواہوں میں کٹوتی ہوئی لیکن ان کی تنخواہ مکمل وصول ہوئی۔ وہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت جو چندہ تحریکِ جدید کا ادا کر دیا تھا یہ اس کی وجہ سے ہے۔

ملاوی ایک ملک ہے وہاں کی ماگوچی (Mangochi) ڈسٹرکٹ سے تعلق رکھنے والی ایک بزرگ خاتون ہیں۔ کھیتی باڑی کرتی ہیں۔ اسی پہ ان کا گزارہ ہے۔ انہوں نے تحریکِ جدید کا وعدہ لکھوایا لیکن ادا نہیں کر سکیں۔ سال کے اختتام پر جب یاددہانی کروائی گئی کہ اگر کسی کا وعدہ نامکمل ہے تو ادائیگی کر دیں تو کہتی ہیں انہوں نے کام کی بہت کوشش کی اور دعا بھی کی کہ کام مل جائے تا کہ وہ اپنی آمد سے وعدہ مکمل کر سکیں۔ کوشش کے باوجود انہیں کام نہیں مل سکا۔ ایک دن وہ مسجد میں نماز عصر ادا کر کے واپس گھر پہنچیں تو انہیں خبر ملی کہ ان کے پوتے نے انہیں پینتالیس ہزار کواچے جو وہاں کی کرنسی ہے تحفۃً بھجوائی ہے۔ چنانچہ ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ انہوں نے فوراً معلم کے پاس جا کے اپنے وعدہ کی ادائیگی کی اور بار بار وہ اللہ کا شکر ادا کر رہی تھیں کہ انہیں اپنا وعدہ مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ اب غریب لوگ بھی ایک فکر کے ساتھ چندے کی ادائیگی کرتے ہیں۔

تنزانیہ کے امیر صاحب کہتے ہیں شیانگا کی ایک جماعت ہے۔ وہاں مریم صاحبہ ایک خاتون ہیں۔ کہتی ہیں کہ مجھے معلم کا فون آیا۔ انہوں نے تحریکِ جدید کے بقایا کی طرف توجہ دلائی۔ کہتی ہیں گھر کے استعمال کیلئے اس وقت میرے پاس صرف دس ہزار شلنگ تھے وہ میں نے چندے میں ادا کر دیے۔ پھر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک لاکھ شلنگ لوٹا دیے اور وہ بھی کہتی ہیں کہ یہ سب چندے کی برکات ہیں۔

گنی بساؤ سے ایک نومبائع عثمان صاحب ہیں۔ ان کی زندگی میں بہت ساری معاشی مشکلات تھیں۔ جو بھی کاروبار کرتے کامیابی نہیں ملتی تھی۔ اس پریشانی میں وہ رات کو سوئے تو کہتے ہیں مجھے آواز آئی کہ عثمان اپنا چندہ باقاعدگی سے ادا کیا کرو۔ صبح ہوتے ہی عثمان صاحب مشنری کے پاس آئے اور اپنی خواب سنائی۔ جس پر مشنری نے انہیں تحریکِ جدید اور دیگر چندہ جات کے بارے میں بتایا جس پر عثمان صاحب نے فوراً تحریکِ جدید کا چندہ ادا کیا۔ اپنے تمام چندہ جات کی فہرست بنائی اور باقاعدگی سے اپنے چندے ادا کرنے شروع کر دیے۔ عثمان صاحب کہتے ہیں کہ جب سے انہوں نے اپنے تمام چندے باقاعدگی سے ادا کرنے شروع کیے ہیں تب سے اللہ تعالیٰ نے

ان کے ہر کاروبار میں برکت عطا فرمائی ہے اور تمام گھریلو پریشانیاں بھی دُور ہو گئی ہیں۔ اب یہ ان کا پختہ یقین ہے کہ یہ سب تحریکِ جدید اور باقی چندوں کی ادائیگی کی برکات ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا سلوک ہے اور کس طرح نومبائعین کو بھی یاددہانی کرواتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تو اس کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ صرف نوازنے کیلئے یہ کرتا ہے۔

آسٹریلیا سے مربی کامران صاحب ہیں۔ کہتے ہیں ایک خادم نے قریباً دس سال سے چندہ نہیں دیا تھا۔ میں اس کے ساتھ بیٹھا اور اس کو مالی قربانی کی برکات کے متعلق بتایا۔ اس کے بعد اس نے اپنا چندہ دینا شروع کر دیا اور ساتھ ہی تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کا چندہ ادا کر دیا۔ کہتے ہیں کچھ دن گزر رہے تھے کہ اس کا فون آیا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے کام میں پروموشن ہو گئی ہے جس کی مجھے بالکل بھی امید نہیں تھی اور کہنے لگا کہ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کی وجہ سے ہے اور جو دس سال سے سست تھا کہنے لگا کہ اب میں کبھی چندوں میں سستی نہیں کروں گا۔

گیمبیا کا گاؤں ہے نیامینا (Niamina)۔ وہاں بھی ایک دوست عثمان صاحب ہیں۔ سیکرٹری تحریکِ جدید ان کے گاؤں گئے چندہ کی ادائیگی کی تحریک کرتے ہوئے بیان کیا کہ یہ نہ صرف یہ کہ مالی تحریک ہے بلکہ اس کے مقاصد میں سے علم بڑھانا اور تبلیغ کرنا بھی ہے۔ آپ تحریکِ جدید میں شامل ہونے والے ہیں تو صرف یہی نہ سمجھیں کہ چندہ دے دیا اور کام ختم ہو گیا۔ وہ تو دے دیا اس کے علاوہ ان کو اپنا دینی علم بھی بڑھانا چاہئے اور پھر تبلیغ کے میدان میں بھی آنا چاہئے۔ گذشتہ دنوں خدام انصار سے جب میں نے عہد لیا تھا تو اس کو بھی اگر یہ جماعت والے سامنے رکھیں تو تبلیغ کے میدان میں ہمیں بہت آگے آنا چاہئے۔ صرف مالی قربانی دے کے نہ سمجھ لیں کہ ہم نے فرض ادا کر دیا۔

تحریکِ جدید کا ایک مقصد تبلیغ بھی تھا اور بہت بڑا مقصد یہی تھا جس کی وجہ سے شروع کی گئی تھی۔

کہتے ہیں کہ میں اس سے بہت متاثر ہوا اور میں نے نہ صرف بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کہتے ہیں اس وقت تک انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ جب تحریکِ جدید کے مقاصد کا پتہ لگا تو بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا اور ایک سو پچاس ڈلاسی چندہ تحریکِ جدید کا وعدہ بھی کر دیا۔ ادائیگی بھی کر دی۔ کہتے ہیں کہ چندے کی ادائیگی کے بعد وہ اپنے اندر ایک پاک تبدیلی محسوس کرتے ہیں اور میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں اسلام احمدیت کی تبلیغ کر رہا ہوں۔ نیز اب باقاعدگی سے چندہ عام بھی ادا کر رہا ہوں۔

گیمبیا سے ہی ایک خاتون لکھتی ہیں کہ جب سے میں نے چندہ ادا کیا ہے میں اپنے اور اپنے بچوں کے اندر ایک انقلاب محسوس کرتی ہوں اور دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ہر ضرورت کو پورا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کی راہ میں نیکی اور قربانی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتی چلی جاتی ہے۔

گنی کناکری افریقہ کا ملک ہے۔ وہاں کے لوکل مشنری کمارا صاحب نے کہا کہ چندے کی وصولی کیلئے ایک گاؤں کا دورہ کر رہا تھا کہ ایک نومبائع امام کی اہلیہ سے چندے کی ادائیگی کا مطالبہ کیا تو محترمہ نے پانچ ہزار گنی نکال کر آسمان کی طرف ہاتھ کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ! میرے پاس صرف یہی کُل رقم ہے جو میں تیری راہ میں ادا کر رہی ہوں تُو اسے قبول فرما اور وہ رقم چندے میں ادا کر دی۔ نومبائعہ ہے۔ افریقہ کے دُور دراز علاقے میں رہنے والی ہے۔ لوکل مشنری صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں جب گاؤں کا دورہ کر کے واپس پہنچا تو وہ محترمہ جنہوں نے پانچ ہزار فرانک گنی چندہ ادا کیا تھا بڑی خوشی سے بتانے لگی کہ آج کے سودے میں جو مَیں نے اللہ سے کیا تھا مجھے بہت منافع ہوا ہے۔ کہتی ہیں آپ کے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک رشتہ دار کے ذریعہ اسّی ہزار فرانک گنی بھجوا دیے جو میری قربانی سے کہیں زیادہ ہے۔

گنی کناکری سے ہی لوکل مشنری جالو صاحب کہتے ہیں کہ عشرہ تحریکِ جدید منانے کے دوران ایک گاؤں کونتایا (Kontayah) میں معلم صاحب چندے کی وصولی کیلئے پہنچے۔ ایک نومبائع شیخو صاحب نے تیس ہزار فرانک گنی چندہ تحریکِ جدید کی مد میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہوا تھا۔ جب انہیں ادائیگی کی طرف توجہ دلائی تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس آج گھر کے خرچہ کیلئے کل رقم تیس ہزار ہی ہے لیکن میں اسے اللہ کی راہ میں پیش کرتا ہوں اللہ اسے قبول فرمائے۔ اگلے روز موصوف کا بڑے پُرجوش انداز میں فون آیا کہ اللہ نے میری قربانی قبول کر لی ہے۔ ابھی چندہ ادا کیے چند گھنٹے گزر رہے تھے کہ میرے بیٹے نے مجھے تین لاکھ فرانک گنی گھر کے اخراجات کیلئے بھجوا دیے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ایمان کو اس واقعہ کے بعد بہت تقویت عطا کی ہے۔ جماعت جو چندہ ہم سے وصول کرتی ہے وہ اللہ کی راہ میں ہی خرچ ہوتا ہے اور میں اب اسی طرح قربانی کرتا رہوں گا۔ یہ بھی ان کی تسلی ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ نے جو نوازا ہے تو اس لیے کہ اس رقم کا مصرف بھی صحیح ہے اور رقم ضائع نہیں ہوئی۔

قازقستان سے ایک دوست بائیگامیتوف صاحب ہیں۔ چندوں میں باقاعدگی سے حصہ لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جون کے مہینے میں مجھے نوکری سے فارغ کر دیا گیا اور میری جتنی بھی تنخواہ بنتی تھی وہ مالکان نے ادا کر دی۔ اب کہتے ہیں میں پینشن پہ ہوں۔ نوکری سے نکلنے کے کچھ ماہ بعد مجھے کچھ بیماری کی وجہ سے مہنگی دوائیاں اور دیگر اشیاء خریدنی پڑیں لیکن مالی توفیق نہ ہونے کی وجہ سے بہت پریشان رہتا تھا۔ اگلے روز گلی میں چلتے ہوئے مجھے اپنا کریڈٹ کارڈ چیک کرنے کا خیال آیا۔ میں جانتا تھا کہ میرا کریڈٹ کارڈ خالی ہوگا۔ اس کے اندر کچھ بھی نہیں ہے۔ اس میں پیسے نہیں ہو سکتے پھر بھی چیک کرنے کا ارادہ کیا۔ جب میں نے چیک کیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کیونکہ کارڈ میں ایک لاکھ نوے ہزار مقامی کرنسی موجود تھی۔ میں حیران تھا اللہ کا بے حد شکر کرتا رہا۔ رقم کوئی بھی وجہ بتائے بغیر اس کمپنی نے جس سے میں مستعفی ہوا تھا میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دی تھی۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے کمپنی میں فون کیا اور وجہ معلوم کی تو پتہ چلا کہ کمپنی کے مالک نے یہ رقم ان کی ایمانداری اور سچائی کی وجہ سے بطور تحفہ بھیجی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ سب تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے چندوں میں باقاعدگی کا نتیجہ ہے۔

ملائیشیا سے ایک دوست بھکرا (Bhakra) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں میرا ذاتی تجربہ ہے 17-2016ء کے درمیان میں نے تحریکِ جدید میں ایک ہزار رنگٹ کا وعدہ کیا۔ اس دوران میں اپنے مالی حالات کی وجہ سے ادائیگی کرنے سے قاصر تھا جو اس وقت واقعی مشکل تھا اور میرا کاروبار متاثر ہو رہا تھا۔ میں پریشانی کی حالت میں تھا اور امید رکھتا تھا کہ وعدہ کی مکمل ادائیگی ہو جائے گی لیکن میں پیسے بھی جمع نہیں کر سکتا تھا۔ میں صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ اگر میری نیت سچی ہے اور جماعت واقعی حق پر ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا کرے گا۔ وعدہ جات کی ادائیگی کرنے کے آخری دن سے ایک دن پہلے اتفاقاً کاروبار سے آمدنی آئی اور رقم بالکل ایک ہزار رنگٹ تھی۔ میں بغیر سوچے سمجھے سیکرٹری مال کے گھر گیا اور انہیں ایک ہزار رنگٹ ادا کیے۔ اس واقعہ کے بعد سے مجھے اس جماعت پر مکمل یقین ہے کہ اگر ہمارے مقاصد جماعت اور اسلام کی ترقی کیلئے مخلص ہوں تو اللہ تعالیٰ ضرور غیر معمولی طور پر آسانیاں پیدا کر دیتا ہے۔ پس یہ ایک طرح کی سوچ ہے جو دنیا کے ہر ملک میں رہنے والے احمدی کی ہے۔ حالانکہ بیچ میں ہزاروں میل کا فاصلہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس طرح ایمان مضبوط کرتا ہے اور جماعت کی سچائی بھی ان پر ظاہر کر دیتا ہے۔ ایمان کو بھی مضبوط کر دیتا ہے۔

جرمنی کے ایک دوست کہتے ہیں: میری فرم کے مالی حالات خراب ہونے پر کام کا عرصہ کم ہو گیا جس کی وجہ سے میری آمدنی کم ہو گئی۔ جس روز تحریکِ جدید کا سیمینار تھا اس وقت ایمان افروز واقعات سنتے ہوئے میں نے اپنے دل میں اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا کہ میں پانچ سو یورو مزید ادا کروں گا۔ اس سلسلہ میں کہتے ہیں انہوں نے مجھے دعا کیلئے خط بھی لکھا خود بھی دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور تحریکِ جدید کے پہلے وعدے کی ادائیگی کے بعد مزید چھ سو یورو ان کو ادا کرنے کی توفیق ہوئی۔ کچھ روز کے بعد کسی اَور فرم کا فون آیا کہ اگر آپ پہلی فرم کو چھوڑ کر ہمارے پاس کام کریں تو آپ کی تنخواہ پہلی فرم سے ایک ہزار یورو زیادہ ہوگی۔ میں نے سوچ بچار کے بعد فیصلہ کیا کہ اس نئی فرم میں کام کروں گا۔ اس فرم کے مالک نے کہا چونکہ آپ نے اپنی پرانی فرم چھوڑ دی ہے اس لیے آپ کو تین ماہ تک ہر مہینے باقاعدہ دو ہزار یورو بھی تین قسطوں میں بونس دیا جائے گا اور کام کے متعلق بتایا کہ جمعہ ہفتہ اور اتوار کو چھٹی ہوگی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریکِ جدید میں اضافی قربانی کے نتیجہ میں نہ صرف میری تنخواہ میں اضافہ ہو گیا بلکہ نماز جمعہ کی ادائیگی کا بھی مستقل انتظام ہو گیا۔

آئیوری کوسٹ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ تحریکِ جدید کے چندے کی وصولی کے سلسلہ میں یاؤلے سو (Yaollesso) نامی گاؤں میں چندے کی تحریک کی۔ ایک معمر بزرگ جو نہایت غریب تھے اور ان کی مالی حیثیت کے مطابق ہمارا خیال تھا کہ اگر دو سو یا تین سو فرانک بھی دے دیں تو بڑی بات ہے۔ وہ اٹھے اور گھر گئے۔ نہ صرف خود چندے کی رقم لے کر آئے بلکہ ساتھ اپنے بیٹے کو بھی لے کر آئے کہ تم بھی چندہ ادا کرو۔ چنانچہ انہوں نے دو ہزار فرانک پیش کیا جو اُن کی حیثیت کے مطابق ایک خطیر رقم تھی۔ ان کے بیٹے نے بھی پانچ سو فرانک ادا کیا۔ یہ ہے مال کی محبت پر اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر قربانی کا جذبہ۔

سینیگال افریقہ کا ایک اَور ملک ہے۔ معلم صاحب کہتے ہیں محمد انجائے صاحب ایک غریب لیکن مخلص احمدی ہیں۔ ان کی اہلیہ بیمار تھیں۔ ڈاکٹر نے جو ادویات لکھ کر دیں ان کی قیمت پندرہ ہزار فرانک سیفا تھی جو اُن کے پاس موجود نہیں تھی۔ وہ اپنے کسی دوست کے پاس قرض کے حصول کیلئے گئے۔ اس سے قرض لیا۔ اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا۔ نماز کی ادائیگی کیلئے مشن ہاؤس آئے۔ اپنی بیوی کی صحت کے متعلق معلم صاحب سے ذکر کیا اور ابھی پوری تفصیل نہیں بتائی تھی صرف ذکر ہی کیا تھا کہ معلم صاحب نے اپنی بات پہلے شروع کر دی اور عشرہ تحریکِ جدید کے حوالے سے ذکر کرنا شروع کیا کہ خدا کی راہ میں قربانی کریں۔ اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ بہرحال انہوں نے اپنی مجبوری کا ذکر کیا اور کہا کہ دو چار دن بعد میں ادائیگی کر دوں گا۔ ابھی تو مجھے مجبوری ہے۔ اس وقت اہلیہ کی دوا خریدنے کیلئے قرض لیا ہے وہ لے لوں۔ بہرحال وہ مشن ہاؤس سے چلے گئے۔ چند منٹ گزرے تھے کہ واپس آئے اور کہا کہ مشن ہاؤس سے نکلتے ہی مجھے خیال آیا کہ مجھے معلم نے تحریک کی ہے اور مَیں نے اس

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ

(آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

طالب دعا : مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ

(سورۃ البقرہ:58)

جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

طالب دعا : محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم و افراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی)

تحریک پہ کچھ بھی ادائیگی نہیں کی۔ اس پر میرا دل بہت بوجھل ہو گیا۔ اس لیے آپ یہ پانچ ہزار فرانک سیفا تحریکِ جدید میں کاٹ لیں۔ میں صرف ضروری دوا خرید لوں گا۔ یہ کہہ کر انہوں نے رسید لی اور چلے گئے۔ مشن ہاؤس سے نکل کر ابھی فارمیسی تک نہیں پہنچے تھے کہ ایک کال آئی۔ ایک صاحب نے کہا کہ میں نے ایک بیڈ بنوانا ہے۔ مَیں آپ کو پچاس ہزار فرانک سیفا میں ٹیلیفون کے ذریعہ کریڈٹ بینک کو آرڈر کر کے ٹرانسفر کر رہا ہوں۔ جب آپ کی اہلیہ ٹھیک ہو جائیں تو میرا بیڈ بنا دیں اور بقیہ رقم بعد میں ادا کر دوں گا۔ یہ کہتے ہیں فارمیسی پر جانے کی بجائے وہ صاحب پھر واپس مشن ہاؤس آئے اور معلم کو یہ سارا واقعہ بتایا اور کہا کہ چندے کی برکت سے خدا تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا ہے اور میری ضرورت سے زائد رقم مجھے مل گئی ہے۔

سینیگال سے ہی معلم صاحب بیان کرتے ہیں۔ ایک مخلص دوست واگن صاحب نے تحریکِ جدید کے چندہ کا دس ہزار فرانک سیفا کا وعدہ کیا۔ ان کو بتایا گیا کہ تحریکِ جدید کا سال اختتام پذیر ہونے والا ہے اور آپ کا چندہ ابھی بقایا ہے۔ انہوں نے کہا ابھی تو میرے پاس پیسے نہیں ہیں لیکن بہر حال فکر نہ کریں عرصہ ختم ہونے سے پہلے میں ادا کر دوں گا چاہے مجھے اپنے کپڑے بیچ کر ہی رقم ادا کرنی پڑے۔ یہ جذبہ ہے ان کا۔ معلم صاحب بتاتے ہیں کہ چند دن بعد وہ خود ہی میرے گھر آئے اور کہا کہ میرا تحریکِ جدید کا چندہ وصول کر لیں اور بتایا کہ اس کی بہت فکر تھی اور آج ہی میری بیٹی نے مجھے ناقابل یقین طور پر پیسے بھیجے ہیں تو سب سے پہلے میں چندہ دینے آ گیا ہوں۔ ایسے ایسے مخلص جماعت میں ہیں کہ پروا نہیں کرتے کسی چیز کی۔

نائیجر کے امیر صاحب کہتے ہیں۔ ایک معلم ہیں ان کی اہلیہ گھریلو خاتون ہیں۔ اپنی کوئی آمدنی نہیں۔ معلم صاحب ہی ان کا تحریکِ جدید کا وعدہ ادا کیا کرتے تھے۔ جب ان کی اہلیہ کو علم ہوا تو انہوں نے کہا کہ اس سال میں اپنا چندہ خود ادا کروں گی اور میرا وعدہ آٹھ ہزار سیفا لکھ لیں۔ ان کے معلم شوہر نے کہا کہ کیسے ادا کرو گی۔ انہوں نے کہا مجھے یقین ہے کہ میری قربانی اللہ تعالیٰ قبول کرے گا اور پھر اس طرح ہی ہوا کہ کچھ دن گزرے تھے کہ ان کے پڑوس سے ایک عورت ان کے پاس آئی اور کہا کہ اگر آپ کو سلائی آتی ہو تو میرے کپڑے سلائی کر دیں اور ساتھ ہی تین ہزار سیفا ایڈوانس بھی دے دیا جو انہوں نے فوراً تحریکِ جدید کی مد میں ادا کر دیا۔ اس کے بعد سے ان کے پاس اتنا کام آیا کہ انہوں نے بآسانی اپنا چندہ مکمل کر لیا۔ جب تحریک شروع ہوئی تھی تو عورتوں نے اس وقت حضرت مصلح موعودؓ کو لکھا تھا کہ آج آپ نے کہا تھا کہ پانچ روپے یا دس روپے دو لیکن یہ اتنی رقم ہم یک مشت نہیں دے سکتے۔ ایک ایک، دو دو روپیہ ہم ادا کر سکتی ہیں۔ ہمیں اجازت دی جائے مہینے کے دے دیں۔ یہ جذبہ جو اس وقت دکھایا گیا تھا آج بھی قائم ہے بلکہ ان لوگوں میں ہے جو ہزاروں میل دُور بیٹھے ہیں۔ خلیفۂ وقت کی براہِ راست آواز تو سن لیتے ہیں لیکن ان کو سمجھ نہیں آتی۔ بعض زبان بھی نہیں جانتے لیکن اخلاص میں بڑھے ہوئے ہیں۔

سینیگال سے معلم صاحب لکھتے ہیں۔ تاماکونڈا ایک جماعت ہے جہاں پر سعیدی صاحب کے پاس گائے اور بھیڑوں کا اپنا ریوڑ ہے۔ انہوں نے کال کر کے انہیں پوچھا کہ تحریکِ جدید کیا ہے۔ انہوں نے لوگوں سے سن لیا تھا کہ احمدیوں کو تحریکِ جدید کا چندہ دینا چاہئے۔ معلم صاحب نے ان کو تحریکِ جدید کے متعلق تفصیل سے بتایا اور یہ بھی بتایا کہ ان دنوں عشرہ تحریکِ جدید بھی چل رہا ہے۔ موصوف نے بتایا کہ ان کے والد بڑے مالدار آدمی تھے مگر وہ زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ میں کمزور تھے مگر مولویوں کی خاطر مدارات کرتے رہتے تھے۔ ان کے والد کی وفات کے بعد کافی جانور ان کے حصہ میں آئے ہیں مگر ان کو بھی انفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوئی۔ جب معلم صاحب نے ان کو زکوٰۃ اور دیگر چندہ جات کی طرف توجہ دلائی تو انہوں نے ایک گائے اور دو بھیڑیں چندہ میں دیں اور کہا کہ ایک بھیڑ خاص تحریکِ جدید کیلئے ہے۔ اسکے سات دن بعد ان کو خواب آئی کہ جانوروں میں ایک خاص قسم کی وبا پھیل رہی ہے جس کی وجہ سے جسم سے پانی بہتا ہے اور جانور مرتے جا رہے ہیں۔ چونکہ وہ خود بھی ایک بڑے ریوڑ کے مالک ہیں تو انہوں نے خواب میں ہی پریشانی میں یہ خیال کیا کہ ان کے جانور بھی تو ہیں۔ تو انہوں نے خواب میں ہی دعا کی کہ اے خدا! میرے جانوروں کی حفاظت فرما۔ اس پر ان کو خواب میں بڑے زور سے آواز آئی کہ تحریکِ جدید کی وجہ سے تمہارے جانور محفوظ رہیں گے۔ اس دوران انہوں نے ایک کاغذ دیکھا جس پر پہلی لائن میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا اور ان کا نام بھی درج تھا۔ ان کی آنکھ کھل گئی۔ معلم صاحب کو کال کی۔ خواب بتائی۔ معلم نے بتایا کہ جو رسید آپ کو دی ہوئی ہے اس کی سب سے اوپر والی لائن پڑھیں۔ وہاں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہی لکھا ہوا ہے اور اس کے نیچے آپ کا نام بھی لکھا ہوا ہے۔ اور پھر نیچے تحریکِ جدید کا چندہ لکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ وہ کچھ پڑھ نہیں سکتے تھے تو بہر حال یہ کہتے ہیں جب میں نے رسید کو بھی دیکھا اور خواب بھی تو یہ واقعہ میرے ایمان میں زیادتی کا موجب ہوا۔ عجیب عجیب طریقے سے اللہ تعالیٰ بھی راہنمائی کرتا ہے۔

شیانگا، تنزانیہ کے معلم لکھتے ہیں۔ جماعت کے ایک نومبائع احمدی بزرگ رمضان صاحب نے چندہ تحریکِ جدید کیلئے اچھا معیاری وعدہ لکھوایا۔ ان کا گزر بسر کھیتی باڑی سے ہوتا تھا اور بارش نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے کسانوں کی فصل اچھی نہیں ہو سکی۔ رمضان صاحب نے بتایا کہ وہ ہر وقت اسی پریشانی میں تھے کہ وہ اپنا وعدہ تحریکِ جدید کیسے پورا کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اس خیال میں تھا کہ ایک دن میرے ایک عزیز کا فون آیا جس نے عرصہ دراز سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔ اس نے فون کر کے کہا کہ میں آپ کو کچھ پیسے بھیج رہا ہوں، رقم بھجوا رہا ہوں جس سے آپ اپنے گھر کیلئے کچھ کھانے کا سامان لے لیں۔ ان بزرگ کو جب رقم ملی تو وہ سیدھا سیکرٹری مال کے پاس گئے اور اپنا وعدہ پورا کیا اور زائد بھی ادا کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ سب میرے اللہ نے میری مدد فرمائی ہے تا کہ میں چندے کا وعدہ مکمل کر سکوں۔

تو یہ تھے ان لوگوں کے قربانی کے معیار اور ان کے بھی جو نئے شامل ہونے والے ہیں۔ کہاں تو جماعت مخالف جماعت کو ختم کرنے کیلئے زور لگا رہے تھے اور پھر دیکھیں کیسے اللہ تعالیٰ نے نومبائعین کے دل میں جماعت کی خاطر قربانی کی تحریک پیدا کی اور پھر نواز بھی رہا ہے۔

کیا ان مخالفین کی پھونکوں سے یہ چراغ بجھ سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے جلایا ہوا ہے۔ جتنا چاہے زور لگا لیں ناکامی اور نامرادی ہی مخالفین کا مقدّر ہے اور جماعت دنیا کے ہر کونے میں قربانیوں کی مثالیں قائم کرتے ہوئے ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔

تحریکِ جدید حضرت مصلح موعودؓ نے شروع ہی اس وجہ سے کی تھی کہ جماعت کے خلاف ہر طرف سے شورش تھی حتی کہ حکومت کے افسران بھی مخالفین کی پشت پناہی کر رہے تھے۔

تحریکِ جدید کا مقصد ہی یہ تھا کہ تبلیغ کر کے جماعت کو بڑھایا جائے اور دنیا کے ہر ملک میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کا جھنڈا لہرایا جائے۔ پس یہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی آغوش میں آئے ہوئے لوگ ہیں جو ایمان و یقین اور قربانی میں مثالیں قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

واقعات تو بے شمار ہیں لیکن ان سب کو اس وقت یہاں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ تحریکِ جدید کے حوالے سے کچھ مزید بھی بتا دوں نیز اس کا تاریخی پس منظر بھی۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے جماعت کے خلاف ہر طرف سے فتنہ اور فساد اٹھ رہا تھا۔ خاص طور پر احرار نے تو فساد پیدا کرنے کیلئے اپنا تمام زور لگا لیا تھا اور یہ نعرہ تھا کہ احمدیت کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے۔ قادیان کا نام و نشان مٹا دیں گے اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کی باتیں ہوتی تھیں۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار اور مقدس مقامات کی بے حرمتی کے پروگرام تھے اور حکومت کی طرف سے بھی مخالفین کی طرف زیادہ رجحان نظر آتا تھا باوجود اس کے کہ اس وقت انگریز حکومت تھی۔ بجائے فتنہ ختم کرنے کے ان کی حمایت کی جاتی تھی۔ تو ان حالات میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو ایک پروگرام دے کر تحریک کی جس میں مالی قربانی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ یہ 1934ء کی بات ہے۔ نومبر میں آپؓ نے پہلے کچھ خطبات دیے جن میں کچھ تمہید اور پس منظر بیان کیا کہ کیوں میں تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے ابھی یہ ذکر ہی کیا تھا اور پوری تفصیل بیان نہیں فرمائی تھی لیکن مخلصین نے آپؓ کو ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کیلئے لکھنا شروع کر دیا جس پر آپؓ نے خوشنودی کا اظہار بھی فرمایا اور فرمایا میں یہ تفصیل اس لیے بیان کر رہا ہوں کہ جماعت تیار ہو قربانی کیلئے کیونکہ بعض دفعہ قربانیاں لمبی کر دینی پڑتی ہیں اور عورتیں اور بچے بھی اس کیلئے تیار ہوں۔ یہ صرف مردوں کا کام نہیں ہے بلکہ عورتوں کو بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہو گا۔ گو اس وقت یہ ہر احمدی کیلئے لازم نہیں تھی لیکن اخلاص و وفا کا غیر معمولی جذبہ جماعت نے دکھایا۔

(ماخوذ از خطبات محمودؓ، جلد 15، صفحہ 411)

بہر حال 1934ء میں آپؓ نے باقاعدہ ایک فنڈ کا اعلان فرمایا اور بتایا کہ ہم نے دشمن کی ریشہ دوانیوں کا جواب ان کی طرح فساد کر کے نہیں بلکہ تبلیغ کر کے دینا ہے کیونکہ دشمن کو یہ موقع ہی اس لیے ملا ہے کہ ہم نے پوری طرح تبلیغ کا حق ادا نہیں کیا۔ اس کے متعلق جس سنجیدگی سے سوچ کر منصوبہ بندی ہونی چاہئے تھی وہ نہیں کی۔ احمدیت کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کیلئے جو کوشش ہونی چاہئے تھی وہ نہیں کی۔ اسکا حق جس طرح ادا ہونا چاہئے تھا اس کا حق ادا نہیں ہوا۔ آپؓ نے اس وقت جماعت کو ایک پروگرام دے کر جس میں اپنی اصلاح اور قربانی کے معیار کو بلند کرنے کی طرف توجہ دلائی مالی قربانی کی بھی تحریک کی جو کہ ستائیس ہزار روپے تھی جو کہ تین سال میں جمع کرنا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس اخلاص و وفا سے بھری ہوئی جماعت کو اپنے فضل سے خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک لاکھ روپے ایک سال میں ہی دینے کی توفیق عطا فرمائی اور اس وقت جماعت کے مالی حالات کو دیکھتے ہوئے یہ بہت بڑی قربانی تھی۔ چند چند آنوں کی قربانیاں ہوتی تھیں۔ اس وقت اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر قربانی کرنے کا جو نمونہ قائم کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو ایسا قبول فرمایا کہ جہاں دنیا میں تبلیغ

ارشادنبوی ﷺ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے
اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے
(مسلم باب فضل بناء المساجد)

طالبِ دُعا: مجلس انصاراللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشادنبوی ﷺ

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے
جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے
(الترغیب والترھیب)

طالبِ دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب و اہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

کے غیر معمولی راستے کھلے وہاں یہ قربانیاں ان تک ہی محدود نہیں رہیں بلکہ آج بھی ایسے نمونے ہمیں نظر آتے ہیں جیسا کہ ان واقعات میں ہیں جو مَیں نے بیان کیے ہیں۔ بہرحال ان لوگوں نے جہاں مالی قربانیاں کیں وہاں دین کیلئے اپنی زندگیاں بھی وقف کیں۔ دُور دراز ملکوں میں تبلیغ کیلئے گئے اور بعض کو قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے شروع میں اس تحریک کو دس سال تک کیلئے بڑھا دیا تھا۔ تین سال سے پھر دس سال کر دیا تھا۔ پھر دس سال مکمل ہونے پر اس کے خوش کن نتائج ظاہر ہونے پر اور مزید قربانیاں کرنے والوں کی خواہش پر اسے مزید بڑھا دیا اور پھر یہ مستقل تحریک بن گئی۔

(ماخوذ از خطبات محمودؓ، جلد25، صفحہ 699-700)(ماخوذ از خطبات محمودؓ، جلد18، صفحہ 591)

آج ہم اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے جو نظارے دیکھ رہے ہیں وہ ان ابتدائی لوگوں کی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا بلکہ اب بھی نئے شامل ہونے والوں کو بعض دفعہ خوابوں کے ذریعہ اس تحریک میں اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جیسا کہ میں نے واقعات میں بیان کیا۔

ان ابتدائی قربانی کرنے والوں کی نسلوں کو آج بھی اپنے آباء و اجداد کی قربانیوں کو یاد رکھتے ہوئے جہاں خود اور اپنی نسلوں کو ان قربانیوں کے تسلسل کو جاری رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے وہاں اپنے پر جو فضل ہوئے ہیں اس پر خود بھی زیادہ سے زیادہ قربانی کرنی چاہئے۔

بہرحال اس تحریک کے مطابق جو ابتدائی لوگ تھے ان کی تعداد پانچ ہزار تھی اور یہ دفتر اوّل تحریکِ جدید کے مجاہد تھے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی طرف سے خاص تحریک کی گئی کہ ان کے بچوں اور نسلوں کو ان کی قربانیوں کو زندہ رکھنے کیلئے تاقیامت ان کی طرف سے چندہ دیتے رہنا چاہئے۔

(ماخوذ از خطبات طاہر، جلد4، صفحہ 865)

اور پھر میں نے بھی جب دفتر پنجم کا آغاز کیا تو اس طرف خاص توجہ دلائی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سب کے کھاتے زندہ ہیں۔ دفتر اوّل کے مجاہدین کو جب دس سال پورے ہو گئے تو پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے دوسرے دفتر کا اعلان فرمایا اور اس میں بعد میں آنے والے شامل ہوئے اور اس کا عرصہ انہوں نے انیس سال مقرر فرمایا اور فرمایا کہ آئندہ یہ دفتر انیس سال کے بعد قائم ہوتے چلے جائیں گے۔ ہر انیس سال کے بعد ایک دفتر انیس سال کا ہوگا۔ پھر اگلا شروع ہو جائے گا۔ (ماخوذ از خطبات محمودؓ جلد25 صفحہ 731-732)

تو اس کے مطابق پھر دفتر سوئم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا لیکن کیونکہ انیس سال بعد یہ 1964ء میں جاری ہونا چاہئے تھا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیماری کی وجہ سے اس وقت اس کا اعلان آپؓ نہیں فرما سکے۔ اس لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا کہ اس دفتر کا اعلان تو میں کر رہا ہوں لیکن یہ حضرت مصلح موعودؓ کی طرف منسوب ہوگا اور اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس کا ثواب دے دے گا۔ اس کا اعلان 1966ء میں ہوا لیکن آپؒ نے فرمایا کہ یہ 1965ء نومبر سے جاری ہوگا۔

(ماخوذ از خطبات ناصر، جلد1، صفحہ 228)

پھر 1985ء میں دفتر چہارم کا اجرا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا۔

(ماخوذ از خطبات طاہر، جلد4، صفحہ 870)

پھر اس کے انیس سال کے عرصہ کو قائم رکھتے ہوئے یہ جو دفتر چہارم تھا انیس سال قائم رہا۔ 2004ء میں جب انیس سال کا یہ عرصہ ختم ہوا تو پھر میں نے دفتر پنجم کا اجرا کیا اور آج پھر انیس سال پورے ہونے پر میں دفتر ششم کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ اب نئے شامل ہونے والے نومبائعین بھی اور نئے پیدا ہونے والے بچے بھی یا جو بھی پہلے کسی دفتر میں نہیں ہیں دفتر ششم میں شامل ہوں گے۔

پس جماعتی انتظامیہ اب اپنی اپنی جماعتوں میں اس کے مطابق عمل کریں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب نئے دفتر کا اعلان فرمایا تھا تو اس وقت ارشاد فرمایا تھا کہ اس کے بعد یعنی دفتر دوم کے بعد تحریکِ جدید کے دورِ سوم اور چہارم اور دورِ پنجم آئیں گے اور ہم دین کیلئے قربانیاں کرتے چلے جائیں گے۔ جس دن ہم نے دین کیلئے جدوجہد چھوڑ دی اور جس دن ہم میں وہ لوگ پیدا ہو گئے جنہوں نے کہا کہ دور اوّل بھی گزر گیا، دور سوئم بھی گزر گیا، دور چہارم بھی گزر گیا، دور پنجم بھی گزر گیا، دور ششم بھی گزر گیا، دور ہفتم بھی گزر گیا اب ہم کب تک اس قسم کی قربانیاں کرتے چلے جائیں گے۔ آخر کہیں نہ کہیں تو ختم کرنا چاہئے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ وہ ان لوگوں کا اقرار ہوگا کہ اب ہماری روحانیت سرد ہو چکی ہے اور ہمارے ایمان کمزور ہو گئے ہیں۔ ہم تو امید رکھتے ہیں کہ تحریکِ جدید کے یہ دور غیر محدود دور ہوں گے اور جس طرح آسمان کے ستارے گنے نہیں جاتے اسی طرح تحریکِ جدید کے دور بھی گنے نہیں جائیں گے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ تیری نسل گنی نہیں جائے گی اور حضرت ابراہیمؑ کی نسل نے دین کا بہت کام کیا یہی حال تحریکِ جدید کا ہے۔ تحریکِ جدید کا دور چونکہ آدمیوں کا نہیں بلکہ دین کیلئے قربانی کے سامانوں کا مجموعہ ہے اس لیے اس کے دور بھی اگر نہ گنے جائیں تو یہ ایک عظیم الشان بنیاد اسلام اور احمدیت کی مضبوطی کی ہوگی۔

(ماخوذ از خطبات محمودؓ، جلد27، صفحہ 65)

پس اس سوچ کے ساتھ ہر احمدی کو اپنے قربانیوں کے معیار کو سامنے رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان قربانی کرنے والوں کو کس طرح نوازتا ہے اس کے چند واقعات جیسا کہ میں نے کہا میں نے بیان کیے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہے کہ یہ الٰہی تحریک ہے۔

اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ نے تحریکِ جدید کے ضمن میں ایک جگہ اسکو وصیت کے نظام کے ساتھ جوڑتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا کہ تحریکِ جدید کا جو نظام ہے، جو تحریک ہے یہ میں اپنے الفاظ میں بیان کر رہا ہوں کہ یہ نظام وصیت کے ارہاص کے طور پر ہے۔ یعنی اس کی وجہ سے نظام وصیت بھی مضبوط ہوگا۔ یہ مالی قربانیوں کی عادت ڈالنے کی بنیاد ہوگی۔ یہ پیش رو ہے یعنی آگے چلنے والی چیز ہے۔ اطلاع دینے والا جو ایک دستہ ہوتا ہے اس طرح کا ہے۔ لوگوں کو اطلاع دیتا چلا جائے گا کہ ایک عظیم نظام اس کے پیچھے آرہا ہے یہ نظام وصیت کہلائے گا۔

(ماخوذ از نظام نو، انوار العلوم، جلد16، صفحہ 600)

پس جیسا کہ میں نے نظام وصیت میں شمولیت کیلئے تحریک کرتے ہوئے 2005ء میں اس کی طرف کہا تھا کہ نظامِ وصیت کے ساتھ نظام خلافت کا بھی گہرا تعلق ہے۔ اب نظامِ وصیت کے ساتھ ہی قربانیوں کے معیار بھی بڑھنے ہیں تو پہلے قربانیوں کی عادت ڈالنے کیلئے تحریکِ جدید کا نظام ہی ہے اس طرف بھی توجہ دینی ہوگی۔ پس اس طرف توجہ کریں۔

اللہ تعالیٰ جماعت کے آسودہ حال طبقے کو بھی اس طرف توجہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض اچھا کمانے والے بہت توجہ کرتے ہیں لیکن ابھی اس میں مزید لوگوں کو شامل کرنے کی جو اپنے وسائل کے مطابق چندہ دیں بہت گنجائش ہے۔ غریب تو جیسا کہ میں نے کہا قربانی میں بہت بڑھ گیا ہے لیکن امیروں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

اب میں گذشتہ سال کے اعداد و شمار بھی پیش کر دیتا ہوں۔ تحریکِ جدید کے پھل کا پہلے میں بتا دوں جو ہمیں نظر آئے۔ پہلے کیا ابتدا میں تو ہم قادیان سے باہر نہیں نکل رہے تھے یا ہندوستان تک تھوڑے سے پھیلے ہوئے تھے لیکن اب دنیا کے 220 ممالک میں مساجد کی کُل تعداد نو ہزار تین سو سے اوپر ہے۔

مشن ہاؤسوں کی تعداد تین ہزار چار سو سے اوپر ہے۔ اور ابھی درجنوں مساجد بن رہی ہیں۔ مشن ہاؤس بھی بن رہے ہیں زیر تعمیر ہیں۔ مبلغین کی تعداد اور معلمین کی تعداد دنیا میں پانچ ہزار کے قریب ہے۔ یہ بھی بڑھ رہی ہے۔ اللہ کے فضل سے قرآن کریم کے تراجم بھی ہو رہے ہیں۔ ستتر (77) زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔ لٹریچر چھپ رہا ہے۔ مختلف زبانوں میں لٹریچر کا ترجمہ ہو رہا ہے اور بے شمار کام اس کے ذریعہ سے ہو رہا ہے جو تحریکِ جدید کے ذریعہ سے کام کے شروع ہونے سے شروع ہوا۔ گو اس میں باقی چندے بھی شامل ہوئے ہیں لیکن تحریکِ جدید کا بھی بہت بڑا کردار ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب میں نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ تحریکِ جدید کا نواسیواں (89) سال 31/اکتوبر کو اختتام پذیر ہوا اور اب ہم نوے ویں (90) سال میں داخل ہو رہے ہیں۔

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت عالمگیر کو 17.20 ملین پاؤنڈ کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ اور باوجود دنیا کے معاشی حالات کے گذشتہ سال سے سات لاکھ انچاس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

جماعت جرمنی اس دفعہ بھی دنیا بھر کی جماعتوں میں پہلے نمبر پر ہے۔ اعزاز اپنا برقرار رکھا ہوا ہے۔

کرنسیوں کے ریٹ دنیا میں معاشی حالات کی وجہ سے بہت زیادہ متاثر ہوئے پاکستان میں بھی لیکن عمومی طور پر ہر ایک نے اپنی قربانی کے معیار کو مقامی طور پر بڑھایا ہے۔ پاکستان کے علاوہ جو پہلی دس پوزیشنیں ہیں ان میں جرمنی جیسا کہ میں نے کہا وہ تو مکمل طور پہ اوّل ہے۔ ہر ایک سے اوپر ہے۔ نمبر ایک پر جرمنی ہے۔ پھر برطانیہ ہے۔ پھر کینیڈا ہے۔ یہ اب تیسرے نمبر پہ آ گئے ہیں۔ امریکہ چوتھے نمبر پہ چلا گیا ہے۔ پانچویں نمبر پر مڈل ایسٹ کی جماعتیں ہیں۔ چھٹے نمبر پر بھارت ہے۔ ساتویں پہ آسٹریلیا ہے۔ آٹھویں پہ انڈونیشیا ہے۔ نویں پہ پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے اور دسویں پہ گھانا ہے یہاں بھی کرنسی بہت زیادہ ڈی ویلیو ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود گھانا نے اپنی دسویں پوزیشن اس سال بھی برقرار رکھی ہے۔

جو جماعتیں چھوٹی ہیں ان میں قابلِ ذکر آئرلینڈ، ماریشس، ہالینڈ، ملائیشیا، سنگاپور، نیوزی لینڈ، قزاقستان، جارجیا وغیرہ ہیں۔

افریقن ممالک میں نمایاں پوزیشن والے ہیں: گھانا، ماریشس، نائیجیریا، برکینا فاسو، تنزانیہ، گیمبیا، یوگنڈا، لائبیریا، سیرالیون، بینن۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا

(ملفوظات، جلد5، صفحہ 407)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور
سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے

(ملفوظات، جلد3، صفحہ 100)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد سولہ لاکھ سینتیس ہزار سے تجاوز کر گئی ہے اور اس میں زیادہ کام کرنے والے جو ممالک ہیں وہ گنی کناکری، جمیکا، قرغیزستان، زیمبیا، نیپال، گھانا، کینیا، تنزانیہ، کونگو کنشاسا، کونگو برازاویل، نائیجیریا، سینیگال، آئیوری کوسٹ اور مڈل ایسٹ کی ایک جماعت شامل ہے۔

جرمنی کی پہلی دس جماعتیں جو ہیں ان میں روئڈرمارک (Rodermark)۔ روڈگاؤ (Rodgau)۔ کیل۔ اوسنابروک (Osnabrück)۔ پنے برگ (Pinneberg)۔ نوئس (Neuss)۔ نیڈا (Nidda)۔ کولون (Köln)۔ مہدی آباد۔ فلورس ہائم (Florsheim)۔

اور امارتیں جو ہیں ان میں ہیمبرگ (Hamburg) نمبر ایک پہ۔ پھر فرینکفرٹ (Frankfurt)۔ گروس گیراؤ (Gross-Gerau)۔ ویزبادن (Wiesbaden)۔ ڈٹسن باخ (Dietzenbach)۔ ریڈشٹڈ (Riedstadt)۔ رزلزہائم (Russelheim)۔ مورفلڈن (Mörfelden)۔ وال ڈارف۔ ڈامشٹڈ (Darmstadt) من ہائم (Mannheim)۔

برطانیہ کے پہلے پانچ ریجنز میں بیت الفتوح نمبر ایک۔ پھر اسلام آباد۔ مڈلینڈز (Midlands)۔ مسجد فضل اور بیت الاحسان۔

بڑی جماعتیں جو برطانیہ کی ہیں ان میں فارنہم (Farnham)۔ ووسٹر پارک (Worcester Park)۔ ساؤتھ چیم (South Cheam)۔ اسلام آباد۔ والسال (Walsall)۔ ایش (Ash)۔ جلنگھم (Gillingham)۔ آلڈرشاٹ ساؤتھ (Aldershot South)۔ یول (Ewell)۔ بریڈفورڈ نارتھ۔

چھوٹی جماعتوں میں سپن ویلی (Spen Valley)، سوانزی (Swansea)، نارتھ ہیمپٹن (North-Hampton)، نارتھ ویلز (North Wales)، نیوپورٹ (Newport)۔

کینیڈا کی امارات میں وان (Vaughan) نمبر ایک پہ۔ پھر کیلگری (Calgary)۔ پیس ولیج (Peace Village)۔ وینکوور (Vancouver)۔ مسس ساگا (Mississauga)۔ ٹورانٹو (Toronto)۔

چھوٹی جماعتیں کینیڈا کی ہیں ہیملٹن ماؤنٹن (Hamilton Mountain)، آٹوا ایسٹ (Ottawa East)، بریڈفورڈ ایسٹ (Bradford East)، ہیملٹن ویسٹ (Hamilton West)، مونٹریال ویسٹ (Montreal West)، وینی پیگ (Winnipeg)، رجائنا (Regina)، لائڈمنسٹر (Lloydminster)، ایبٹس فورڈ (Abbotsford)

امریکہ کی جماعتیں ہیں میری لینڈ (Maryland) نمبر ایک پہ۔ نارتھ ورجینیا (North Virginia)۔ لاس اینجلیس (Los Angeles)۔ سیئٹل (Seattle)۔ شکاگو (Chicago)۔ سیلیکون ویلی (Silicon Valley)۔ ڈیٹرائٹ (Detroit)۔ ہیوسٹن (Houston)۔ اوش کوش (Oshkosh)۔ نارتھ جرسی (North Jersey)۔ ساؤتھ ورجینیا (South Virginia)۔ (Central Jersey)۔ ڈیلس (Dallas)

پاکستان عمومی وصولی کے لحاظ سے اوّل نمبر پہ لاہور ہے۔ پھر دوئم ربوہ ہے سوئم کراچی۔

ضلعوں میں فیصل آباد نمبر ایک پہ ہے۔ پھر گوجرانوالہ۔ پھر گجرات۔ عمرکوٹ۔ حیدرآباد۔ میرپور خاص۔ لودھراں۔ بہاولپور۔ کوٹلی کشمیر اور جہلم۔

وصولی کے اعتبار سے پاکستان کی شہری جماعتوں میں امارت ٹاؤن شپ لاہور۔ امارت علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ امارت دارالذکر لاہور۔ امارت عزیز آباد کراچی۔ امارت مغل پورہ لاہور۔ ملتان۔ امارت بیت الفضل فیصل آباد۔ گوجرانوالہ۔ کوئٹہ۔ پشاور

چھوٹی جماعتیں جو ہیں وہاں کی ان میں کھوکھر غربی، چونڈہ، کوٹ شریف آباد، بشیر آباد سندھ، کھاریاں، حیات آباد، پنڈی بھاگو، دارالفضل کنری، نواز آباد فارم، خیرپور۔

انڈیا کے جو دس صوبہ جات ہیں ان میں نمبر ایک پہ کیرالہ۔ پھر تامل ناڈو۔ کرناٹک۔ تلنگانہ۔ جموں اور کشمیر۔ اڈیشہ۔ پنجاب۔ بنگال۔ دہلی۔ مہاراشٹرا۔

قربانی کے لحاظ سے دس جماعتیں۔ کوئمبٹور (تامل ناڈو)۔ پھر قادیان۔ پھر حیدرآباد۔ کالی کٹ۔ منجیری۔ میلاپالم۔ بنگلور۔ کلکتہ۔ کیرولائی۔ کیرنگ۔

آسٹریلیا کی پہلی دس جماعتیں: میلبرن لانگ وارِن (Melbourne Lang warrin)، میلبرن بیروک (Melbourne Berwick)، مارسڈن پارک (Marsden Park)، پین رتھ (Penrith)، پرتھ (Perth)، ایڈیلائڈ ویسٹ (Adelaide West)، کاسل ہل (Castle Hill)، برزبن لوگن ایسٹ (Brisbane Logan East)، پیراماٹا (Parramatta)، میلبرن کلائڈ (Melbourne Clyde)۔ یہ ان کی دس جماعتیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے اور یہ لوگ پہلے سے بڑھ کر قربانیاں دینے والے ہوں۔

فلسطینیوں کو ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ انہیں نہ بھولیں۔ عورتیں اور بچے جس ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے سامان فرمائے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ اوّل

صفات اپنے اندر رکھتا ہے۔ سب سے اول اور اہم صفت الہام کی صفت ہے۔ اس بارہ میں ہم تاریخ کو دیکھتے ہیں تو فارس کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ ہم کو ایسا ملتا ہے کہ جسے الہام ہوتا تھا اور جس کی نیکی اور تقویٰ کی تعریف ہم کو دوسرے انبیاء کے کلام سے بھی ملتی ہے اور یہ بادشاہ خورس ہے جسے انگریزی میں Cyrus لکھتے ہیں۔ یسعیاہ نبی اس بارہ میں لکھتے ہیں:

”خداوند اپنے مسیح خورس کے حق میں یوں فرماتا ہے کہ مَیں نے اسکا داہنا ہاتھ پکڑا کہ امتوں کو اسکے قابو کروں اور بادشاہوں کی کمریں کھلوا ڈالوں اور دوہرائے ہوئے دروازے اس کیلئے کھول دوں اور وہ دروازے بند نہ کئے جائیں گے مَیں تیرے آگے چلونگا اور ٹیڑھی جگہوں کو سیدھا کروں گا میں پیتل کے دروازوں کے جدا جدا پلّوں کو ٹکڑے ٹکڑے کروں گا اور لوہے کے بینڈوں کو کاٹ ڈالوں گا مَیں گڑے ہوئے خزانے اور پوشیدہ مکانوں کے گنج تجھے دونگا تاکہ تُو جانے کہ مَیں خداوند اسرائیل کا خدا ہوں جس نے تیرا نام لے کے بلایا ہے۔ مَیں نے اپنے بندے یعقوب اور اپنے برگزیدے اسرائیل کیلئے تجھے تیرا نام صاف صاف لے کے بلایا۔ مَیں نے تجھے مہربانی سے پکارا گو کہ تُو مجھ کو نہیں جانتا۔“ (یسعیاہ، باب 45، 1 تا 4)

یسعیاہ نبی کے اس کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ خورس نامی میدا اور فارس کا بادشاہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت دیا گیا کیونکہ اسے مسیح کہا گیا ہے (یہ حقیقت یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خورس کو جو ذوالقرنین تھا مسیح کہا گیا ہے اور مسیح موعود کو ذوالقرنین) پھر لکھا ہے کہ اسے حکومت اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے دی تھی یہی قرآن کریم ذوالقرنین کی نسبت فرماتا ہے اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ہم نے اسے بادشاہت دی تھی اور ہر ضروری امر کو حاصل کرنے کے ذرائع بخشے تھے اسی طرح لکھا ہے کہ مَیں تیرے آگے چلوں گا اور تیری ٹیڑھی جگہوں کو سیدھا کروں گا جس سے اشارہ ہے کہ وہ بہت سفر کرے گا۔ یہی قرآن کریم سے ظاہر ہوتا ہے۔ پھر یسعیاہ کے الہام میں ہے کہ مَیں خداوند اسرائیل کا خدا ہوں جس نے تجھے نام لے کے بلایا ہے۔ قرآن کریم میں بھی آتا ہے کہ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ ہم نے ذوالقرنین کو نام لے کر پکارا۔ پھر لکھا ہے مَیں نے تجھے مہربانی سے پکارا ہے۔ پھر لکھا ہے کہ گو تو مجھے نہیں جانتا اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی پرستش تورات کے ناموں سے نہیں کرتا تھا بلکہ دوسرے ناموں سے۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ وہ زرتشت نبی کا پیرو تھا۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 495، مطبوعہ 2010 قادیان)

......☆......☆......☆......

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار ”اخبار بدر“ 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و تحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ و خطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی و دنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تاکہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اے خُدا تیرے لئے ہر ذرّہ ہو میرا فدا ✡ مجھ کو دِکھلا دے بہارِ دیں کہ مَیں ہوں اشکبار

اک کرم کر پھیر دے لوگوں کو فرقاں کی طرف ✡ نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ اور بچار

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں ✡ ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اَے روبۂ زار و نزار

ہے سرِ رہ پر مرے وہ خود کھڑا مولیٰ کریم ✡ پس نہ بیٹھو میری رہ میں اَے شریرانِ دیار

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

حفصہؓ بنت عمرؓ کی شادی شعبان 3 ہجری

حضرت عمرؓ بن خطاب کی ایک صاحبزادی تھیں جن کا نام حفصہ تھا۔ وہ خنیس بن حذافہ کے عقد میں تھیں جو ایک مخلص صحابی تھے اور جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ بدر کے بعد مدینہ واپس آنے پر خنیس بیمار ہو گئے اور اس بیماری سے جانبر نہ ہوسکے۔ ان کی وفات کے کچھ عرصہ بعد حضرت عمرؓ کو حفصہ کے نکاح ثانی کا فکر دامن گیر ہوا۔ اس وقت حفصہ کی عمر بیس سال سے اوپر تھی۔ حضرت عمرؓ نے اپنی فطرتی سادگی میں خود عثمان بن عفان سے مل کر ان سے ذکر کیا کہ میری لڑکی حفصہ اب بیوہ ہے، آپ اگر پسند کریں تو اسکے ساتھ شادی کرلیں، مگر حضرت عثمان نے ٹال دیا۔ اسکے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے ذکر کیا، لیکن حضرت ابوبکرؓ نے بھی خاموشی اختیار کی اور کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر حضرت عمرؓ کو بہت ملال ہوا اور انہوں نے اسی ملال کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپؐ سے ساری سرگزشت عرض کردی۔ آپؐ نے فرمایا: عمر! کچھ فکر نہ کرو۔ خدا کو منظور ہوا تو حفصہ کو عثمان وابوبکر کی نسبت بہتر خاوند مل جائے گا اور عثمان کو حفصہ کی نسبت بہتر بیوی ملے گی۔ یہ آپؐ نے اس لئے فرمایا کہ آپؐ حفصہ کے ساتھ شادی کر لینے اور اپنی لڑکی ام کلثوم کو حضرت عثمان کے ساتھ بیاہ کردینے کا ارادہ کرچکے تھے جس سے حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان دونوں کو اطلاع تھی اور اسی لئے انہوں نے حضرت عمر کی تجویز کو ٹال دیا تھا۔ اسکے کچھ عرصہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کی شادی فرمادی جس کا اوپر ذکر گزر چکا ہے اور اس کے بعد آپؐ نے خود اپنی طرف سے حضرت عمر کو حفصہ کیلئے پیغام بھیجا۔ حضرت عمرؓ کو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہئے تھا۔ انہوں نے نہایت خوشی سے اس رشتہ کو قبول کیا۔ اور شعبان 3 ہجری میں حضرت حفصہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آکر حرم نبویؐ میں داخل ہوگئیں۔ جب یہ رشتہ ہوگیا تو حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا کہ شاید آپ کے دل میں میری طرف سے کوئی ملال ہو۔ بات یہ ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادے سے اطلاع تھی، لیکن میں آپؐ کی اجازت کے بغیر آپؐ کے راز کو ظاہر نہیں کرسکتا تھا۔ ہاں اگر آپؐ کا یہ ارادہ نہ ہوتا تو میں بڑی خوشی سے حفصہ سے شادی کرلیتا۔

حفصہ کے نکاح میں ایک تو یہ خاص مصلحت تھی کہ وہ حضرت عمر کی صاحبزادی تھیں جو گویا حضرت ابوبکرؓ کے بعد تمام صحابہ میں افضل ترین سمجھے جاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقربین خاص میں سے تھے۔ پس آپس کے تعلقات کو زیادہ مضبوط کرنے اور حضرت عمر اور حفصہ کے اس صدمہ کی تلافی کرنے کے واسطے جو خنیس بن حذافہ کی بے وقت موت سے ان کو پہنچا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسب سمجھا کہ حفصہ سے خود شادی فرمالیں اور دوسری عام مصلحت یہ مدّنظر تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی زیادہ بیویاں ہوں گی اتنا ہی عورتوں میں جو بنی نوع انسان کا نصف حصہ بلکہ بعض جہات سے نصف بہتر حصہ ہیں دعوت وتبلیغ اور تعلیم کا کام زیادہ وسیع پیمانے پر اور زیادہ آسانی اور زیادہ خوبی کے ساتھ ہوسکے گا۔

تعدّد ازدواج کے مسئلہ کے متعلق اصولی بحث

ہم حضرت عائشہ کی شادی کے بیان میں کرچکے ہیں۔ اس جگہ اسکے اعادہ کی ضرورت نہیں لیکن اس قدر ذکر اس جگہ بے موقع نہ ہوگا کہ جو پابندیاں تعدّد ازدواج کے متعلق اسلام عائد کرتا ہے اور جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود عملاً کاربند تھے ان کے ماتحت ایک سے زیادہ بیویوں کے ساتھ شادی کرنا ہرگز عیش وعشرت کا ذریعہ نہیں بن سکتا بلکہ حق یہ ہے کہ ان شرائط کے ماتحت تعدّد ازدواج ایک بہت بڑی قربانی ہے جو مرد اور عورت دونوں کو اپنے ذاتی یا خاندانی یا قومی یا ملکی یا دینی مصالح کے ماتحت اختیار کرنی پڑتی ہے اور اس قربانی کو اختیار کرنے والا شخص خانگی عیش وعشرت اور خانگی راحت وخوشی سے اس شخص کی نسبت بہت زیادہ دور ہوتا ہے جس کے مال اور جس کی توجہ اور جسکے وقت اور جس کی ظاہری محبت کی مالک صرف ایک عورت ہوتی ہے۔ پھر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جو شخص عیش وعشرت کے خیال سے زیادہ شادیاں کرتا ہے، وہ لازماً اپنی بیویوں کی خوراک اور پوشش اور رہائش وغیرہ کا خاص خیال رکھتا ہے اور ان کیلئے ہر طرح کا سامان عیش وعشرت مہیا کرتا ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بالکل اس کے خلاف نظارہ نظر آتا ہے۔ دور نہ جاؤ قرآن ہی کو کھول کر دیکھو کہ جو مسلّم طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح میں صحیح ترین صحیفہ ہے کہ ایک موقع پر جبکہ باہر سے اموال کی آمد آمد شروع ہوگئی تھی اور صحابہ کسی قدر خوشحال ہو رہے تھے آپؐ کی بیویوں نے آپؐ سے عرض کیا کہ اب اس فراخی سے کچھ حصہ ہمیں بھی ملنا چاہئے اور اب تک جو تنگی کے دن کاٹے ہیں اس کا کچھ ازالہ ہونا چاہئے تو اس پر آپ نے فرمایا:

اِنۡ كُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا وَزِيۡنَتَهَا فَتَعَالَيۡنَ اُمَتِّعۡكُنَّ وَاُسَرِّحۡكُنَّ سَرَاحًا جَمِيۡلًا○ وَاِنۡ كُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَالدَّارَ الۡاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡكُنَّ اَجۡرًا عَظِيۡمًا○

یعنی ’’اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کے مال ومتاع کو پسند کرتی ہو تو آؤ میں تمہیں دنیا کے اموال دے دیتا ہوں، مگر اس صورت میں تم میری بیویاں نہیں رہ سکتیں (کیونکہ میں اپنی زندگی کو دنیا کے اموال کی آلائش سے پاک رکھنا چاہتا ہوں) اور اگر میری بیویاں رہنا چاہتی ہو تو محض خدا کی خاطر اور میرے منصب رسالت کی خاطر اور آخرت کی خاطر میرے ساتھ رہو۔ اس صورت میں تم کو خدا کی طرف سے وہ عظیم الشان اجر ملے گا جو نیکوکاروں کیلئے مقدر ہے۔‘‘

آپؐ کے اس فرمان کو سن کر سب ازواج نے بالاتفاق عرض کیا کہ ہمیں خدا اور اس کا رسول بس ہیں۔ دنیا کے اموال درکار نہیں۔ کیا اس زبردست تاریخی شہادت کے ہوتے ہوئے یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعدّد ازدواج نعوذ باللہ عیش وعشرت کا ذریعہ تھا؟ یقیناً یقیناً ہر نئی بیوی جو آپؐ کے گھر آتی تھی وہ آپؐ کی خانگی تنگی کو زیادہ کرنے والی ہوتی تھی اور یہ آپؐ کی عظیم الشان قربانی کی روح تھی جسکی وجہ سے آپؐ نے اپنے دین اور اپنی قوم اور اپنے ملک کی خاطر ان تنگیوں کو خوشی کے ساتھ برداشت کیا اور اپنی زندگی کے امن اور قرار کو برباد کرکے ایک بالکل درویشانہ اور مسافرانہ زندگی اختیار کی۔

آپؐ کے پیش کردہ مسئلہ تعدّد ازدواج میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ اس سے وہ علائق کمزور ہوجائیں جو دنیا میں انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دنیا میں انسان کے بہت سے تعلقات ہیں جن کو اسے نبھانا پڑتا ہے۔ مثلاً والدین ہیں، بھائی بہن ہیں، بیوی ہے، اولاد ہے، دوست ہیں، ہمسائے ہیں وغیرہ ذالک اور ان سارے علائق میں سے جذباتی رنگ میں سب سے زیادہ گرم جوشی اور حدّت حس کا رشتہ بیوی کا رشتہ ہے۔ مرد کی محبت اپنی بیوی سے بعض اوقات ایسی صورت اختیار کرلیتی ہے جسے عرف عام میں عشق کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور بعض اوقات جذبات کی تیزی اس عشق کو ایک گونہ جنون کی حد تک بھی پہنچا دیتی ہے اور پھر ایسی حالت میں انسان سوائے اس عشق کے مظاہرے میں زندگی گزارنے کے اور کسی کام کا نہیں رہتا۔ حالانکہ یہ مسلّم ہے کہ دنیا کی زندگی کے بہترین کام وہ ہیں جو انفرادی زندگی کے ساتھ نہیں بلکہ اجتماعی اور قومی زندگی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ پس چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسان کے اندر ان فرائض کے پورا کرنے کیلئے بہترین قابلیت پیدا کرنا چاہتے تھے جو بنی نوع انسان کی اجتماعی زندگی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اس لئے آپؐ نے بعض حالات میں خاص شرائط کے ماتحت تعدّد ازدواج کی اجازت دے کر مرد اور عورت کے اس رشتے کو ایسی صورت دے دی ہے کہ اسکے اندر محویت کا عالم نہ پیدا ہوسکے۔ اور اس اصل کے ماتحت آپؐ کا تعدّد ازدواج پر عمل کرنا علائق خانگی کو کمزور کرنے کی غرض سے تھا نہ کہ انہیں مضبوط کرنے کے واسطے۔ چنانچہ آپؐ کا وہ جواب جو آپؐ نے اپنی بیویوں کو ان کی طرف سے مال کا مطالبہ ہونے پر دیا اس پر شاہد ہے اور اس سے پتہ لگتا ہے کہ آپؐ نہ صرف خود اپنی توجہ کو خدا کیلئے اور اپنے منصب رسالت کیلئے وقف رکھنا چاہتے تھے بلکہ اپنی بیویوں کے متعلق بھی آپ کے دل میں یہی خواہش تھی کہ ان کا آپ کے ساتھ تعلق محض خدا کیلئے اور آپ کے منصب رسالت کیلئے اور آخرت کیلئے ہو۔ الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعدّد ازدواج دینی اور قومی اور ملکی مفاد کے ماتحت تھا اور ان حالات میں یقیناً یہ ایک شخصی مفاد کی بہت بڑی قربانی تھی جو آپ نے اختیار کی کیونکہ آپ نے اپنی خانگی زندگی میں ایک سخت درجہ تلخی اور تنگی پیدا کرکے اپنے ان فرائض کے انجام دینے کیلئے آسانی پیدا کی جو ایک شارع اور دینی مصلح اور لیڈر کی حیثیت میں آپ پر عائد ہوتے تھے اور اس لئے آپ کا یہ فعل ہر اس شخص کے شکریہ کا مستحق ہے جو جنگل کے وحشی جانوروں کی طرح صرف اپنی جسمانی خواہشات اور شخصی اور انفرادی مفاد کا خیال نہیں رکھتا بلکہ اخلاقی اور روحانی اور قومی اور اجتماعی زندگی کی اصلاح اور ترقی کو اپنا نصب العین بناتا ہے۔

حضرت حفصہؓ کی عمر شادی کے وقت قریباً اکیس سال تھی اور بوجہ اسکے کہ حضرت عائشہؓ کے بعد وہ صحابہ میں سے ایک افضل ترین شخص کی صاحبزادی تھیں۔ ازواج مطہرات میں ان کا ایک خاص درجہ سمجھا جاتا ہے اور حضرت عائشہؓ کے ساتھ بھی ان کا بہت جوڑ تھا اور سوائے کبھی کبھار کی کش مکش کے جو ایسے رشتہ میں ہوجایا کرتی ہے، وہ دونوں آپس میں بہت محبت کے ساتھ رہتی تھیں۔ حضرت حفصہؓ لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ چنانچہ حدیث میں ایک روایت آتی ہے کہ انہوں نے ایک صحابی عورت شفاء بنت عبداللہ سے لکھنا سیکھا تھا۔ ان کی وفات 45 ہجری میں ہوئی جبکہ ان کی عمر کم وبیش تریسٹھ سال کی تھی۔

ولادت امام حسنؓ رمضان 3 ہجری

2 ہجری کے واقعات میں حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے نکاح کا ذکر گزر چکا ہے۔ ان کے ہاں رمضان 3 ہجری میں یعنی نکاح کے قریباً دس ماہ بعد ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ رکھا۔ یہ وہی حسنؓ ہیں جو بعد میں مسلمانوں میں امام حسن علیہ الرحمۃ کے نام سے ملقب ہوئے۔ حسنؓ اپنی شکل وصورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ملتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح اپنی اولاد حضرت فاطمہ سے بہت محبت تھی اسی طرح حضرت فاطمہ کی اولاد سے بھی آپؐ کو خاص محبت تھی۔ کئی دفعہ فرماتے تھے خدایا مجھے ان بچوں سے محبت ہے تو بھی ان سے محبت کر اور ان سے محبت کرنے والوں سے محبت کر۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ آپؐ نماز میں ہوتے تو حسنؓ آپؐ سے لپٹ جاتے۔ رکوع میں ہوتے تو آپؐ کی ٹانگوں میں سے راستہ بنا کر نکل جاتے۔ بعض اوقات جب صحابہ انہیں روکتے تو آپؐ صحابہ کو منع فرما دیتے کہ روکو نہیں۔ دراصل چونکہ ان کا لپٹنا آپؐ کی توجہ کو منتشر نہیں کرتا تھا، اس لئے آپ ان کی معصوم محبت کے طفلانہ مظاہرہ میں مزاحم نہیں ہونا چاہتے تھے۔ امام حسنؓ کے متعلق ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا کہ میرا یہ بچہ سید یعنی سردار ہے اور ایک وقت آئے گا کہ خدا اسکے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گرہوں میں صلح کرائے گا۔ چنانچہ اپنے وقت پر یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 477 تا 481، مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1214)**بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کے بار بار بہ تکرار سوال پر استغفار اور لاحول گیارہ گیارہ دفعہ پڑھنے کا بطور وظیفہ فرمایا تھا (سائل کا سوال تعداد معینہ کا تھا) مجھے ٹھیک یاد نہیں رہا۔ شاید درود شریف بھی گیارہ دفعہ پڑھنے کا ساتھ ہی فرمایا تھا۔

(1215)**بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میر عبدالرحمن صاحب رینج افسر بارہ مولا کشمیر نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ مجھ سے میاں فقیر خان صاحب مرحوم ساکن اندور کشمیر (ملازم حضرت راجہ عطا محمد خان صاحب مرحوم جاگیردار یاڑی پورہ کشمیر) نے ،راجہ صاحب موصوف کی بینائی بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہوگئی تھی، جب وہ قادیان گئے تو جب کبھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے باغ میں بیدانہ کے ایام میں جاتے تو حضور علیہ السلام راجہ صاحب موصوف کے آگے خود اچھے اچھے دانے بیدانہ یا شہتوت میں سے چن کر رکھتے۔ راقم عاجز عرض کرتا ہے کہ راجہ صاحب موصوف مہمان خانہ میں رہتے تھے اور حضور علیہ السلام مہمان خانہ آکر راجہ صاحب کو بھی سیر میں شریک فرماتے تھے۔

(1216)**بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے تولد فرزند کے عقیقہ کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا ”لڑکے کے عقیقہ کیلئے دو بکرے قربان کرنے چاہئیں“ میں نے عرض کی کہ ایک بکرا بھی جائز ہے؟ حضور نے جواب نہ دیا۔ میرے دوبارہ سوال پر ہنس کر فرمایا کہ اس سے بہتر ہے کہ عقیقہ نہ ہی کیا جاوے۔ ایک بکرا کے جواز کا فتویٰ نہ دیا۔ میری غرض یہ تھی کہ بعض کم حیثیت والے ایک بکرا قربانی کر کے بھی عقیقہ کرسکیں۔

(1217)**بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میر عبدالرحمن صاحب رینج افسر بارہ مولا کشمیر نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیمار مہمانوں کی بعض اوقات عیادت فرماتے تھے۔ راجہ عطا محمد خان صاحب مرحوم کی بھی مہمان خانہ میں آکر عیادت فرماتے تھے۔ ایک دفعہ میاں ضیاء الدین صاحب مرحوم طالب علم تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بورڈنگ میں عیادت فرمائی تھی۔

(1218)**بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضورؑ بمعہ اصحاب اس راستہ کی طرف جو یکوں ٹمٹموں کا راستہ متصل محلہ خاکروبان بٹالہ کو جاتا ہے، سیر کو تشریف لے گئے۔ واپسی پر راستہ کے ایک طرف درخت کیکر کسی کا گرا ہوا تھا۔ بعض دوستوں نے اس کی خورد شاخیں کاٹ کر مسواکیں بنالیں۔ حضور علیہ السلام کے ساتھ اس وقت حضرت خلیفہ ثانی بھی تھے (اس وقت دس بارہ سال عمر تھی) ایک مسواک کسی بھائی نے ان کو دے دی اور انہوں نے بوجہ بچپن کی بے تکلفی کے ایک دفعہ کہا کہ اباتسیں مسواک لے لو۔ حضور علیہ السلام نے جواب نہ دیا۔ پھر دوبارہ یہی کہا۔ حضور علیہ السلام نے پھر جواب نہ دیا۔ سہ بارہ پھر کہا کہ ابا مسواک لے لو۔ تو حضور علیہ السلام نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ”پہلے یہ بتاؤ کہ مسواکیں کس کی اجازت سے لی گئی ہیں؟ اس فرمان کو سنتے ہی سب نے مسواکیں زمین پر پھینک دیں۔

(1219)**بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میر عبدالرحمن صاحب رینج افسر بارہ مولا کشمیر نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ بیان کیا مجھ سے میرے والد خواجہ حبیب اللہ صاحب مرحوم و مغفور ساکن گاگرن کشمیر نے کہ ایک دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا۔ حضور! درود شریف کس قدر پڑھنا چاہئے؟ حضور نے فرمایا۔ ”تب تک پڑھنا چاہئے کہ زبان تر ہوجائے۔“

(1220)**بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ قیام مقبرہ بہشتی سے پہلے فوت ہوئے اور اس قبرستان میں جو شہیدوں کے تکیہ کے قریب جانب شرق قادیان قدیم واقعہ ہے بطور امانت حسب الارشاد حضرت اقدس مدفون ہوئے تھے۔ ایک دفعہ حضور علیہ السلام اس طرف سیر کو تشریف لے گئے۔ واپسی پر مولوی صاحب موصوف کی قبر پر کھڑے ہوکر معہ اصحاب ہمراہیان ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔

(1221)**بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میر عبدالرحمن صاحب رینج افسر بارہ مولا کشمیر نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ خاکسار راقم عرض کرتا ہے کہ میاں عبدالکریم صاحب مرحوم حیدر آبادی کو میرے روبرو دیوانہ کتے نے بورڈنگ ہائی سکول (جو اس وقت اندرون شہر تھا اور جواب مدرسہ احمدیہ کا بورڈنگ ہے) کے صحن میں بوقت دن کاٹا تھا۔ میرے سامنے ہی اسے کسولی بھیجا گیا تھا۔ وہاں سے علاج کرا کے جب مرحوم واپس قادیان آیا۔ تو چند روز کے بعد اسے ہلکاؤ ہوگیا۔ اس پر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے کسولی کے افسران کو تار دیا کہ عبدالکریم کو ہلکاؤ ہوگیا ہے۔ کیا علاج کیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا

Sorry`nothing can be done for Abdul Karim

افسوس! عبدالکریم کیلئے اب کچھ نہیں ہوسکتا۔ تب عبدالکریم کو سید محمد علی شاہ صاحب رئیس قادیان کے ایک مکان میں علیحدہ رکھا گیا۔ اور مکرم معظم سید ولی اللہ شاہ صاحب اور خاکسار اسکے پاس پہرہ کیلئے اپنی مرضی سے لگائے گئے۔ ہم دونوں بھی اسکے پاس جانے سے ڈرتے تھے۔ بہر حال سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام نے نہایت الحاح سے عبدالکریم کیلئے دعائیں کیں۔ ڈاکٹروں کو حکم دیا کہ عبدالکریم کو ہرگز زہر دے کر نہ مارا جائے۔ اسے بادام روغن بھی استعمال کراتے رہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح پاک کی دعاؤں کی برکت سے اسے شفاء دی۔

(1222)**بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں بعض اپنی کمزوریوں کا ذکر کیا اور عرض کی کہ بعض وقت طبیعت کی حالت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ گویا طبیعت میں نفاق آگیا ہے۔ حضورؑ نے زوردار الفاظ کے لہجہ میں فرمایا کہ ”نہیں نہیں کچھ نہیں۔ چالیس سال تک تو نیکی اور بدی کا اعتبار ہی نہیں۔“ پھر میں نے عرض کہ مجھے پے درپے دو خوابیں دہشت ناک آئی ہیں۔ فرمایا سناؤ۔ میں نے عرض کی کہ ”خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں ایک خنزیر پر سوار ہوں اور وہ نیچے سے بہت تیز بھاگتا ہے مگر میں اسکے اوپر سے گرا نہیں ہوں۔ اسی اثناء میں ایک بچہ خنزیر مری گردن سے پیچھے کی طرف سے چمٹتا ہے۔ میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ اس کو گردن سے نیچے گرادوں مگر وہ جبراً میری گردن سے چمٹتا ہے اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی۔

دوسری خواب یہ ہے کہ ایک نامعلوم سا آدمی میری طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ میں اور یہ دونوں نصرانی ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دونوں خوابیں اچھی ہیں۔ چنانچہ خواب اول کے متعلق فرمایا کہ تم کسی عیسائی پر فتح یاب ہوگے۔ مگر بچہ خنزیر کے متعلق کوئی تعبیر نہ فرمائی۔ اور دوسری خواب کے متعلق فرمایا (اور ایک کتاب علم تعبیر کی بھی سامنے رکھ لی تھی) کہ ایسی خواب کا دیکھنے والا اگر اہلیت رکھتا ہو تو بادشاہ ہوجاوے گا۔ کیونکہ نصرانی نصرت سے نکلا ہے یعنی نصرت یافتہ۔ اور نصاریٰ نصرانی آج دنیا کے بادشاہ ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر بادشاہی کی اہلیت نہیں رکھتا تو بڑا متموّل ہوجاوے گا۔ اسکے چند روز بعد مجھے بمقام ڈھری والہ داروغہ برائے تصدیق انتقال اراضی زرخرید واقعہ سیکھواں کیلئے جانا پڑا۔ بر مکان چوہدری سلطان ملک صاحب سفید پوش (اب ذیلدار ہیں) ایک عیسائی نبی بخش کے نام کے ساتھ میری مذہبی گفتگو چھڑ گئی۔ آخر وہ عیسائی مغلوب ہوکر تیزی میں آگیا۔ دفعیہ کے طور پر میں نے بھی اس پر تیزی کی۔ اس میں بھی وہ مغلوب ہوگیا اس مجلس میں ایک شخص سوچیت سنگھ نام ساکن چھینا تحصیل گورداسپور جو سکھ مذہب کو ترک کرکے آریہ مذہب اختیار کر چکا تھا، موجود تھا۔ وہ اس عیسائی کا حامی بن گیا اور مجھ پر تیزی کرنے لگا۔ تا اس عیسائی کو مشتعل کرے مگر وہ عیسائی بالکل خاموش رہا۔ میں نے اس سکھ آریہ کو کہا کہ میں نے اس کو دفعیہ کے طور پر کہا ہے۔ ابتداء میں نے نہیں کی مگر وہ سکھ آریہ اشتعال دہی سے باز نہ آیا حتیٰ کہ اس کو استغاثہ فوجداری عدالت میں دائر کرنے کا اشتعال دلانے سے بھی باز نہ آیا مگر وہ عیسائی باوجود اس سکھ آریہ کے بھڑکانے کے خاموش رہا۔ تب مجھ کو بچہ خنزیر یاد آگیا جو میری گردن سے چمٹتا تھا۔ احادیث نبویہ میں مسیح موعود علیہ السلام کے فعل **یقتل الخنزیر** کی تصدیق بھی ہوگئی۔

(1223)**بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میر عبدالرحمن صاحب رینج افسر بارہ مولا کشمیر نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پسند نہیں فرماتے تھے کہ احمدی طلباء عیسائی کالجوں میں داخل ہوں۔ جب خاکسار اور شیخ عبدالعلی صاحب بھیروی حال ای اے سی تعلیم الاسلام ہائی سکول سے انٹرنس میں بفضل خدا پاس ہوئے اس وقت عبدالعلی موصوف نے مجھے یہ بات لاہور میں بتائی کہ حضرت صاحب کرسچن کالج لاہور میں احمدی طلباء کا داخلہ پسند نہیں فرماتے۔ چنانچہ عبدالعلی صاحب نے کسی کا نام بھی بتایا تھا کہ اسے حضور علیہ السلام نے کرسچن کالج لاہور میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی (غالباً فقیر اللہ خان صاحب انسپکٹر کا نام یا اپنا ہی؟) خاکسار کو بھی حضور نے اسلامیہ کالج لاہور ہی میں داخل ہونے کی اجازت دی۔ چنانچہ میں وہاں داخل ہوگیا تھا۔ بعد میں علی گڑھ کالج چلا گیا۔

(1224)**بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میر عبدالرحمن صاحب رینج افسر بارہ مولا کشمیر نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وقت ایک دفعہ قادیان کا لنگر خانہ گورداسپور منتقل کیا گیا تھا یعنی قادیان میں لنگر خانہ بند کیا گیا اور گورداسپور میں لگایا گیا۔ وہ ایام کرم دین کے مقدمہ کے تھے۔ جبکہ مجسٹریٹ عمداً نزدیک نزدیک تاریخیں رکھتا تھا تاکہ حضرت صاحب علیہ السلام کو تکلیف ہو۔ ہم چند طلباء گورداسپور چلے گئے تھے۔

(1225)**بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک شخص نے کہا کہ لوگ حضور علیہ السلام کے حج کے متعلق اعتراض کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ”رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا ہے۔ ہم تو دجال کے پیچھے پڑے ہیں اس کو ساتھ لے کر حج کریں گے۔

نوٹ: پہلے علماء نے یہ تاویل کی ہے کہ دجال کا طواف کعبہ ایسا ہے جیسے چور (سارق) کسی مکان میں نقب زنی کیلئے گشت کرلے اور مسیح موعود علیہ السلام کا طواف جیسے کوتوال چوروں کے تعاقب میں گشت کرتا ہے۔

(1226)**بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میر عبدالرحمن صاحب رینج افسر بارہ مولا کشمیر نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ بیان کیا مجھ سے میاں شمس الدین صاحب (غیر احمدی) سابق سیکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور نے کہ دعویٰ سے پہلے ہم چند شرفاء لاہور سے قادیان اس غرض سے جاتے تھے کہ سیاسی امور میں حضور علیہ السلام ہماری راہنمائی فرماویں۔ لیکن حضور علیہ السلام نے اس وقت کی حکومت کے خلاف ہم کو کبھی بھی کچھ بات نہ کہی۔ پس ہم نے پھر قادیان جانا ہی چھوڑ دیا۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (اگست، ستمبر 2023ء)

فلاحی کام جو ہیں یہ ہمارا امتیاز ہیں اور فلاحی کام کرنا ہماری دینی تعلیم کا حصہ ہے

فلاحی کام کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تعلیم دی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم بندوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے تو تمہاری عبادت تمہارے پر الٹا کر ماری جائیں گی

قرآن کریم میں لکھا ہے کہ یہ مختلف قبائل اور رنگ و نسل، یہ تو تمہاری پہچان ہیں، اصل میں تم ایک ہو، انسان ہو،

اس لئے ایک انسان ہونے کے ناطے اپنی اہمیت کو سمجھو، جب ہم اپنی اہمیت کو سمجھ لیں گے تو بہت سارے مسائل حل ہو جائیں گے

بہت سارے مسائل ہم نے خود پیدا کئے ہوئے ہیں جس سے دنیا میں فساد پیدا ہو رہا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اپنے پیدا کرنے والے کو بھول رہے ہیں

اسلام ملکی قانون کی پابندی کی بڑی تلقین کرتا ہے

اسلام نے ہمیں حکم دیا کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے بعد اپنی حکومت کے حکم کی بھی تعمیل کرو کیونکہ انہوں نے تمہیں مذہبی آزادی دی ہوئی ہے

ملک کی محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے

ہمارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تعلیم کی اہمیت کی طرف

اس قدر توجہ دلائی ہے کہ فرمایا ہے کہ ایک انسان کو پنگھوڑے سے لے کر قبر تک تعلیم حاصل کرتے رہنا چاہئے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی لڑکیوں کو اچھی تعلیم دو

جس کی تین لڑکیاں ہوں اور وہ ان کی اچھی تربیت کرے اور انہیں اچھی تعلیم دے ایسا شخص پھر جنت میں جائے گا

مَیں امید کرتا ہوں کہ اب اس مسجد کے بننے کے بعد احمدی اپنے رویوں کو، اپنے اخلاق کو، اپنی تعلیم کو مزید نکھار کر دُنیا کے سامنے پیش کریں گے

خطاب سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع افتتاحی تقریب مسجد ناصر Waiblingen جرمنی

ہم ہمیشہ اس کیلئے تیار رہتے ہیں کہ ہم مذاہب کے درمیان اور مختلف کلچرز کے درمیان اور سوسائٹی کے درمیان ایک رابطے کا پُل بحال کریں

اگر ہم نے اپنے خالق کو نہیں پہچانا اور اگر ہم نے اس کے حقوق قائم نہیں کئے

اور اگر ہم نے حقوق العباد پر توجہ نہیں کی تو پھر آئندہ کی زندگی نہایت ہی تاریک معلوم ہوتی ہے

ریجنل ٹیلیویژن Regio TV کے نمائندہ Daniel Fink صاحب کا حضور انور سے انٹرویو

رپورٹ : مکرم عبد الماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، یو.کے

مورخہ 5 ستمبر 2023ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 50 منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

آج پروگرام کے مطابق Waiblingen شہر میں نئی تعمیر ہونے والی ’مسجد ناصر‘ کے افتتاح کیلئے روانگی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ صبح 11 بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ اس موقع پر مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب نے جو پاکستان سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کیلئے آئے ہوئے تھے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کیا اور حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔ اس موقع پر امریکہ سے آنے والے مبلغ ظہیر احمد باجوہ صاحب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کی سعادت پائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور یہاں سے روانگی ہوئی۔

بیت السبوح فرنکفرٹ سے Waiblingen شہر کا فاصلہ 212 کلومیٹر ہے۔ قریباً سوا دو گھنٹے کے سفر کے بعد شہر میں داخل ہونے سے قبل راستہ میں ہوٹل Le Village میں کچھ دیر کیلئے رکے بعد ازاں یہاں سے روانہ ہو کر 2 بجکر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ’مسجد ناصر‘ تشریف آوری ہوئی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا والہانہ اور پرجوش استقبال کیا۔

آج ان کیلئے بے انتہا خوشیوں، مسرتوں اور برکتوں کے حصول کا دن تھا۔ ان کی سرزمین پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک قدم پہلی مرتبہ پڑے تھے۔ آج ان کیلئے عید کا دن تھا۔ ہر کوئی خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔ ہر ایک کا دل اپنی خوش نصیبی پر جذبات تشکر سے بھرا ہوا تھا۔

مرد احباب نعرے بلند کر رہے تھے۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں اور بچے اور بچیاں مختلف گروپس کی صورت میں خیر مقدمی، دعائیہ نظمیں پیش کر رہی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ اس موقع پر لوکل صدر جماعت پرویز احمد صاحب، ریجنل امیر بشارت احمد گل صاحب اور مربی سلسلہ Waiblingen شارق افتخار صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

اس موقع پر شہر کے میئر Bendikt Paulowitsch اور ضلعی ناظم Rems-Murr-Kries، ڈاکٹر Peter Zaar صاحب بھی حضور انور کو خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے بالائی مردانہ ہال میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی جس کے ساتھ اس مسجد کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

کچھ دیر کیلئے احباب میں رونق افروز رہے۔

حضور انور نے یہاں جماعت کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر صدر صاحب جماعت نے عرض کیا کہ اس وقت تجنید 396 ہے۔ یہ بڑھ رہی ہے اور چار سو سے اوپر چلی جائے گی۔

بعد ازاں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہاں اس جماعت میں کتنے نئے لوگ آئے ہیں۔ اس پر ایک دوست نے عرض کیا کہ وہ کچھ عرصہ قبل لاہور سے آئے ہیں۔ ایک طفل نے بتایا کہ تین ماہ قبل وہ اپنی فیملی کے ساتھ یہاں پہنچا ہے اس کے والد صاحب یہاں پہلے سے موجود تھے۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ وہ شیخوپورہ سے آیا ہے اس پر حضور انور نے فرمایا: وہاں تو مسجدوں کے مینارے گرائے جارہے ہیں۔ وہاں وہ گراتے ہیں تو یہاں دس بن جاتے ہیں۔ آپ یہاں مسجدیں بنائیں، مینارے بنائیں۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ وہ کچھ عرصہ قبل کراچی سے آئے ہیں۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ وہ ربوہ سے آئے ہیں اور 'اشفاق کریانہ سٹور' والے ہیں۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت عرض کیا کہ یہاں آکر بوڑھے ہوگئے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کیلئے مسجد کی بالائی منزل کے ٹیرس (Terrace) پر تشریف لے گئے۔ یہاں بھی نماز کیلئے صفیں بچھائی گئی تھیں۔ حضور انور نے فرمایا: موسم اچھا ہو تو یہاں بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کی نچلی منزل پر تشریف لے آئے۔ جہاں خواتین حضور انور کی آمد کی منتظر تھیں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہال سے باہر کار پارک کے ایک حصہ میں تشریف لے آئے جہاں بڑی تعداد میں بچوں والی خواتین جمع تھیں اور بچیاں ترانے پیش کر رہی تھیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اس موقع پر ایک خاتون منزہ سلیم صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ سال 2008ء میں حضور انور کی خدمت میں اس علاقہ میں مسجد کے حوالے سے دعا کیلئے خط لکھا تھا۔ جس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا تھا: ''اللہ کرے اس علاقہ میں بھی ہماری مسجد ہو۔ آمین''

اسکے بعد ہماری کوششیں جاری رہیں اور اب یہاں حضور انور کی دعاؤں سے ہماری مسجد بن گئی ہے۔ ایک لجنہ ممبر نے درخواست کی کہ حضور ہم لجنہ ممبرز کو بھی چاکلیٹ دیں۔ اس پر ازراہ شفقت اس موقع پر موجود تمام لجنہ ممبرز کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ایک طرف بچے ایک لائن میں کھڑے تھے حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں بادام کا پودا لگایا اور علاقہ کے میئر نے بھی ایک پودا لگایا۔

اسکے بعد لوکل مجلس عاملہ کے ممبران نے اور مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ حصہ لینے والے احباب اور خدام نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ مختلف گروپس کی صورت میں تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کیلئے مربی سلسلہ شارق افتخار صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ موصوف کی رہائش مسجد سے ملحقہ مشن ہاؤس میں ہے۔ حضور انور کے استفسار پر مربی صاحب نے بتایا کہ Living Room کے علاوہ دو بیڈ روم پر مشتمل گھر ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت گھر کے تمام کمروں اور باتھ روم، کچن وغیرہ کا جائزہ لیا۔

مسجد سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع شہر Kernen کے کمیونٹی ہال میں مسجد ناصر کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد سے 3 بجے روانہ ہوکر 3 بجکر 10 منٹ پر اس ہال میں تشریف لے آئے۔

حضور انور کی آمد سے قبل اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمان اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

آج کی اس تقریب میں 112 مہمان شامل ہوئے جن میں مقامی سیاستدان، صوبائی سیاستدان، مختلف شہروں کے میئرز، ڈاکٹرز، پولیس، شہری انتظامیہ، سوشل ورکرز، مختلف چرچوں کے نمائندگان اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

3 بجکر 12 منٹ پر تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم آفاق احمد شیخ صاحب نے کی اور اسکا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم آفاق رزاق صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

آغاز میں امیر صاحب جرمنی نے شہر Waiblingen کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ اس شہر کی آبادی 56 ہزار ہے اور یہ شہر صوبہ Wurttemberg میں واقع ہے۔ اس شہر کی تاریخ نہایت قدیم ہے۔

یہاں جماعت کا آغاز 1988ء میں دس افراد سے ہوا۔ آج یہاں جماعت کی تجنید چار سو افراد سے زائد ہے۔

امیر صاحب نے مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ پہلے ہم ایک پلاٹ انڈسٹریل ایریا میں خریدنا چاہتے تھے لیکن اس وقت کے میئر اور شہری انتظامیہ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ مسجد کو شہر کے سینٹر کے قریب بنایا جائے۔ چنانچہ سال 2015ء میں 576 مربع میٹر کا یہ پلاٹ خریدا گیا جو کہ ریلوے اسٹیشن کے قریب ہے۔ مسجد میں عورتوں اور مردوں کیلئے دو علیحدہ علیحدہ ہال ہیں اور ایک ملٹی فنکشنل روم بھی ہے۔ یہ مسجد تین منازل پر مشتمل ہے۔ مسجد کے مینار کی اونچائی 13 میٹر ہے اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہے۔ مسجد سے ملحقہ مربی ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے اور مسجد کے نچلے حصہ میں Underground پارکنگ بھی ہے۔ مسجد میں لفٹ بھی لگائی گئی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر پر 1.5 ملین یورو کا خرچ ہوا ہے اور ساری رقم لوکل جماعت نے ہی ادا کی ہے۔

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد Siegfried Lorek صاحب جو کہ صوبائی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ سب سے پہلے انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اور پھر دیگر مہمانوں کو سلام پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک ایسے زمانہ میں سے گزر رہے ہیں جس میں انسانیت کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس بات کا احساس ہمیں جرمنی میں بھی ہو رہا ہے۔ پہلے corona کا مسئلہ تھا، پھر جنگ شروع ہوگئی اور اب inflation وغیرہ کی مشکلات ہیں۔ بہت سے لوگ اس بات کے بارہ میں سوچتے ہیں کہ ان کا مستقبل یا پھر ان کے بچوں کا مستقبل کیسا ہوگا۔ ایسے حالات میں خاص طور پر دین انسان کو تقویت بخشتا ہے۔ اسی لیے مذہبی آزادی ہمارے آئین کا حصہ ہے۔

اسکے بعد انہوں نے کہا کہ آج کے دن مجھے بہت خوشی ہوئی کہ میں آپ لوگوں کی تقریب میں شامل ہوسکا۔ میں آپ کو صوبائی پریذیڈنٹ Kretchmann کی طرف سے اور صوبائی پارلیمنٹ کی طرف سے بھی مسجد کے افتتاح کے موقع پر مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ مسجد ناصر ایسی جگہ پر واقع ہے جو شہر کے centre میں ہے۔

پھر انہوں نے کہا کہ آپ لوگ خدمت خلق میں بہت active ہیں اور صرف آج کل ہی نہیں بلکہ 1988ء سے ہی یہ بات ملتی ہے۔ ان activities کی وجہ سے آپ لوگ مختلف لوگوں اور کلچرز کے درمیان پیار و محبت کا رشتہ قائم کرتے ہیں۔ آپ لوگ مسجد کے دروازے کھولتے ہیں یا پھر خون کا عطیہ دینے کے پروگرامز منعقد کرتے ہیں۔ پھر آپ لوگ old houses میں جا کر ہمارے بڑی عمر کے لوگوں کیلئے خوشی کا باعث بنتے ہیں اور یا پھر آپ لوگ charity-walk منعقد کرتے ہیں جس کے ذریعہ سے مختلف فلاحی تنظیموں کو مدد پہنچتی ہے۔

آخر پر انہوں نے کہا کہ نئی مسجد بننے سے آپ لوگوں کو اب اکٹھے ہونے کی ایک جگہ میسر ہوگئی ہے اور یہ مسجد جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے سب لوگوں کیلئے ہے، ہر کوئی اس مسجد میں داخل ہوسکتا ہے۔ پھر انہوں نے حضور انور کے تشریف لانے کا بھی شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں صوبائی ممبر پارلیمنٹ Petra Heffner نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو سلام پیش کیا اور پھر تمام حاضر احباب و خواتین کو خوش آمدید کہا۔ پھر موصوفہ نے کہا: میں آپ لوگوں کو مسجد ناصر کے افتتاح کے موقع پر مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں۔ آپ لوگوں کیلئے یہ مسجد ایک اکٹھے ہونے کی جگہ ہے، ایک امن کی جگہ ہے، ایک ایسی جگہ ہے جہاں آپ لوگ اپنا تبادلہ خیال کرسکیں۔ مجھے آج بہت خوشی ہو رہی ہے کہ میں مسلمانوں کے سامنے کچھ خیالات کا اظہار کر رہی ہوں۔ مجھے یہ موقع دینا اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ آپ لوگ سب سے dialogue کیلئے تیار ہیں اور خفیہ طور پر نہیں رہنا چاہتے۔

پھر موصوفہ نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ میں جرمنی میں اور صوبہ Baden-Württemberg میں رہتی ہوں۔ ہمارا آئین تمام لوگوں کو، ہر جماعت کو مذہبی آزادی دیتا ہے۔ صرف ایک ہی اس میں شرط ہے اور وہ یہ کہ آئین کی خلاف ورزی نہیں کرنی۔ مذہبی آزادی آج کل بھی تمام ممالک میں میسر نہیں ہے۔ میرے نزدیک آپ لوگوں کی جماعت ہمارے علاقہ کا مفید وجود ہے۔ آپ لوگوں کی خدمت خلق کی بھی میں نہایت ممنون ہوں، خواہ وہ نئے سال کے موقع پر صفائی کا کام ہو یا خون کے عطیہ دینے کے منصوبے ہوں وغیرہ۔ معاشرہ کی ایسی خدمات قابل اعزاز اور نہایت اہم ہیں۔ آپ لوگ اس طرح سے ہمارے معاشرے میں ہم آہنگی اور امن پیدا کرنے میں ممد ہیں۔

آخر پر موصوفہ نے کہا کہ جماعت احمدیہ تو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ لوگ ہر کلچر، ہر مذہب اور ہر وطن کے ساتھ کھلے دل سے رہ سکتے ہیں۔ میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ لوگوں نے مجھے سیاستدان کے طور پر بطور مہمان خصوصی مدعو کیا۔ اس لیے میں آپ لوگوں کو بھی ہماری پارلیمنٹ میں آنے کی دعوت دینا چاہتی ہوں۔ شکریہ۔

اس کے بعد Dr.Peter Zaar نے ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اور دیگر مہمانوں کو سلام پیش کرنے کے بعد کہا: سب سے پہلے تو میں آپ کو پارلیمنٹ کی طرف سے آپ لوگوں کی صد سالہ جوبلی کے حوالہ سے مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ساتھ ہی میں آپ لوگوں کو مسجد کے افتتاح کیلئے بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مجھے ابھی مسجد میں بھی ساتھ جانے کا موقع ملا تھا۔ اب آپ لوگوں کو تقریباً 400 افراد کیلئے ایک عبادت گاہ میسر ہے جس میں آپ سب اکٹھے ہوسکیں، عبادت بجالاسکیں، علم حاصل کرسکیں۔ پرانے سنٹر کی اب ضرورت نہیں رہے گی بلکہ اب آپ لوگوں کو سٹیشن کے قریب ہی ایک مسجد مل گئی جو ایک central جگہ پر واقع ہے۔

اسکے بعد موصوف نے کہا کہ پہلے یہ بھی ذکر ہوا تھا کہ جماعت کے بہت سے ممبران کا تعلق پاکستان سے ہے لیکن اب آپ لوگوں کی دوسری یا تیسری generation ہمارے اس علاقہ میں آباد ہے۔ آپ لوگوں کے پہلے احباب 1970ء کے بعد سے پاکستان سے ہجرت کرکے ادھر آئے اور پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ادھر آباد ہوئے۔ پاکستان میں آپ کی جماعت پر مظالم ہوتے ہیں اور آزادی میسر نہیں۔ اس لیے ہمیں اس بات کی بھی خوشی ہے کہ ہم لوگ آپ کو جرمنی میں ایک نیا گھر دے سکتے ہیں۔

پھر موصوف نے کہا کہ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ آپ لوگ سب کیلئے اپنے دروازے کھلے رکھنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح آپ لوگوں کی امن پسندی، تعلیم حاصل کرنے کی اہمیت، مذہبی آزادی، معاشرتی ہم آہنگی اور بڑوں کی عزت کرنا، ایسے اقدار ہیں جو ہمارے علاقہ کیلئے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ آپ لوگوں کی خدمت خلق میں فعال خدمات کا کئی بار ذکر ہو چکا ہے، ان کو گنوانے کی اب ضرورت باقی نہیں۔ مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ کئی سالوں کی محنت کے بعد اب آپ لوگوں کی مسجد کا افتتاح آپ لوگوں کے روحانی سربراہ کی موجودگی میں ہوا ہے۔

آخر پر موصوف نے دعوت کا شکریہ ادا کیا اور جماعت کیلئے اپنی نیک تمناؤں کا ذکر کیا۔

اس کے بعد شہر Kern کے میئر Benedikt Paulowitsch نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اور پھر دیگر مہمانوں کو سلام پیش کیا۔ اسکے بعد میئر صاحب نے کہا: ہمارے لیے بہت خوشی کا دن ہے کہ آپ لوگ ہمارے شہر میں اس community-hall میں یہ خوشی کا موقع منانے کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن خاص طور پر میں آپ لوگوں کو آپ کی مسجد کے قیام کیلئے مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں صرف آپ لوگوں کی جماعت کو ہی نہیں مبارکباد دینا چاہتا بلکہ یہ مسجد کا افتتاح سب کیلئے ایک خوشی کی خبر لاتا ہے۔ جرمنی بے شک secular ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ گورنمنٹ اور مذہبی جماعتوں کو آپس میں تعاون نہیں کرنا چاہئے بلکہ سوسائٹی میں امن پیدا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ تمام مذاہب کی جماعتیں اور تمام دیگر گروہ اور کونسلز وغیرہ مل کر تعاون کرتے ہوئے کام کریں اور جیسا پہلے مقررین سے سنا ہے کہ آپ لوگ پہلے سے بہت فعال ہیں خواہ وہ ہمارے کمزوروں اور بوڑھوں

کی مدد ہو یا پھر ادھر امن پیدا کرنے کی کوششیں۔ آج کل کے زمانہ میں یہ کوئی سہل کام نہیں ہے کہ امن کیلئے کوششیں اور کام کیا جائے۔ آج کل مختلف ممالک اور مختلف مذاہب بھی آپس میں لڑائیوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ لیکن ہم سب اگر مل کر امن کی کوشش کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ہمارے اندر امن کی ضرورت ہے۔ پھر ہمارے گھروں میں امن کی ضرورت ہوگی اور ہمارے ہمسایوں کے ساتھ امن میں رہنے کی ضرورت ہوگی۔ اس لیے یہ ایک بہت اچھی خبر ہے کہ آپ کی جماعت ادھر فعال ہے اور ہم سب مل کر تعاون کرتے ہوئے امن کیلئے کوششیں کریں۔

آخر پر میئر صاحب نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں 3 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع افتتاحی تقریب مسجد ناصر Waiblingen جرمنی

تشہد وتعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام معزز مہمانان، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس علاقہ میں مسلمانوں کو ایک مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی، جس میں وہ اکٹھے ہو کر عبادت کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ صرف عبادت کا حق ادا نہیں کرنا بلکہ اور بہت سے کام جو معاشرہ کیلئے، ہمسایوں کیلئے اور اپنی ترقی کیلئے ضروری ہے، ان کے بارہ میں سوچ بچار کرتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں اس علاقہ کے میئر، کونسلرز اور ہمسایوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں بھر پور طریقہ سے مدد فراہم کی۔ مسجد جو ہماری بنی ہے یہ صرف مردوں کیلئے نہیں عورتیں بھی اس سے بہت خوش ہیں۔ ابھی مسجد میں نماز کے بعد میں وہاں عورتوں اور بچوں سے ملنے بھی گیا۔ وہاں ایک خاتون نے مجھے کہا کہ ہم ایک عرصہ سے دعا کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایک گھر دے میں آپ کو دعا کیلئے بھی لکھتی تھی، آج ہم بہت خوش ہیں کہ ہمیں مسجد مل گئی ہے، جس میں اب ہم اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسجد وہ جگہ ہے جہاں مرد، عورتیں اور بچے اکٹھے ہوتے ہیں اور ایسے پروگرام کرتے ہیں جو ان کی تربیت کیلئے بہتر ہوں، جو نہ صرف انہیں دینی تعلیم دینے والے ہوتے ہیں بلکہ دنیاوی تعلیم کی طرف بھی انہیں توجہ دلانے والے ہوتے ہیں۔ انہیں یہ بتایا جاتا ہے کہ ملکی قوانین کی آپ نے کس طرح پابندی کرنی ہے، آپ نے اچھا شہری کس طرح بننا ہے، یہ بتایا جاتا ہے کہ ہمسایوں کے ساتھ کیسے اچھا سلوک کرنا ہے۔ یہ ساری باتیں مسجد میں آنے والوں کو عبادت کے ساتھ ساتھ تربیت کے طور پر بتائی جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امیر صاحب نے بتایا کہ یہاں جماعت نے فلاحی کام بھی کیے، خدمت خلق کے کام بھی کیے ہیں جسے مقامی لوگوں نے بہت سراہا۔ یہ فلاحی کام اور خدمت خلق کے کام ہی وہ چیز ہیں جس سے اصل انسانیت کی قدروں کا پتا چلتا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے امیر ملک ہے، اتنی ضروریات نہیں ہیں لیکن پھر بھی جہاں ضرورت ہو جماعت احمدیہ فلاحی خدمت کرنے کی پوری کوشش کرتی ہے۔ لیکن جو افریقہ کے غریب ممالک ہیں، تیسری دنیا کے ممالک ہیں، وہاں جماعت احمدیہ جہاں مسجد بناتی ہے، وہاں سکول بھی بناتی ہے، ہسپتال بھی بناتی ہے، ماڈل ولیج بھی بناتی ہے، پانی کی فراہمی کے سامان بھی کرتی ہے، یتیم خانے بھی بناتی ہے۔ یہ تمام فلاحی کام ہم دنیا میں کر رہے ہیں اور بلا امتیاز مذہب ونسل کر رہے ہیں۔ میں پہلے بھی کئی جگہ بیان کر چکا ہوں یہاں بھی بتا دوں کہ اکثر ہمارے فلاحی کام، اسکول، ہسپتال اور فلاحی ادارے جو ہیں اور ان سے دنیا میں فائدہ اٹھانے والے جو سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں ہیں صرف احمدی نہیں، بلکہ ستر سے اسی فیصد وہ لوگ ہیں جو نہ صرف یہ کہ احمدی نہیں، بلکہ ان میں سے مسلمان بھی نہیں۔ بہت سے عیسائی ہیں، Pagan ہیں اور دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں جو فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پس یہ فلاحی کام جو ہیں یہ ہمارا امتیاز ہیں، اور فلاحی کام کرنا ہماری دینی تعلیم کا حصہ ہے۔ فلاحی کام کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم بندوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے تو تمہاری نمازیں جو تم مسجد میں آکر ادا کرتے ہو، میری عبادت کیلئے آتے ہو تو وہ تمہارے پر الٹا کر ماری جائیں گی۔ بندوں کے حق ادا کرو پھر میرے پاس آؤ تو میں تمہاری دعائیں بھی قبول کروں گا اور ان کا اجر دوں گا۔ پس یہ وہ تعلیم ہے جس پر ہم عمل کرنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امیر صاحب نے ذکر کیا کہ لارڈ میئر صاحب نے زمین کے حصول میں اور اسکی تعمیر کے مختلف مراحل میں بڑی مدد کی، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ ان کا حق بنتا ہے کہ ان کا شکریہ ادا کیا جائے اور اسی طرح ہمسایوں کا بھی شکریہ ادا کیا جائے۔ Integration کے سٹیٹ سیکرٹری صاحب نے بھی یہاں آکر کچھ الفاظ کہے۔ انہوں نے یہ بات کی کہ دنیا میں بڑی مشکلات ہیں، اور مجھے ان کی یہ بات بہت اچھی لگی کہ ان مشکلات کو دُور کرنے کیلئے مذہب راستہ دکھاتا ہے۔ آج کل لوگ اللہ تعالیٰ سے دُور ہو رہے ہیں، چرچ کو بھی شکوہ ہے، مسجد کو بھی شکوہ ہے، دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی شکوہ ہے کہ مذہب سے دُور ہو رہے ہیں، اپنے پیدا کرنے والے خدا سے دُور ہو رہے ہیں اور اس وجہ سے بہت سارے مسائل بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ جو دنیا میں بیماریاں ہیں یا جنگیں ہیں یا مسائل ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہیں کہ ہم یہ بات بھول رہے ہیں کہ ہم آدم کی اولاد ہیں اور اس خدا کی مخلوق ہیں جس نے تمام دنیا کو پیدا کیا۔ یہ جو مختلف رنگ کے لوگ ہیں، مختلف مذہب کے لوگ ہیں، مختلف قوموں کے لوگ ہیں، مختلف قبیلوں کے لوگ ہیں یہ تو ایک پہچان کے طور پر ہے۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ یہ مختلف قبائل اور رنگ ونسل ہے یہ تو تمہاری پہچان کیلئے مختلف چیزیں ہیں، اصل میں تم ایک ہو، انسان ہو، اس پہ ایک انسان ہونے کے ناطے اپنی اہمیت کو سمجھو۔ جب ہم اپنی اہمیت کو سمجھ لیں گے تو بہت سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ کووڈ کی بیماری تو ایک وبا ہے، وبائیں آتی ہیں، طوفان بھی آتے ہیں لیکن بہت سارے مسائل ہم نے خود پیدا کیے ہوئے ہیں جس سے دنیا میں فساد پیدا ہو رہا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے کہا کہ ہم اپنے پیدا کرنے والے کو بھول رہے ہیں، ہم مذہب سے دور جا رہے ہیں۔ اگر ہم اس حقیقت کو پہچان لیں اور مذہب کی حقیقی تعلیم کی طرف توجہ دیں تو کوئی مذہب ایسا نہیں، نہ اسلام، نہ عیسائیت، نہ یہودیت، نہ کوئی اور مذہب نہ ہندوازم، کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جو کہتا ہو کہ ایک دوسرے کے حق مارو اور فساد پیدا کرو۔ ہر ایک مذہب کے بانی نے پیار ومحبت کی تعلیم دی ہے اور اس تعلیم کو ہمیں اپنانے کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہر حال اسلام نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ تمہارا فرض بنتا ہے کہ بندوں کے حق ادا کریں۔ جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ اگر بندوں کے حق ادا نہیں کرو گے، ان کی خدمت نہیں کرو گے، فلاحی کام نہیں کرو گے، ضرورتمندوں کا خیال نہیں رکھو گے، یتیم کا خیال نہیں رکھو گے، مسکین کا خیال نہیں رکھو گے تو پھر تمہاری عبادتیں اور مسجد میں آنا بے فائدہ ہے۔ پس یہ سوچ ہے ہماری اور ہم اس سوچ کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اسی طرح صوبائی پارلیمنٹ کی ممبر صاحبہ بھی تشریف لائیں۔ انہوں نے بھی مذہبی آزادی کے حوالہ سے بات کی۔ اس لحاظ سے میں انکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ملکی قانون کی پاسداری کی انہوں نے بات کی۔ یہ تو بنیادی چیز ہے۔ اسلام ملکی قانون کی پابندی کی بڑی تلقین کرتا ہے۔ اسلام نے ہمیں حکم دیا کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے بعد اپنی حکومت کے حکم کی بھی تعمیل کرو کیونکہ انہوں نے تمہیں مذہبی آزادی دی ہوئی ہے۔ مسجد بنانے کی اجازت دی، تمہیں عبادت کرنے کی اجازت دی۔ اس لیے جہاں مذہبی آزادی ہے وہاں اس ملک کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کے قانون کی پہلے سے زیادہ پابندی کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام ہمیں یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ ملک کی محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ نہ صرف ملکی قانون کی پابندی کریں، بلکہ حکام کی بھی پابندی کریں۔ حکومت کے ساتھ بھی مکمل تعاون کریں۔ یہی چیز ہے جو فساد کو روک سکتی ہے۔ آپس میں محبت اور بھائی چارہ کی فضا قائم کر سکتی ہے۔ جو امن قائم کر سکتی ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر کسی طرح بھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اس خاتون نے تعلیم کی بھی بات کی۔ اس لحاظ سے میں یہ بھی بتا دوں کہ ہمارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تعلیم کی اہمیت کی طرف اس قدر توجہ دلائی ہے کہ فرمایا کہ ایک انسان کو پنگھوڑے سے لے کر قبر تک تعلیم حاصل کرتے رہنا چاہئے۔ اپنے علم کو بڑھاتے رہنا چاہئے اور یہ علم ہی ہے، یہ تعلیم ہی ہے جو تمہارے دماغ کو روشن کرے گا، تمہارے ذہن کو کھولے گا اور تمہیں اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کی توفیق دے گا۔ اس سے پھر تم دنیا میں امن قائم کرنے کی طرف توجہ دیتے ہو اور کوشش کرتے ہو۔ لڑکیوں کی تعلیم کے متعلق بعض اوقات شبہات ہوتے ہیں کہ پتا نہیں شاید اسلام عورت کے حق مارتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی لڑکیوں کو اچھی تعلیم دو۔ بلکہ اس قدر تاکید کی کہ فرمایا جس کی تین لڑکیاں ہوں اور وہ ان کی اچھی تربیت کرے اور انہیں اچھی تعلیم دے اور انہیں معاشرہ کا اچھا حصہ بنائے۔ ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کیلئے مواقع فراہم کرے تو ایسا شخص پھر جنت میں جائے گا۔ تو یہ عورت کا مقام ہے جو اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ اس طرح تم تعلیم حاصل کرواور خاص طور پر عورتوں کی تعلیم کی طرف توجہ دو تا کہ تمہاری اگلی نسلیں بھی سنبھالی جائیں۔ جب ایسا ہوگا تو یقیناً جو اس کی تربیت کرنے والا ہے وہ تو جنت میں جائے گا بلکہ آگے جن بچوں کی اس عورت نے تربیت کی ہوگی، وہ بھی دنیا وآخرت میں اچھا مقام حاصل کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں ڈسٹرکٹ کے نمائندہ کے الفاظ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کی اس بات پر کہ انہوں نے ہمیں اس ملک میں جگہ دی، ہمیں مذہبی آزادی دی، اس کیلئے ہم ان کے ممنون ہیں۔ اکثر لوگ جو یہاں پاکستان سے آئے ہیں وہ ایسے حالات میں آئے ہیں کہ جہاں مذہبی آزادی نہیں تھی۔ ان سے مذہبی آزادی چھین لی گئی تھی۔ یہاں آکر جب انہیں مذہبی آزادی ملی تو اس سے بڑھ کر کیا بات ہو سکتی ہے۔ اب وہ اپنے مذہب کے مطابق ایک خدا کی عبادت کر سکتے ہیں اور لوگوں کو بتا سکتے ہیں کہ ہم وہ لوگ ہیں جو ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہیں اور یہ ہماری تعلیم ہے۔ اس شہر کے میئر صاحب نے بھی بہت اعلیٰ خیالات کا اظہار کیا۔ یہ بات بھی انہوں نے کی کہ یہ ایک خواب تھا جو پورا ہو گیا۔ یقیناً یہ جماعت احمدیہ کا خواب تھا جو پورا ہوا۔ جیسا کہ شروع میں میں نے ذکر کیا کہ اس عورت نے مجھے آج ہی کہا کہ ہمارا ایک خواب تھا جو آج پورا ہو گیا۔ آج ہم سب مرد، بچے، عورتیں یہاں عبادت کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔ اسی طرح ہم اپنے باقی دوسرے پروگرام بھی کریں گے۔ بہر حال میئر صاحب نے بھی یہی بات کی ہے کہ مذہبی آزادی بہت ضروری چیز ہے۔ اگر حکومت مذہبی آزادی دیتی ہے تو اسی سے امن پیدا ہوگا اور اسی سے پھر معاشرہ میں بھائی چارہ اور محبت پیدا ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پڑوسی کا حق اسلام ہمیں دیتا ہے۔ مسجد بن گئی ہے۔ ہو سکتا ہے بعض پڑوسیوں کو شکوک وشبہات بھی ہو رہے ہوں۔ آج بھی وہاں بہت لوگ اکٹھے تھے، بہت زیادہ نعرے بھی لگ رہے تھے، کچھ لوگ ڈسٹرب بھی ہوئے ہوں گے لیکن پڑوسی کے حق کی بابت اسلام کہتا ہے کہ چالیس گھر تک تمہارے پڑوسی ہیں اور تم نے ان کا حق ادا کرنا ہے۔ ان کا حق ادا کرنے کی نصیحت بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حد تک فرمائی کہ صحابہؓ نے گمان کیا کہ شاید پڑوسی ہماری وراثت میں بھی حصہ دار نہ ہو جائیں۔ کہیں یہ حکم نہ آجائے۔ پڑوسی کی پھر تعریف یہ ہے کہ تمہارے گھر کے ارد گرد رہنے والے چالیس گھروں تک، پھر تمہارے ساتھ سفر کرنے والے تمہارے پڑوسی ہیں، تمہارے ساتھ دفتر میں کام کرنے والے تمہارے پڑوسی ہیں، راستوں میں ملنے والے تمہارے پڑوسی ہیں۔ پس پڑوسیوں کی طرح ان کا حق ادا کرنے کی کوشش کرو۔ اس طرح معاشرہ کے ہر فرد کی طرف توجہ دلا دی کہ اسکا حق اسے اپنا ہمسایہ سمجھ کر ادا کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو یہی چیز ہے جس سے معاشرہ میں امن، پیار اور صلح قائم ہوگی۔ یہی چیز جب صحیح طرح قائم ہو جائے تو پھر ملک کی ترقی کا بھی ذریعہ بن جاتی ہے۔ یہ چیز نہ صرف تمہاری بہتری کیلئے ہے بلکہ مجموعی طور پر ملک بھی اس سے ترقی کرتا ہے۔ یہ ہماری سوچ ہے اور اس لحاظ سے ہم ہر جگہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں بتاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ اب اس مسجد کے بننے کے بعد احمدی اپنے رویوں کو، اپنے اخلاق کو، اپنی تعلیم کو مزید نکھار کر دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ اس معاشرہ، ماحول اور اس شہر

کے لوگوں کے سامنے اور ہمسایوں میں تا کہ انہیں پتا لگے کہ حقیقی اسلامی تعلیم امن پیار اور صلح و آشتی کی تعلیم ہے۔ یہی وہ تعلیم ہے جس سے جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے والے بن سکتے ہیں اس پر عمل کر کے وہاں لوگوں کے حق بھی ادا کرنے والے بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سب احمدیوں کو جو یہاں رہتے ہیں اس بات کی توفیق دے کہ وہ اور آپ لوگ صلح، امن اور آشتی کا ایک سمبل بن جائیں۔ اس دعا کے ساتھ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں، شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 4 بجکر 2 منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اسکے بعد مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

ریجنل ٹیلیویژن کے نمائندہ کو انٹرویو

بعد ازاں 4 بجکر 40 منٹ پر یہاں کے ریجنل ٹیلیویژن Regio TV کے نمائندہ Daniel Fink صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو لیا۔

صحافی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال کیا کہ آپ کو اس مسجد کے افتتاح پر کتنا فخر ہے؟

اسکے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جہاں بھی ہم مسجد بنائیں وہاں ہم فخر محسوس کرنے کے بجائے عاجزی اختیار کرتے ہیں۔ ہم اپنے قادر خدا کے سامنے سجدے میں گرتے ہیں کیونکہ اس نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا کہ ہم ایک عبادت کی جگہ ایک اور شہر میں قیام میں لائے ہیں۔

صحافی نے اس کے بعد پوچھا کہ آپ کے نزدیک مسجد کی اہمیت کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے اپنے خطاب میں بھی بیان کیا تھا کہ مسجد کے قیام بلکہ مذہب کے دو مقصد ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ ایک ہی قادر و خالق خدا کی عبادت کی جائے یعنی جو حقوق اس خالق خدا کے ہیں انہیں سرانجام دیا جائے۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ حقوق العباد بجالائے جائیں۔ اور اسی مقصد کیلئے مساجد بنائی جاتی ہیں۔

صحافی نے پوچھا کہ آپ اسکے علاوہ دوسرے کلچرز سے رابطہ قائم کرنا چاہتے ہیں یعنی دوسرے کلچرز سے مل کر interreligious ملاقاتیں کرنا چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالکل صحیح، یہ بات ضروری ہے۔ اس لیے ہم لوگ ہمیشہ تیار ہوتے ہیں کہ دوسروں سے بات چیت کی جائے، اسی لیے ہم بین المذاہب میٹنگز منعقد کرتے ہیں۔ اسی طرح کچھ سال قبل ہم نے انٹرنیشنل conference لنڈن میں منعقد کی تھی۔ اسی لیے ہم ہمیشہ اس کیلئے تیار رہتے ہیں کہ ہم مذاہب کے درمیان اور مختلف کلچرز کے درمیان اور سوسائٹی کے درمیان ایک رابطے کا پُل بحال کریں۔ اس طرح سے سب اپنی سوسائٹی میں امن اور محبت اور ہم آہنگی پیدا کر سکتے ہیں اور پھر اسی طرح پوری دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

صحافی نے پوچھا کہ جیسا آپ نے فرمایا ہے کہ امن نہایت ہی ضروری ہے، تو آپ کی آئندہ کی امیدیں کیا ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں یہ بات اکثر کہتا رہتا ہوں بلکہ ابھی ہی جلسہ سالانہ stuttgart کے خطاب میں بھی میں نے اس بات کا ذکر کیا کہ اگر ہم نے اپنے خالق کو نہیں پہچانا اور اگر ہم نے اس کے حقوق قائم نہیں کیے، اور اگر ہم نے حقوق العباد پر توجہ نہیں کی تو پھر آئندہ کی زندگی نہایت ہی تاریک معلوم ہوتی ہے۔ پھر کوئی بھی امیدیں نہیں رکھنی چاہئیں لیکن اگر دنیا کے حالات آج کل دیکھے جائیں کہ کس طرح سے crises اور conflicts میں مبتلا ہے تو مجھے کوئی خاص امید نہیں۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق 4 بجکر 47 منٹ پر یہاں سے بیت السبوح فرنکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ راستہ میں کچھ دیر کیلئے ہوٹل Le Village رکے۔ بعد ازاں سفر جاری رہا۔ قریباً دو گھنٹہ سفر کے بعد 8 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

بعد ازاں 9 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر دو مرحومین مکرم محمد اصغر صاحب جرمنی اور بشارت علی صاحب ہالینڈ کی نماز جنازہ حاضر اور دو مرحومین مکرمہ آصفہ مشہود صاحبہ اور مکرم احمد نور صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم محمد اصغر آصف صاحب کا تعلق جماعت HANNOVER سے تھا۔ 3/ستمبر 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا نظام جماعت سے اچھا تعلق تھا۔ باقاعدگی سے چندہ جات ادا کرتے اور جماعتی پروگرام میں شامل ہوتے۔ شعبہ ضیافت میں بڑے شوق اور بھرپور طریق سے مدد کرتے آپ دھیمے مزاج کے مالک اور نہایت خوش خلق انسان تھے۔

مرحوم بشارت علی صاحب آف ہالینڈ مورخہ 31/اگست 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 1941ء میں کلاس والا ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ دو سال قبل ہالینڈ آئے تھے۔ نہایت شریف النفس، مخلص اور قربانی کرنے والے ایک با اخلاق انسان تھے۔ آپ محمد ارشد صاحب زعیم انصار اللہ جماعت بادسودن کے بڑے بھائی تھے۔

آصفہ مشہود صاحبہ زوجہ مکرم مشہود احمد صاحب (دار الصدر غربی لطیف ربوہ) نے 5/جون 2023ء کو بعمر 58 سال بقضائے الٰہی وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے خاوند کی وفات کے بعد بڑی ہمت اور حوصلہ سے ہر مشکل کا مقابلہ کیا، سیکرٹری وقف نو، سیکرٹری صنعت و دستکاری، سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری رسالہ مصباح کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

مکرم احمد نور صاحب ابن مکرم شیر زمان صاحب (واہ کینٹ راولپنڈی) نے 7/جون 2023ء کو 99 سال کی عمر میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم خوف خدا رکھنے والے نہایت صاف گو انسان تھے۔ 78 سال کی عمر میں راہ حق کو قبول کر کے ایثار و قربانی کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ گاؤں میں اکیلا احمدی گھرانہ ہونے کے باعث نہایت نامساعد حالات کا سامنا کیا مگر پائے ثبات میں ذرا لغزش نہ آئی۔ ایک پوتا محمد دانش فاروق صاحب واقف زندگی جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحومین کے ورثاء سے اظہار تعزیت فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور نے تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ادارہ میں خدمت کے خواہشمند احباب متوجہ ہوں

شرائط برائے اسامی درجہ دوم

(1) امیدوار کی عمر 25 سال سے زائد اور 18 سال سے کم نہ ہو (2) امیدوار کی تعلیمی قابلیت کم از کم 2+10 %45 فیصد نمبرات کے ساتھ ہونی چاہئے (3) امیدوار اردو/انگریزی کمپوزنگ جانتا ہو اور رفتار 25 الفاظ فی منٹ ہو (4) اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا (5) نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم درج ذیل ہے۔ پرچہ کے ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہے

جز اوّل ☆ قرآن کریم ناظرہ مکمل، پہلا پارہ با ترجمہ ☆ چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل با ترجمہ **(30 نمبرات) جز دوم** ☆ کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات ☆ مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ ☆ نظم از درّثمین (شان اسلام) **(20 نمبرات) جز سوم** ☆ انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (2+10) **(20 نمبرات) جز چہارم** ☆ حساب بمطابق معیار میٹرک (دفتری امپرسٹ سے متعلق سوالات) **(20 نمبرات) جز پنجم** ☆ معلومات عامّہ (G.K) **(10 نمبرات)**

(6) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے امیدواران کا ہی انٹرویو ہوگا (7) تحریری امتحان، کمپیوٹر ٹیسٹ و انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے (8) سلیکشن کی صورت میں امیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ بعد میں رہائش کے تعلق سے موصول ہونے والی درخواست پر کوئی کاروائی نہیں ہوگی (9) سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے

(نوٹ: تحریری امتحان و انٹرویو کی تاریخ سے امیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائیگا)

صدر انجمن احمدیہ، انجمن تحریک جدید، انجمن وقف جدید قادیان کے ادارہ جات میں بطور مالی/باورچی/نانبائی/کیئر ٹیکر/چوکیدار/خدمت کے خواہشمند متوجہ ہوں

شرائط برائے اسامی گریڈ درجہ چہارم

(1) امیدوار کی عمر 40 سال سے زائد اور 18 سال سے کم نہ ہو (2) امیدوار کی تعلیم کی کوئی شرط نہیں ہے تاہم پڑھے لکھے اُمیدوار کو ترجیح دی جائے گی (3) برتھ سرٹفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا (4) اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا (5) وہی اُمیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کے انٹرویو میں کامیاب ہونگے (6) انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہونگے (7) سلیکشن کی صورت میں امیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا (8) سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔ **(نوٹ: انٹرویو کی تاریخ سے امیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائیگا)**

مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان (پن کوڈ-143516)

موبائل: 09682587713, 09682627592 دفتر: 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور تعلق ہمارے ایمان میں ترقی کیلئے نہایت اہمیت کا حامل ہے

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش 2022ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

یاد رکھیں کہ اسلام کا مستقبل اور عالمی امن کے قیام کا بہت بڑا انحصار خلافت احمدیہ پر ہے

(پیغام بر موقع جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ مالٹا 2022ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نائیجیریا کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

لوکل جماعتوں پر بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ انہیں زیادہ فعال کیا جاسکے

جملہ ممبران مجلس عاملہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں

جو زیادہ پڑھے لکھے ہیں وہ اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھیں، جبکہ دیگر خدام کو کشتی نوح پڑھنی شروع کرنی چاہئیں

خدام کو یہ احساس دلائیں کہ پنجوقتہ نمازیں فرض ہیں اور ہر احمدی مسلمان کو پنجوقتہ نمازیں اگر باجماعت نہیں تو پھر گھر میں ادا کرنی چاہئیں

خدام کو روزانہ تلاوت کرنی چاہئے

ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے چند اقتباسات پڑھنے کیلئے دیں جو ان کی روحانی ترقی کیلئے مفید ہوں

اس امر کو یقینی بنانا چاہئے کہ جملہ اطفال کو جماعت احمدیہ کی تمام سرگرمیوں میں شامل کیا جائے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2؍جنوری 2022ء کو نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نائیجیریا نیز ریجنل قائدین کے ساتھ آن لائن ملاقات فرمائی۔حضور انور نے اس ملاقات کیلئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ 50 ممبران مجلس عاملہ نے لجنہ ہال اجوکورو، لیگوس نائیجیریا سے شرکت کی۔

65 منٹ پر مشتمل اس ملاقات میں جملہ شاملین کو حضور انور سے گفتگو کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور ممبران نیشنل مجلس عاملہ کو اپنے شعبہ جات کے متعلق رپورٹ پیش کرنے کا موقع ملا نیز انہوں نے چند مسائل کی بابت حضور انور سے راہنمائی اور ہدایات حاصل کیں۔

دوران ملاقات حضور انور نے جملہ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ کو فعال ہونے پر زور دیا۔فرمایا کہ لوکل جماعتوں پر بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ انہیں زیادہ فعال کیا جاسکے۔حضور انور نے کام میں بہتری لانے کیلئے ہدایت دی کہ جملہ مجالس کو باقاعدہ تبصرے بھجوانے چاہئیں۔

محترم معتمد صاحب نے اپنا تعارف کروایا جس پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ آپ کی مجالس کی کل تعداد کیا ہے؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ نائیجیریا میں مجالس کی تعداد 348 ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب آپ کو رپورٹ ملتی ہے تو کیا آپ تبصرے لکھتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جی حضور ہم اپنے تبصرے دیتے ہیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیا آپ درست طریقے سے ان تک پیغام پہنچاتے ہیں کہ رپورٹ وصول ہوگئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جی حضور دیتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ اچھا، تبصرے کون دیتے ہیں؟ صدر صاحب، معتمد صاحب یا متعلقہ شعبہ جات کے مہتممین تبصرے لکھتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ان کیلئے تبصرے لکھنے کے علاوہ ہم ہر ایک کو ایم ڈی یو بھی دیتے ہیں۔اس کے ساتھ وہ ہمیشہ اپنی رپورٹس بر وقت جمع کروادیتے ہیں اور ہم مزید بہتری لانے کیلئے کوشاں ہیں۔حضور انور نے فرمایا: پھر کیا جواب ملتا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ الحمدللہ، ان میں سے بعض بہت اچھا کام کر رہے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ آپ کی دعاؤں کے طفیل تمام لوگ عنقریب بہتری کی طرف بڑھیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ کام آپ کی دعاؤں اور آپ کی محنت سے ہونا چاہئے۔ جب آپ کی دعائیں اور آپ کی محنت شامل حال ہوں گی تو پھر میری دعائیں کام آئیں گی۔انہوں نے بتایا کہ ہم اس پر کام کر رہے ہیں ان شاء اللہ۔حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ محنت سے کام نہیں کر رہے اور آپ ان کیلئے دعائیں نہیں کر رہے تو پھر میری دعائیں بھی کام نہیں آئیں گی۔انہوں نے بتایا کہ ہم اس کیلئے کام کر رہے ہیں اور محنت بھی کریں گے ان شاء اللہ۔

پھر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ آپ ہر روز اپنے دفتر (اعتماد) میں کتنا وقت صرف کرتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ وہ لیگوس میں رہتے ہیں اور ہمارا مرکز بھی لیگوس میں ہے تو میں دفتر میں زیادہ تر ہفتہ اور اتوار کو جاتا ہوں۔حضور انور نے فرمایا کہ یعنی آپ آن لائن کام کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ نہیں، ہم ہفتے کے پانچ دن آن لائن کام کرتے ہیں لیکن ہفتہ اور اتوار کے دن ہم دفتر میں یا مرکز میں ہوتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ آپ کا مرکز کہاں ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارا مرکز اجوکورو لیگوس میں ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ وہ لیگوس کے شہر سے زیادہ دور نہیں ہے۔اور آپ لیگوس میں رہتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ یہ تو پھر ایک گھنٹے کی ڈرائیو ہوگی کیونکہ ٹریفک بہت ہوتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جی آپ بالکل درست فرما رہے ہیں، ٹریفک بہت ہوتی ہے۔

مہتمم صاحب تعلیم سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جملہ ممبران مجلس عاملہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو اپنے جملہ اراکین مجلس عاملہ کو تلقین کرنی چاہئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں۔ جو زیادہ پڑھے لکھے ہیں وہ اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھیں۔ جبکہ دیگر خدام کو کشتی نوح پڑھنی شروع کرنی چاہئیں۔

مہتمم صاحب اشاعت کو مخاطب ہو کر حضور انور نے فرمایا کہ کیا آپ کے ہاں کوئی خدام الاحمدیہ کا ترجمان ہے جس کی ماہوار یا سہ ماہی اشاعت ہوتی ہو؟ انہوں نے بتایا کہ جی حضور، ہمارے ہاں چیزیں شائع ہوتی ہیں مثلاً بلیٹن ہے جو ماہوار شائع ہوتا ہے۔پھر ایک میگزین ہے جو سال میں ایک دفعہ شائع ہوتا ہے۔حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا خدام نے یہ چیزیں لگوائی ہوئی ہیں یا آپ انہیں مفت مہیا کرتے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ ایک معین رقم ہے جو قابل ادا ہوتی ہے۔تاہم مواد کی سافٹ کاپی بھی ہم مہیا کر دیتے ہیں جو ویب سائٹ پر مہیا ہوتی ہے۔

مہتمم صاحب تربیت نے اخلاقی تربیت کے حوالہ سے سوال کیا اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ان (خدام) کو یہ احساس دلائیں کہ پنجوقتہ نمازیں فرض ہیں اور ہر احمدی مسلمان کو پنجوقتہ نمازیں اگر باجماعت نہیں تو پھر گھر میں ادا کرنی چاہئیں۔ جہاں کہیں بھی وہ ہو۔پھر ان کو روزانہ تلاوت کرنی چاہئے۔ایک چھوٹا حصہ خواہ ایک رکوع یا دو رکوع یا چند رکوع یا چند آیات۔اور اس کے علاوہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے چند اقتباسات پڑھنے کیلئے دیں جو ان کی روحانی ترقی کیلئے مفید ہوں۔شعبہ تربیت ان کی اس سلسلے میں مدد کرے۔

نیز خدام الاحمدیہ کی ویب سائٹ کے بارے میں ہدایات سے نوازتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ کی ویب سائٹ ہے تو آپ روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب میں سے اقتباس لے سکتے ہیں جو تربیتی اور روحانی لحاظ سے مفید ہو۔

اطفال کے بارے میں حضور انور نے فرمایا کہ اس امر کو یقینی بنانا چاہئے کہ جملہ اطفال کو جماعت احمدیہ کی تمام سرگرمیوں میں شامل کیا جائے۔حضور انور نے فرمایا کہ ہر ایک طفل کو اپنی سکیمز اور پروگراموں میں ضرور شامل کریں۔

معاون صدر سے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ آپ کے ذمہ صدر صاحب نے کیا خاص کام لگایا ہوا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میرے سپرد ملکی سطح پر جرائم کی روک تھام اور امن کا قیام ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ یہ کام کیسے کرتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جس ماہ میں بھی ہم نے کام کرنا ہوتا ہے تو ایک خرابی کو لیتے ہیں جیسے آجکل انٹر نیٹ کے ذریعہ دھوکا، سائبر کرائم ہے۔ چنانچہ ہم اس بارے میں کسی حد تک آگاہی دیتے ہیں۔ برائی موجود ہے، ہم احباب کو آگاہی دیتے ہیں۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ اپنے کاموں کے اچھے نتائج دیکھتے ہیں؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ جی حضور، ہم رپورٹس لیتے ہیں۔اسی طرح ملک بھر میں ہر سال امن کے قیام کیلئے ہم جماعتی پمفلٹ بھی تقسیم کرتے ہیں۔ پھر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا ملک کا متعلقہ شعبہ آپ کی کاوشوں کو سراہتا ہے؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ جی بالکل حضور۔ہم اپنی رپورٹ ملکی نوجوانوں کے شعبہ کو دیتے ہیں کیونکہ ہماری نمائندگی بھی ہے اور اپنی رپورٹ منسٹر آف یوتھ کو دیتے ہیں۔

نائب معتمد نے بتایا کہ معتمد صاحب نے ان کے ذمہ ترسیل ڈاک کا شعبہ کیا ہوا ہے اور تمام مجالس سے رپورٹس کیلئے رابطہ کرتا ہوں۔انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بیٹے سے نوازا ہے اور وہ وقف نو میں شامل ہے۔

صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ میں آپ کے اراکین عاملہ سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا تھا وہ تو ہو گیا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی ترقی کیلئے محنت کرنے میں آپ کی مدد کرے اور یہ کہ ہر عہدیدار اپنے فرائض کو سمجھنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔آمین

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 18؍جنوری 2023)

......☆......☆......☆......

Z.A. Tahir Khan
M.Sc. (Chemistry) B.Ed.
DIRECTOR
طالب دعا
Z.A.TAHIR KHAN
Director oxford N.T.T.College
Jaipur (Rajasthan)
TEACHER TRAINING
OXFORD N.T.T. COLLEGE
(Teacher Training)
(A unit of Oxford Group of Education)
Affialiated by A.I.I.C.C.E. New Delhi 110001
0141-2615111- 7357615111
oxfordnttcollege@gmail.com
Add. Fateh Tiba Adarsh Nagar, Jaipur-04
Reg. No. AllCCE-0289/Raj.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

بچوں کی تربیت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول نے عورتوں پر ڈالی ہے، اگر ہماری عورتیں خدا سے پیار کرنے والی ہیں،
اگر خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والی ہیں تو ان کو اپنی نسلوں کو سنبھالنے کیلئے اس ماحول میں بڑی محنت کرنے کی ضرورت ہے

چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو اسلامی تعلیم اور معاشرے کی برائیوں کے بارے میں بتائیں
تبھی ہماری نسلیں دین پر قائم رہ سکیں گی اور نام نہاد ترقی یافتہ معاشرے کے زہر سے محفوظ رہ سکیں گی

آخرت کیلئے دولت اکٹھی کرو بجائے اس دنیا میں دولت بنانے کے
اگر یہ سوچ پیدا کرلو گے تو یہی مال اور دولت اور بیٹے اور وسیع کاروبار تمہارے لئے ایک بہترین اثاثہ بن جائیں گے

28ویں سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

اسلام آباد (یو.کے)

MA 16-10-2023

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو تربیتِ اولاد کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

بچوں کی تربیت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول نے عورتوں پر ڈالی ہے۔ اگر ہماری عورتیں خدا سے پیار کرنے والی ہیں، اگر خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والی ہیں تو ان کو اپنی نسلوں کو سنبھالنے کیلئے اس ماحول میں بڑی محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی عورت کو اپنے نمونوں کے ساتھ دعاؤں کے ساتھ ایسی عمدہ اور اعلیٰ معیار کی تربیت کی ضرورت ہے کہ کہا جا سکے کہ یہ مائیں تو ایک ایسا وجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹ کر اپنی اولاد کو ایک قیمتی سرمائے کی صورت میں جماعت کو دے رہی ہیں۔ یہ اولادیں، یہ بچے آپ کے پاس جماعت کی امانتے ہیں اور ان کی تربیت کی وجہ سے یہ سب بچے خدا تعالیٰ کے پسندیدہ مال بن چکے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ہر آن پڑتی رہتی ہے جو اپنے پاکیزہ ذہن کی وجہ سے دنیا کی گندگیوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ انہیں ٹی وی اور انٹرنیٹ کے لغو اور بیہودہ اور ننگے اور غلیظ پروگراموں سے کوئی رغبت نہیں ہے۔ انہیں اگر دلچسپی ہے تو خدا تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرنے کی دلچسپی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ الکہف میں فرماتا ہے:

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا

اس آیت کا ترجمہ ہے۔ مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے ربّ کے نزدیک ثواب کے طور پر بہتر اور امنگ کے لحاظ سے بہت اچھی ہیں۔

یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ باقی رہنے والی چیز نیکی ہے، نیک اعمال ہیں، اللہ تعالیٰ کی خشیت ہے، اس کی عبادت کرنا ہے۔ آخرت کیلئے دولت اکٹھی کرو بجائے اس دنیا میں دولت بنانے کے۔ فرمایا کہ اگر یہ سوچ پیدا کرلو گے تو یہی مال اور دولت اور بیٹے اور وسیع کاروبار تمہارے لئے ایک بہترین اثاثہ بن جائیں گے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

’’اس آیت میں...... ثَوَابًا سے مراد خود اس عمل کرنے والے کی ذات کے متعلق بہتر نتائج کا پیدا ہونا ہے اور اَمَلًا سے مراد آئندہ نسل کیلئے بہترین امیدوں کا ہونا ہے۔ مطلب یہ کہ نیک کاموں کا نتیجہ بھی تم کو نیک ملے گا اور تمہاری اولاد کو بھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ نیک کی اولاد کو بھی پہنچاتا ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر، جلد چہارم، صفحہ 457)

پس نیک نمونہ اور نیک نصیحت سے اپنے بچوں کی تربیت پر خاص توجہ دیں۔ یہ خاص طور پر ماؤں کا کام ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو اسلامی تعلیم اور معاشرے کی برائیوں کے بارے میں بتائیں تبھی ہماری نسلیں دین پر قائم رہ سکیں گی اور نام نہاد ترقی یافتہ معاشرے کے زہر سے محفوظ رہ سکیں گی۔ آپ اُن کو وقت دیں۔ اُن کی پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔ اُن کو جماعت کے ساتھ جوڑنے کی طرف توجہ دیں۔ اپنے گھروں میں ایسے ماحول پیدا کریں کہ بچوں کی نیک تربیت ہو رہی ہو۔ بچے معاشرے کا ایک اچھا حصہ بن کر ملک و قوم کی ترقی میں حصہ لینے والے بن سکیں۔

اسلام مخالف قوتیں بڑی شدت سے زور لگا رہی ہیں کہ مذہبی تعلیمات اور روایات کو مسلمانوں کے اندر سے ختم کیا جائے لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس زمانے میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے سپرد ہے اور اس کیلئے ہمیں بھرپور کوشش کرنی پڑے گی اور تکلیفیں بھی اٹھانی پڑیں گی۔ ہمیں دعاؤں پر بھی زور دینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان شیطانی چالوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور توفیق بھی دے اور ہماری مدد بھی فرمائے۔

میری دعا ہے کہ اللہ آپ کو تربیت اولاد کی ذمہ داری احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

28ویں سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کا کامیاب انعقاد

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کا 28واں سالانہ اجتماع مؤرخہ 27 تا 29/اکتوبر 2023ء بمقام بستان احمد قادیان میں منعقد ہوکر بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا الحمد للہ۔ اس اجتماع میں بھارت کے 23 صوبہ جات کی 187 مجالس کی 632 مہمان مستورات شامل ہوئیں۔ بیرون ممالک سے بھی 8 ممبرات نے شرکت کی۔ مؤرخہ 27/اکتوبر بروز جمعہ صبح ٹھیک 9 بجے لوائے لجنہ لہرایا گیا۔ افتتاحی اجلاس زیر صدارت محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت منعقد ہوا۔ ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات نے مارچ پاسٹ کے ساتھ ترانہ پیش کیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ نظم کے بعد صدر اجلاس نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا اور پھر افتتاحی خطاب فرمایا۔ بعدازاں سالانہ کارگزاری رپورٹ لجنہ اماء اللہ بھارت 23-2022ء پڑھی گئی۔

اس کے بعد علمی مقابلہ جات کروائے گئے اس کے علاوہ 2 تربیتی معلوماتی ڈسکشن پروگرام مجلس بنگلور اور مجلس سکندرآباد نے پیش کئے۔ بعدہ محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پردہ کی رعایت سے لجنہ و ناصرات کی ممبرات کو اپنے قیمتی خطاب سے نوازا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا مطمح نظر فاستبقوا الخیرات ہونا چاہئے، بچوں کی تربیت کرنے میں اپنا اعلیٰ نمونہ دکھانے اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ٹی وی، انٹرنیٹ کے گندے پروگراموں سے بچوں کو بچانے، بچوں کی تربیت میں دعا، نگرانی، نصیحت اور عملی نمونہ پیش کرنے کی طرف ماؤں کو خصوصی توجہ دلاتے ہوئے ممبرات کو قیمتی نصائح فرمائیں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مجموعہ خطابات سے تربیت کے اصول بیان فرمائے۔

سالانہ اجتماع کے موقع پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے 2 خطاب مؤرخہ 21/اگست 2022ء برموقع جلسہ سالانہ جرمنی اور 24/ستمبر 2023ء برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ یو.کے بذریعہ پروجیکٹر دکھایا و سنایا گیا۔

سالانہ اجتماع کے تیسرے اور آخری دن زیر صدارت محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت خصوصی نشست منعقد کی گئی۔ تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ کے بعد صدر اجلاس نے لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ اسکے بعد حمد باری تعالیٰ پڑھی گئی۔ بعدہٗ صدر اجلاس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام دوبارہ پڑھ کر سنایا۔ اسکے بعد ترانہ پیش کیا گیا۔ اسکے بعد محترمہ صدر اجلاس نے اختتامی خطاب فرمایا اور آخر میں دعا کروائی۔

دوسرے دن 28/اکتوبر 2023ء کو صبح 9:30 بجے بمقام بستان احمد مجلس شوریٰ منعقد کی گئی اور صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کے انتخاب کی کارروائی عمل میں آئی۔

اجتماع سے قبل مؤرخہ 26/اکتوبر 2023ء کو احمدیہ گراؤنڈ میں لجنہ و ناصرات کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اجتماع گاہ میں صد سالہ جشن تشکر لجنہ اماء اللہ کے کاموں پر مبنی دلچسپ اور معلوماتی نمائش اور صنعت و دستکاری کی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اجتماع کے چند پروگرامز کی live streaming کی گئی۔ مجالس کی صدرات اور ضلعی صدرات کو اس کا لنک شیئر کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید فرمائے اور ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(نصرت بیگم بدر، منتظمہ رپورٹ اجتماع گاہ)

سریہ حضرت حمزہ، سریہ عبیدہ بن حارث، سریہ سعد بن ابی وقاص، غزوۂ ودان، غزوۂ بواط، غزوہ عشیرہ، غزوۂ بدر الاولیٰ کا ایمان افروز تذکرہ

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرقان جنگِ بدر کا دن تھا

جس دن کہ مخالفوں کی زبردست طاقت والے سرگروہ ہلاک ہوئے اور مسلمانوں کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا (حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 9 / جون 2023 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال سریہ حضرت حمزہ کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سریہ حضرت حمزہ پہلا سریہ تھا جو رمضان ایک ہجری میں ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا۔ اسے سریہ سیف البحر کہتے ہیں۔ اسکا جھنڈا سفید تھا اور اسکے علمبردار ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ یہ سریہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان سنہ ایک ہجری میں بھیجا اور اپنے چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کو اسکا امیر بنایا۔ ان کے ساتھ تیس مہاجر سوار تھے۔ یہ لوگ عیص کے اطراف میں بحیرۂ احمر کے ساحل تک گئے اور قریش کا ایک قافلہ جو ابو جہل کی سرکردگی میں شام سے آرہا تھا اس سے سامنا ہوا۔ بہرحال دونوں فریق صف آرا ہو گئے۔ آمنا سامنا ہو گیا اور قریب تھا کہ جنگ ہو جاتی لیکن قبیلے کے ایک رئیس نے بیچ بچاؤ کروا دیا اور دونوں فریق واپس چلے گئے۔

سوال سریہ عبیدہ بن حارث کے بارے میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: شوال سنہ ایک ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبیدہ بن حارثؓ کو ساٹھ مہاجرین کی کمان دے کر رابغ کے قریب ثنیۃ المرہ کی طرف روانہ کیا۔ وہاں ابوسفیان اور اسکے دو سو سواروں سے انکا آمنا سامنا ہوا۔ دونوں طرف سے چند تیر چلائے گئے مگر باقاعدہ لڑائی نہیں ہوئی۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اس دن سب سے پہلے تیر چلایا۔ اس سے پہلے کبھی مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان تیراندازی بھی نہیں ہوئی تھی۔ گویا یہ اسلامی تاریخ کا پہلا تیر تھا جس پر حضرت سعدؓ کو بجا طور پر فخر تھا۔ پھر فریقین واپس اپنے اپنے علاقے میں چلے گئے۔ ثنیۃ المرہ رابغ شہر کے شمال مشرق میں تقریباً پچپن کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور مدینہ منورہ سے اسکا فاصلہ دو سو کلومیٹر ہے۔

سوال سریہ سعد بن ابی وقاص کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سریہ حضرت سعد بن ابی وقاص ہے۔ سنہ ایک ہجری اور بعض کے بقول سنہ دو ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو بیس آدمیوں کا امیر بنا کر روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہ خَرَّار وادی سے آگے نہ جائیں۔ وہ پیدل چلتے گئے۔ دن کو چھپے رہتے اور رات کو سفر کرتے۔ یہاں تک کہ وہ خَرَّار تک پہنچ گئے۔ ان کا مقصد قریش کے تجارتی قافلے کو روکنا تھا لیکن جب یہ دستہ خَرَّار پہنچا تو انہیں پتہ چلا کہ قافلہ کل یہاں سے گزر گیا ہے لہٰذا وہ بغیر کسی تصادم کے واپس آ گئے۔ خَرَّار کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کے معنی ہیں آواز کے ساتھ بہنے والا پانی اور خَرَّار حجاز کے علاقے میں جُحفہ کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے۔

سوال غزوۂ وَدَّان کے بارے میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: غزوۂ وَدَّان یا غزوۂ اَبْواء صفر دو ہجری کا ہے۔ صفر سنہ دو ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساٹھ ستر مہاجرین کے ساتھ اَبْواء یا ودّان کی طرف گئے۔ مؤرخ ابن سعد کے نزدیک یہ پہلا غزوہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس شریک ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عُبادہؓ کو مدینے میں اپنا نائب مقرر فرمایا۔ آپؐ اَبْواء کے مقام تک پہنچے۔ آپؐ کا ارادہ قریش کے تجارتی قافلے کو روکنا تھا لیکن وہ آپؐ کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی نکل چکا تھا۔ یہاں آپؐ نے بنوضَمُرہ کے سردار مَخْشِی بن عَمْرو ضَمْرِی کے ساتھ معاہدۂ صلح کیا۔ معاہدہ یہ ہوا کہ آپؐ بنوضَمُرہ پر حملہ نہیں کریں گے اور نہ بنوضمرہ آپؐ کے خلاف کوئی کارروائی کریں گے نہ کسی کارروائی میں حصہ لیں گے اور آپؐ کے کسی دشمن کی مدد بھی نہیں کریں گے۔ اس سفر میں آپؐ مدینہ سے پندرہ دن باہر رہے۔ وَدَّانُ کے بارے میں لکھا ہے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان جگہ ہے۔ اَبْواء سے تیرہ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ مدفون ہیں۔ جُحْفَہ سے اس کا فاصلہ تقریباً سو کلومیٹر ہے۔

سوال غزوۂ بُواط کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ربیع الاول سنہ دو ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذؓ کو مدینے کا امیر مقرر فرمایا اور اپنے دو سو صحابہ کی معیت میں قریش کے ایک قافلے کو روکنے کیلئے نکلے۔ اس قافلے میں اُمَیَّہ بن خَلَف بھی موجود تھا اور سو دیگر قریشی تھے اور دو ہزار پانچ سو اونٹ تھے۔ آپؐ رَضْوٰی کے نواح میں بُواط پہنچے مگر وہاں کسی سے سامنا نہ ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ لوٹ آئے۔ اس غزوے میں جھنڈے کا رنگ سفید تھا جسے سعد بن ابی وقاص نے اٹھا رکھا تھا۔ بُواط کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ جُہَیْنَہ قبیلے کے دو پہاڑ ہیں جو مکے سے شام جانے والے راستے پر واقع ہیں۔ ان کے ساتھ رَضْوٰی کا مشہور پہاڑ ہے۔ مدینے سے بواط کا فاصلہ تقریباً سو کلومیٹر ہے۔

سوال غزوہ عُشَیْرَہ کے بارے میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ قریش کا ایک تجارتی قافلہ مکے سے نکلا ہے اور مکہ والوں نے اس تجارتی قافلے میں اپنا سارا مال لگا دیا تھا اس لیے کہ جو منافع ہو وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ میں استعمال ہو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جُمادِی الاولیٰ یا ایک روایت کے مطابق جُمادِی الثانیہ دو ہجری میں مدینے سے ڈیڑھ سو یا دو سو افراد کے ساتھ عازمِ سفر ہوئے۔ جب آپؐ عُشَیْرَہ مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ قریش کا تجارتی قافلہ آپؐ کے پہنچنے سے چند روز پہلے ہی وہاں سے جا چکا ہے۔ مکے اور مدینے کے درمیان بنو مُدْلِج کے علاقے میں یَنْبُع کے نواح میں ایک مقام کا نام عُشَیْرَہ تھا۔ آپؐ نے چند روز وہاں قیام فرمایا اور بنو مُدْلِج اور بنوضَمُرَہ میں سے اس کے حلیفوں سے صلح کا معاہدہ کیا اور اسکے بعد مدینہ واپس تشریف لے آئے۔ یہ قریش مکہ کا وہی تجارتی قافلہ تھا جس کی شام سے واپسی پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ اس کے تعاقب میں نکلے تھے اور بدر کا معرکہ پیش آیا تھا۔

سوال غزوۂ بدر الاولیٰ کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ عُشَیْرَہ سے مدینہ واپس تشریف لائے تو ابھی دس روز بھی نہ گزرے تھے کہ کُرْزُ بن جابر نے مدینہ کی چراگاہ پر حملہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے تعاقب میں نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہؓ کو اپنا نائب مقرر کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے قریب سَفْوَانُ نامی وادی میں پہنچے۔ سَفْوَانُ بدر کے نواح میں ایک وادی ہے لیکن کُرْزُ بن جابر تیزی سے آگے نکل گیا اور آپؐ اسے نہ پا سکے۔ اس غزوے کو غزوۂ بدر الاولیٰ بھی کہتے ہیں۔ اسکے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس مدینہ تشریف لے آئے۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوم الفرقان کون سا تھا؟

جواب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرقان جنگِ بدر کا دن تھا جس دن کہ مخالفوں کی زبردست طاقت والے اس سرگروہ کے ہلاک ہوئے اور مسلمانوں کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرقان کا کیا مطلب بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ ایک اَور مقام پر لفظ فرقان کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ قرآن سے مجھے اس کے یہ معنے معلوم ہوئے کہ فرقان نام ہے اس فتح کا جس کے بعد دشمن کی کمر ٹوٹ جائے اور یہ بدر کا دن تھا۔

......☆......☆......☆......

مکہ سے نکلنے سے پہلے قریش نے کعبہ میں جا کر دعا کی کہ اے خدا! ہم دونوں فریقوں میں سے جو گروہ حق پر قائم ہے اور تیری نظروں میں زیادہ شریف اور زیادہ افضل ہے تُو اس کی نصرت فرما اور دوسرے کو ذلیل و رسوا کر

جنگ بدر کے حالات کے بارے میں ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16 / جون 2023 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال مکہ سے نکلنے سے پہلے قریش نے کعبہ میں جا کر کیا دعا کی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مکہ سے نکلنے سے پہلے قریش نے کعبہ میں جا کر دعا کی کہ اے خدا! ہم دونوں فریقوں میں سے جو گروہ حق پر قائم ہے اور تیری نظروں میں زیادہ شریف اور زیادہ افضل ہے تُو اسکی نصرت فرما اور دوسرے کو ذلیل و رسوا کر۔

سوال جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کتنی بیان ہوئی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ بیان ہوئی ہے۔

سوال جنگ بدر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کیلئے کیا دعا کی اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کیلئے یہ دعا کی کہ اے اللہ! یہ ننگے پاؤں ہیں ان کو سواریاں عطا فرما اور یہ ننگے بدن ہیں انہیں لباس عطا فرما۔ یہ بھوکے ہیں انہیں سیر کر دے۔ یہ تنگدست ہیں انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے۔ چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور غزوۂ بدر سے واپس آنے والوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں تھا کہ اگر اس نے سواری پر جانا چاہا تو اس کو ایک دو ایسے اونٹ نہ مل گئے ہوں جنہیں وہ استعمال کر سکے۔ اسی طرح جن کے پاس کپڑے نہیں تھے انہیں کپڑے مل گئے اور سامانِ رسد اتنا ملا کہ کھانے پینے کی کوئی تنگی نہ رہی۔ اسی طرح جنگی قیدیوں کی رہائی کا اس قدر معاوضہ ملا کہ ہر خاندان دولتمند ہو گیا۔

سوال ابتدا میں مکی لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ابتدا میں مکی لشکر کی تعداد تیرہ سو تھی۔ لیکن بنو زہرہ اور بنو عدی کے لوگ راستے میں اس لشکر سے علیحدہ ہو گئے اس طرح قریش کے لشکر کی تعداد ساڑھے نو سو یا ایک روایت کے مطابق ایک ہزار رہ گئی۔

سوال جب امیہ بن خَلَف جنگ پر جانے سے گریز کر رہا تھا تو مکہ کا ایک سردار عُقبہ بن ابو مُعَیط نے اسے کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مکہ کا ایک سردار عُقبہ بن ابو مُعَیط امیہ کے پاس آیا اور اس کے پاس خوشبو دان اور دھونی رکھ کر بولا کہ ابو علی! تم یہ عورتوں والی خوشبو کی دھونی لو کیونکہ تم بھی عورتوں میں سے ہو تمہارا جنگ سے کیا کام۔

سوال جب امیہ نے جنگ بدر پر جانے سے تامل کیا تو ابوجہل نے اس کو کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے کہ ابوجہل امیہ کے پاس آیا اور اس کو کہا کہ تم مکہ کے سردار اور معزز لوگوں میں سے ایک ہو۔ اگر لوگوں نے تمہیں جنگ سے پیچھے ہٹتا ہوا دیکھ لیا تو وہ بھی رک جائیں گے۔ اس لیے

ہمارے ساتھ ضرور نکلو چاہے ایک دو دن کی مسافت تک چلو اور اس کے بعد واپس آجانا۔

سوال امیہ جنگ بدر پر جانے سے کس لئے خائف تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: امیہ جنگ بدر پر جانے سے اس لیے خائف تھا کہ اس کے قتل کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرما رکھی تھی اور اس کا اس کو علم تھا۔

سوال بعض سیرت نگار اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس کو قتل کریں گے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کو قتل نہیں کیا تھا اس کی حضور انور نے کیا وضاحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس کا مطلب یہ تھا کہ آپؐ اس کے قتل کا سبب بنیں گے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے امیہ بن خَلَف کے بھائی اُبَی بن خَلَف کے کسی کو قتل نہیں کیا۔ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احد میں قتل کیا تھا۔

سوال ابولہب کے جنگ بدر میں نہ جانے کی کیا وجہ تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ابولہب بھی جنگ پر جانے سے خوفزدہ تھا اور اس نے اپنی جگہ ایک آدمی کو روانہ کیا تھا اور خود جنگ پر نہیں گیا تھا۔ اس کے جنگ پر نہ جانے کی وجہ عاتکہ بنت عبدالمطلب کا خواب تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ عاتکہ کا خواب ایسے ہی ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ سے لے لی جائے۔ یعنی یقینی بات۔

سوال سردارانِ قریش کی ہلاکت کے متعلق جُہَیم بن صَلت نے کیا خواب دیکھی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سردارانِ قریش کی ہلاکت کے متعلق جُہَیم بن صَلت نے بیان کیا کہ مَیں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار آیا اور ایک اونٹ بھی اس کے ساتھ ہے اور وہ شخص کہہ رہا ہے کہ عتبہ بن ربیعہ کا قتل ہوا اور شیبہ بن ربیعہ قتل ہوا اور ابوالحکم بن ہشام یعنی ابوجہل قتل ہوا اور امیہ بن خَلَف قتل ہوا اور فلاں فلاں اور سرداران قریش میں سے جو لوگ بعد میں بدر میں قتل ہوئے سب کے نام لیے اور پھر اس شخص نے جو آیا تھا اپنے اونٹ کی گردن میں نیزہ مار کر ہمارے لشکر کی طرف چھوڑ دیا تو ہمارے لشکر میں سے کوئی خیمہ ایسا نہ رہا جس کو اس اونٹ کا خون نہ لگا ہو۔ جب یہ خواب ابوجہل نے سنا تو تمسخر اور غصے سے کہنے لگا۔ بنو مطلب میں سے یہ ایک اَور نبی پیدا ہوگیا ہے۔ کل اگر ہم نے جنگ کی تو خوب معلوم ہوجائے گا کہ کون قتل ہوتا ہے۔

سوال رسول کریم ﷺ کی مدینہ سے روانگی اور مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کے بارے میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ سے روانگی اور مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کے بارے میں لکھا ہے کہ رسول کریم ﷺ بارہ رمضان دو ہجری بروز ہفتہ مدینہ سے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ تین سو سے کچھ اوپر افراد تھے جن میں چوہتر 74 مہاجرین اور باقی انصار میں سے تھے۔ یہ پہلا غزوہ تھا جس میں انصار بھی شامل ہوئے تھے۔

سوال حضرت عثمان بن عفانؓ جنگ بدر میں کیوں نہیں شامل ہوئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عثمان بن عفانؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ہی رکنے کا حکم دیا کیونکہ ان کی زوجہ حضرت رقیہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ خود بیمار تھے لیکن زیادہ معروف روایت یہی ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ بیمار تھیں۔

سوال حضرت بَراء بن عازبؓ نے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کی کیا تعداد بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت بَراء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ نے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے مجھے بتایا کہ وہ تعداد میں اتنے ہی تھے جتنے طالوت کے وہ ساتھی تھے جو اُن کے ساتھ دریا سے پار ہوئے تھے یعنی تین سو دس سے کچھ اوپر۔ حضرت براءؓ کہتے تھے بخدا! طالوت کے ساتھ دریا سے صرف مومن ہی پار گئے تھے۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کے بارے میں فرماتے ہیں: ہم دیکھتے ہیں کہ بدر کے موقع پر صحابہ 313 کی تعداد میں نکلے تھے اگر وہ بجائے 313 کے چھ یا سات سو کی تعداد میں نکلتے اور وہ صحابہ بھی شامل ہوجاتے جو مدینہ میں ٹھہر گئے تھے تو لڑائی ان کیلئے زیادہ آسان ہوجاتی مگر خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اس جنگ کے متعلق بتا دیا لیکن ساتھ ہی منع بھی فرما دیا کہ جنگ کے متعلق کسی کو بتانا نہیں اور اسکی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ بعض گزشتہ پیشگوئیوں کو پورا کرنا چاہتا تھا۔

سوال جنگ بدر میں اسلامی لشکر کے پاس کتنے جھنڈے تھے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک روایت کے مطابق اسلامی لشکر کے پاس تین جھنڈے تھے۔ مہاجرین کا جھنڈا حضرت مُصْعَب بن عُمیرؓ کے پاس، قبیلہ خزرج کا جھنڈا حضرت حباب بن منذرؓ کے پاس اور قبیلہ اوس کا جھنڈا حضرت سعد بن معاذؓ کے پاس تھا۔

سوال کس وجہ سے حضرت خَوَّات بن جُبَیرؓ کا جنگ بدر میں شامل نہیں ہو پائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خَوَّات بن جُبَیرؓ بھی جنگ میں ساتھ تھے لیکن رستے میں ایک مقام پر پہنچ کر ان کی ٹانگ پر ایک پتھر لگنے کی وجہ سے چوٹ آئی اور خون بہنا شروع ہوگیا جس کی وجہ سے وہ چلنے کے قابل نہ رہے اس لیے مدینہ واپس چلے گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے بھی مالِ غنیمت میں حصہ رکھا۔ بعض علماء کے نزدیک وہ جنگِ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ جرمنی کے دوران مورخہ 5/ستمبر 2023ء بروز منگل مغرب وعشاء کی نماز سے قبل بیت السبوح (جرمنی) میں درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) محترم محمد اصغر آصف صاحب آف جماعت Hannover

مورخہ 3/ستمبر 2023 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 1960ء میں چک نمبر 6/11 ضلع ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ مرحوم کا نظام جماعت سے اچھا تعلق تھا۔ باقاعدگی سے چندہ جات ادائیگی کرتے اور جماعتی پروگرامز میں شامل ہوتے۔ نمازوں کیلئے مسجد میں تشریف لاتے اور خاص طور پر نمازِ جمعہ کیلئے ضرور حاضر ہوتے تھے۔ شعبہ ضیافت میں بڑے شوق اور بھرپور طریق سے مدد کرتے۔ آپ دھیمے مزاج کے مالک اور نہایت خوش خلق انسان تھے۔ مرحوم نے چار بچے یادگار چھوڑے ہیں جو سب جماعت کی خدمت کرنے والے ہیں۔

(2) محترم بشارت علی صاحب آف ہالینڈ

مورخہ 31/اگست 2023 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 1961ء میں کلاس والا ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ دو سال قبل ہالینڈ میں آئے تھے۔ آپ نہایت شریف النفس، مخلص اور قربانی کرنے والے ایک بااخلاق انسان تھے۔ آپ مکرم محمد ارشد صاحب زعیم انصار اللہ جماعت بادسودن کے بڑے بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ آصفہ مشہود صاحبہ زوجہ مکرم مشہود احمد صاحب (دارالصدر غربی لطیف ربوہ)

5/جون 2023ء بعمر 58 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ہردلعزیز، ملنسار، غریبوں کی ہمدرد اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ اپنے خاوند کی وفات کے بعد بڑی ہمت اور حوصلہ سے ہر مشکل کا مقابلہ کیا۔ سیکرٹری وقف نو، سیکرٹری صنعت ودستکاری، سیکرٹری تحریک جدید ووقف جدید اور سیکرٹری مصباح کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

(2) مکرم احمد نور صاحب ابن مکرم شیر زمان صاحب (واہ کینٹ راولپنڈی)

7/جون 2023ء کو 99 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم خوف خدا رکھنے والے، نہایت صاف گو انسان تھے۔ نماز کے حد درجہ پابند اور ہر دلعزیز شخصیت، اخلاق و کردار میں نمایاں حیثیت کے حامل تھے۔ 78 سال کی عمر میں راہ حق کو قبول کر کے ایثار وقربانی کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ گاؤں میں اکیلا احمدی گھرانہ ہونے کے باعث نہایت نامساعد حالات کا سامنا کیا مگر پائے ثبات میں ذرہ بھی لغزش نہ آئی۔ ایک پوتا محمد دانش فاروق صاحب واقف زندگی جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہے اور ایک پوتا وقف نو میں ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندگی رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

128 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 29، 30 اور 31/دسمبر 2023ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29، 30 اور 31/دسمبر 2023ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

Love for All Hatred for None
99493-56387
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (ضلع نائب امیر جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11536: میں نازیہ انجم زوجہ مکرم محمد ثاقب مالک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کچی باوٗلی یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 ستمبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: سونا 80 گرام 22 کیریٹ زیور نقرئی: 10 گرام۔ حق مہر 101151 روپئے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ثاقب الامۃ: نازیہ انجم گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11537: میں عبدالحی زکی ولد مکرم نور الدین احمد صاحب لاڑجی قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 12/اپریل 2001 پیدائشی احمدی ساکن کھاری باوٗلی یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 ستمبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عرفان احمد شخنہ العبد: عبدالحئی زکی گواہ: عمران احمد شخنہ

مسل نمبر 11538: میں امۃ الرحیم ایم زوجہ مکرم محب احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 4 جنوری 1965 پیدائشی احمدی ساکن شری رام نگر گو پالا شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 اگست 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 4 عدد بینگلز 40.88 گرام 22 کیریٹ، ایک عدد لچھا 39.52 گرام 22 کیریٹ، کرن دو جوڑی 12.13 گرام 22 کیریٹ۔ 4 عدد انگوٹھیاں 8.67 گرام 22 کیریٹ، چین ایک عدد 22 گرام 22 کیریٹ۔ حق مہر 5000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طارق احمد ادریس الامۃ: امۃ الرحیم ایم گواہ: مجاہد احمد عامر ایم

مسل نمبر 11540: میں سرآن جلیل احمد ولد مکرم عبدالجلیل محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 23 مارچ 1995 پیدائشی احمدی ساکن بیت الفضل گارڈنز پایانگاڈی کنّور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 اگست 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 45705 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سی مبشر احمد العبد: سرآن جلیل احمد گواہ: نمل طلحہ شوکت

مسل نمبر 11541: میں سید فراز حسین ولد مکرم ممتاز حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ سافٹ ویئر انجینئر تاریخ پیدائش 7/اکتوبر 1991 پیدائشی احمدی ساکن 8 ٹیلر سیٹی یونٹ بی سٹریم ووڈ USA بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/اگست 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت سالانہ 83000 ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ادریس العبد: سید فراز حسین گواہ: فرہاد رانا

مسل نمبر 11542: میں جمیلہ کے سید زوجہ مکرم طاہر اے سید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 4/اگست 1957 پیدائشی احمدی ساکن USA بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 فروری 2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 10 تولہ قیمت 4000 ڈالر حق مہر 25000 روپے انڈین جو کہ ابھی ادا نہیں ہوئے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 800 ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر سید الامۃ: جمیلہ کے سید گواہ: نبراس میر

مسل نمبر 11543: میں روبی اختر زوجہ مکرم زبیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 13 اکتوبر 2001 پیدائشی احمدی ساکن فرشا کندی ضلع ویسٹ گارو میگھالیہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ستمبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 12 گرام 22 کیریٹ حق مہر 25000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیف الدین قمر الامۃ: روبی اختر گواہ: رستم احمدی

مسل نمبر 11544: میں محمد امن ولد مکرم نسیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ: دارالامان کنّور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 اگست 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہوار 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالماجد سی العبد: محمد امان گواہ: محمد شفیق کے این

مسل نمبر 11546: میں ثریا پرویز زوجہ مکرم شاہد پرویز صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن: B73، اوکیارڈ اپارٹمنٹ جیا نگر، بنگلور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 جون 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 7 انگوٹھیاں 24.9 گرام، 4 عدد بینگلز 49.7 گرام، ایک عدد نیکلیس 27.6 گرام، لاکٹ اور چین 26.8 گرام، دو سیٹ نکلیس 54.2 گرام، 3 عدد نیکلس 60.3 گرام، نیکلس چار عدد 30 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) 5 عدد نیکلس 32.1 گرام 18 کیریٹ حق مہر 185 گرام سونا 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ سالانہ 72000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد الامۃ: ثریا پرویز گواہ: بشارت احمد کریم

مسل نمبر 11547: میں عمران احمد گلبرگی ولد مکرم مبارک احمد گلبرگی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 10 اپریل 1998 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: وِلسن گارڈن بنگلور مستقل پتہ 2/146/8 محبوب نگر کالونی، تیما پور، رنگمپٹ تعلقہ شورہ پور ضلع یادگیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 جون 2023ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد گلبرگی العبد: عمران احمد گلبرگی گواہ: عمر عبدالقدیر

مسل نمبر 11548: میں سمیر مصطفیٰ ولد مکرم پی مصطفیٰ صاحب قوم احمدی مسلمان تاریخ پیدائش 8 جنوری 1978 تاریخ بیعت 2016 ساکن ایل سی آسیا ماہی چلاکرہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/ستمبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 14 سینٹ زمین جس میں ایک گھر ہے یہ زمین تنازع میں ہے اس لئے عدالت کا فیصلہ آنے پر دفتر کو اطلاع دے دی جائے گی۔ (احمدیت قبول کرنے پر پہلی بیوی اور بچے چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور جائیداد سے حصہ کیلئے عدالت میں کیس کر دیا ہے) ایک عدد موٹر سائکل۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منور احمد العبد: سمیر مصطفیٰ گواہ: مظفر احمد

مسل نمبر 11549: میں حمیرہ انجم زوجہ مکرم اے این مظفر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ اسکول ٹیچر عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن c/o شیخ محمد 68/E 5th cross بی ایچ روڈ غالب صاحب سٹریٹ ڈوڈو پیٹ شموگہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اکتوبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد 76.390 گرام 22 کیریٹ بصورت حق مہر حاصل شدہ، ایک عدد نیکلس 42.520 گرام، پانچ عدد گلے کی چین (9.030 گرام، 13 گرام، 13.740 گرام، 26 گرام، 15.550 گرام)، ہاتھوں کے کڑے 3 عدد 25.700 گرام، 29.150 گرام 22 کیریٹ چھ عدد انگوٹھیاں 20.130 گرام 22 کیریٹ، 3 عدد بالیاں (4.750 گرام، 12.700، 3.630 گرام) تمام زیورات 22 کیریٹ، ایک جوڑی بالی 3.370 گرام 20 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 78130 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال الامۃ: حمیرہ انجم ایس ایم گواہ: ایم عبیداللہ قریشی

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 23 - November - 2023 Issue. 47

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

جنگ بدر کے فوری بعد کے واقعات میں سے

فرات بن حیان کا قبول اسلام، کعب بن اشرف کا قتل، حضرت حفصہ سے آنحضرت ﷺ کی شادی، حضرت حسن کی پیدائش اور آپ کے مقام و مرتبہ کا تذکرہ

فلسطینیوں کیلئے دعائیں جاری رکھیں، اب تو ظلم کی انتہا ہوتی جا رہی ہے

حماس سے جنگ کے نام پر معصوم بچوں عورتوں بوڑھوں بیماروں کو مارا جا رہا ہے، ہر قسم کے جنگی اصول و ضوابط کو اس نام نہاد مہذب دنیا نے پس پشت ڈال دیا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 نومبر 2023ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ، اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ خطبے کے آخر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ضمن میں جو تاریخ بیان ہو رہی تھی اس میں فرات بن حیان کے قبول اسلام کا ذکر ہوا تھا اس کی مزید تفصیل یہ ہے کہ وہ گرفتار ہو کر قیدیوں میں تھا۔ غزوہ بدر کے روز بھی وہ زخمی ہوا تھا لیکن کسی طرح قید سے بھاگ نکلا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ اُسے دیکھتے ہی کہنے لگے کہ اب بھی تم اپنے طرز عمل کو نہیں بدلو گے۔ فرات بولا اگر اس دفعہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بچ کر نکل گیا تو پھر میں قابو نہ آؤں گا۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے اگر تم نے بچ کر نکلنا ہی ہے تو ایک ہی طریقہ ہے پھر اسلام قبول کر لو۔ فرات بن حیان حضرت ابوبکرؓ کی بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل پڑا اور ایک انصاری دوست کے پاس سے گزرتے ہوئے کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوں۔ اُس انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ اس نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ آپؐ نے اس کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ اب اگر یہ کہتا ہے کہ اس نے اسلام قبول کر لیا ہے تو پھر یہ اس کا اور اللہ کا معاملہ ہے اور اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رہا کر دیا۔

ایک دوسرے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ قریش کے ایک تجارتی قافلہ کی روک تھام کیلئے آنحضرت ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ کی سرداری میں اپنے صحابہ کا ایک دستہ 3 ہجری میں قَرَدَہ کے مقام پر بھجوایا۔ سیرت خاتم النبیینؐ میں اس واقعہ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یوں لکھا ہے کہ بنو سلیم اور بنو غطفان کے حملوں سے کچھ فرصت ملی تو مسلمانوں کو ایک اور خطرہ کے سدباب کیلئے وطن سے نکلنا پڑا۔ اب تک قریش اپنی تجارت کیلئے حجاز کے ساحلی راستے سے شام کی طرف جاتے تھے لیکن انہوں نے یہ راستہ ترک کر دیا کیونکہ اس علاقہ کے قبائل مسلمانوں کے حلیف بن چکے تھے۔ اس لیے انہوں نے نجدی راستہ اختیار کر لیا جو عراق کو جاتا تھا اور جس کے آس پاس مسلمانوں کے جانی دشمن قبائل سلیم و غطفان آباد تھے۔ چنانچہ جمادی الآخر کے مہینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع موصول ہوئی کہ قریش کا ایک قافلہ نجدی راستے سے گزرنے والا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خبر کے ملتے ہی زید بن حارثہؓ کی سرداری میں اپنے اصحاب کا ایک دستہ روانہ فرما دیا۔ زیدؓ نے نہایت ہوشیاری سے اپنے فرض کو ادا کیا اور نجد کے مقام قَرَدَہ میں ان کو جا دبایا۔ اس اچانک حملے سے گھبرا کر قریش کے لوگ مال و متاع چھوڑ کر بھاگ گئے۔ زید بن حارثہؓ اور ان کے ساتھی کثیر مالِ غنیمت کے ساتھ بانیل و مرام واپس مدینے آ گئے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک واقعہ کعب بن اشرف کے قتل کا ہے جو مدینے کے سرداروں میں سے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدے میں شامل تھا۔ بعد میں اس نے فتنہ پھیلانے کی کوشش کی جس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ بخاری میں درج ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعب بن اشرف سے کون نمٹے گا؟ اُس نے اللہ اور اُس کے رسولؐ کو سخت دکھ دیا ہے۔ محمد بن مسلمہؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں اُسے مار ڈالوں گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں محمد بن مسلمہ کعب کے پاس آئے اور کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے صدقہ مانگتے ہیں اور ہمیں مشقت میں ڈال دیا ہے۔ میں تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم سے اُدھار لوں۔ کعب نے کہا واللہ وہ دن دُور نہیں جب تم اس شخص سے بیزار ہو کر اُسے چھوڑ دو گے۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ ہم نے اُس کی پیروی اختیار کر لی ہے اس لیے ہم اُسے نہیں چھوڑ سکتے۔ کعب نے کہا کہ اُدھار کے بدلے اپنی عورتیں یا بیٹے میرے پاس رہن رکھ دو۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ یہ ناممکن ہے البتہ ہم اپنے ہتھیار رہن رکھ سکتے ہیں۔ اس پر کعب راضی ہو گیا اور محمد بن مسلمہؓ اور اُن کے ساتھی رات کو آنے کا وعدہ کر کے واپس چلے آئے۔ جب رات ہوئی تو یہ واپس کعب کے مکان پر پہنچے اور اُسے اُس کے گھر سے نکال کر ایک طرف کو لے آئے اور قابو کر کے اُسے قتل کر دیا۔

جب کعب کے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو شہر میں ایک سنسنی پھیل گئی اور یہودی لوگ سخت جوش میں آ گئے دوسرے دن صبح کے وقت یہودیوں کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ ہمارا سردار کعب بن اشرف اس طرح قتل کر دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی باتیں سن کر فرمایا کیا تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ کعب کس کس جرم کا مرتکب ہوا تھا اور پھر آپ نے اجمالاً ان کو کعب کی عہد شکنی اور تحریک جنگ اور فتنہ انگیزی اور فحش گوئی اور سازش قتل وغیرہ کی کارروائیاں یاد دلائیں۔ جس پر یہ لوگ ڈر کر خاموش ہو گئے۔ اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہیں چاہئے کہ کم از کم آئندہ کے لئے ہی امن اور تعاون کے ساتھ رہو اور عداوت اور فتنہ و فساد کا بیج نہ بوؤ۔ چنانچہ یہود کی رضامندی کے ساتھ آئندہ کے لئے ایک نیا معاہدہ لکھا گیا اور یہود نے مسلمانوں کے ساتھ امن و امان کے ساتھ رہنے اور فتنہ و فساد کے طریقوں سے بچنے کا ازسرنو وعدہ کیا۔ ان کے دل محسوس کرتے تھے کہ کعب اپنی مستحق سزا کو پہنچا ہے۔

بعض مؤرخین اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک ناجائز قتل کروایا لیکن واضح ہو کہ یہ ناجائز قتل نہیں تھا کیونکہ کعب بن اشرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باقاعدہ امن کا معاہدہ کر چکا تھا اور مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرنا تو درکنار رہا اُس نے اس بات کا عہد کیا تھا کہ وہ بیرونی دشمن کے خلاف مسلمانوں کی امداد کرے گا اور مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے گا لیکن اُس نے مسلمانوں سے غداری کی اور مدینہ میں فتنہ و فساد کا بیج بو کر جنگ کی آگ مشتعل کرنے کی کوشش کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے منصوبے کیے۔ اس کے جرموں کا مجموعہ ایسا تھا کہ اس کے خلاف یہ تعزیری قدم اُٹھایا گیا۔ چنانچہ آج کل کے مہذب کہلانے والے ممالک میں بغاوت، عہد شکنی، اشتعال، جنگ اور سازش کے مجرموں کو سزا دی جاتی ہے تو پھر اعتراض کس چیز کا؟ پھر آج کل فلسطین اور اسرائیل کے درمیان اس سے بھی بڑھ کر ہو رہا ہے جو کئی لحاظ سے جائز بھی نہیں۔

دوسرا سوال خاموشی سے اسکے قتل کے طریق کا ہے۔ عرب میں اُس وقت ہر شخص اور قبیلہ آزاد اور خود مختار تھا۔ ایسی صورت میں وہ کون سی عدالت تھی جہاں کعب کے خلاف مقدمہ دائر کر کے باقاعدہ قتل کا حکم حاصل کیا جاتا؟

معاہدہ کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ جملہ تنازعات اور اُمورِ سیاسی میں جو فیصلہ مناسب خیال کریں صادر فرمائیں۔

پس اگر آپؐ نے ملک کے امن کے مفاد میں کعب کی فتنہ پردازی کی وجہ سے اُسے واجب القتل قرار دیا تو یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ خصوصاً جبکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ خود یہود نے کعب کی اس سزا کو اُس کے جرموں کی روشنی میں واجبی سمجھ کر خاموشی اختیار کی اور اس پر اعتراض نہیں کیا۔

اس عرصہ میں حضرت حفصہؓ کی دوسری شادی بھی ہوئی جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ کی ایک صاحبزادی تھیں جن کا نام حفصہؓ تھا۔ وہ ایک مخلص صحابی خنیس بن حذافہؓ کے عقد میں تھیں جو جنگ بدر سے واپس آ کر بیمار ہو گئے اور جانبر نہ ہو سکے۔ اُن کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت عثمان بن عفانؓ اور بعد ازاں حضرت ابوبکرؓ سے حفصہ سے شادی کی درخواست کی لیکن دونوں نے خاموشی اختیار کی اور کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمرؓ کو بہت ملال ہوا اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ کچھ فکر نہ کرو۔ خدا کو منظور ہوا تو حفصہ کو عثمان و ابوبکر کی نسبت بہتر خاوند مل جائے گا اور عثمان کو حفصہ کی نسبت بہتر بیوی ملے گی۔ یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ آپ حفصہ کے ساتھ شادی کر لینے اور اپنی لڑکی ام کلثوم کو حضرت عثمان کے ساتھ بیاہ کر دینے کا ارادہ کر چکے تھے جس سے حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان دونوں کو اطلاع تھی اور اسی لئے انہوں نے حضرت عمر کی تجویز کو ٹال دیا تھا۔

شعبان 3 ہجری میں حضرت حفصہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آ کر حرم نبویؐ میں داخل ہو گئیں۔ اُن کی وفات کم و بیش تریسٹھ سال کی عمر میں 45 ہجری میں ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا: 2 ہجری کے واقعات میں حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے نکاح کا ذکر گزر چکا ہے۔ اُن کے ہاں رمضان 3 ہجری میں یعنی نکاح کے دس ماہ بعد ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ رکھا اور جن کے متعلق ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا کہ میرا یہ بچہ سیّد یعنی سردار ہے اور ایک وقت آئے گا کہ خدا اسکے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔ چنانچہ اپنے وقت پر یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے فلسطینیوں کیلئے دعا کی تحریک کی۔ فرمایا: دعائیں جاری رکھیں۔ اب تو ظلم کی انتہا ہوتی جا رہی ہے۔ حماس سے جنگ کے نام پر معصوم بچوں عورتوں بوڑھوں بیماروں کو مارا جا رہا ہے۔ ہر قسم کے جنگی اصول و ضوابط کو اس نام نہاد مہذب دنیا نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان ممالک کو بھی سمجھ دے۔ مسلمان حکومتیں بھی آواز اٹھاتی ہیں آجکل تو بڑی کمزور آواز ہے۔ بعض آوازیں اٹھی ہیں۔ اس سے زیادہ زوردار آواز تو بعض غیر مسلم لوگوں اور سیاستدانوں اور حکومتوں نے اٹھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں بھی جرأت اور حکمت پیدا فرمائے۔

یو این کے سیکرٹری جنرل بھی اچھا بولتے ہیں آجکل تو زیادہ اچھا بول رہے ہیں لیکن ان کی آواز کی لگتا ہے کوئی اہمیت نہیں ہے۔ لگتا ہے کہ اس جنگ کے خاتمے کے بعد یا اگر یہ مزید پھیل گئی اور عالمی جنگ کی صورت اختیار کر لی تو یو این کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے۔ لگتا ہے کہ اب دنیا اپنی تباہی کو قریب تر لے کے آ رہی ہے اور اس تباہی کے بعد جو لوگ بچیں گے انہیں اللہ تعالیٰ عقل دے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا کریں اور اس کی طرف لوٹ کر آئیں۔ بہرحال ہمیں اس حوالے سے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا پر رحم فرمائے۔☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad